حضور سرور کونین ﷺ کے
میلاد شریف کی محافل کی
خواتین کیلئے
بارہ نقابتیں
بمعہ طریقۂ نقابت
گدائے کوئے مدینہ
قاری محمد نوید شاکر چشتی
مکتبہ زین العابدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختم نبوت ﷺ زندہ باد　　　　عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈ من "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈ من کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی وغیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈ من سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی وذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈ من سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسیج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد　　　　پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

خواتین کیلئے بارہ نقابتیں

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

مکتبہ زین العابدین
نزد شالیمار گارڈن باغبانپورہ لاہور
Cell:0300-4300213

ضابطہ :

نام کتاب "خواتین کیلئے بارہ نقابتیں"

مرتب قاری محمد نوید شاکر چشتی (0300-4300213)

باراوّل شوال المکرّم 1431ھ ستمبر 2011ء

تعداد 1100

قیمت =/320 روپے

رابطہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

مکتبہ قادریہ
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

منہاج بک شاپ
دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ المجاہد
بھیرہ شریف (سرگودھا)

مکتبہ فیضانِ سنت
بوہڑ گیٹ ملتان

مکتبہ قادریہ
گجرات

احمد بک کارپوریشن
راولپنڈی

نظامیہ کتاب گھر
اردو بازار لاہور

نوریہ رضویہ
داتا دربار مارکیٹ لاہور

کرمانوالہ بک شاپ
دربار مارکیٹ لاہور

ضیاء القرآن پبلیکیشنز
لاہور

مکتبہ متینویہ
ضلع بہاولپور

غوثیہ کتب خانہ
اردو بازار گوجرانوالہ

کتب خانہ حاجی نیاز
اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

ہجویری بک شاپ
دربار مارکیٹ لاہور

فہرست

انتساب

شکر یہ ہے اللہ تعالیٰ کی عزیز و جبار، ستار و غفار ذات پاک کا جس کی دی ہوئی توفیق سے یہ کتاب اپنی تکمیل کو پہنچی، میں اپنی ادنیٰ کاوش کو ''**جامعہ سراجیہ نعیمیہ**'' میں ہونے والی ختم بخاری شریف کی تقریب میں نقابت کے فرائض سرانجام دینے والی اس اسلامی بہن کے نام کرتا ہوں، جس نے نقابت کا حق ادا کر دیا۔ میں اس پروگرام میں شریک تو تھا لیکن میں اس بہن کے نام سے واقف نہیں...... لیکن حوصلہ افزائی کرنے کیلئے یہی ہدیہ میرے پاس ہے کہ میں اس کاوش کو اس بیٹی کے نام کرتا ہوں۔

خاکسار!
قاری محمد نوید شاکر چشتی
0300-4300213

نقابت کی کتابیں تو پہلے بھی تھیں

میں اس بات سے مکمل اتفاق کرتا ہوں کہ ''فن نقابت'' پر پہلے بھی مارکیٹ میں کافی کتابیں موجود ہیں، لیکن یہاں یہ بات عرض کرنا ضروری ہے کہ وہ تمام کتابیں مرد نقیب حضرات کیلئے تھیں، لیکن اس سے پہلے بھی یہ ضرورت رہی کہ کوئی ایسی کتاب بھی نقابت کی ہو جو صرف خواتین کی نقابت کے حوالے سے ہو...... کافی دوستوں نے اس حوالے سے مشورے بھی دیئے اور اپنی اپنی فرمائش کا اظہار بھی فرمایا...... تو بندۂ ناچیز نے اس حوالے سے لکھنے کی کوشش کی اور یہ کتاب کچھ خصوصیات بھی رکھتی ہے...... مثلاً اس کتاب میں عقائد کے حوالے سے بھی کافی مواد پیش کیا گیا ہے اور اپنی بہنوں اور بیٹیوں کیلئے ''فن نقابت'' کو آسان سے آسان انداز میں پیش کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے اور پھر یہاں میں خصوصی طور پر یہ بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں...... کہ اس کتاب کا نام ''**خواتین کیلئے بارہ نقابتیں**'' مقرر کیا گیا ہے اور ہر نقابت میں ''خواتین کیلئے اصلاحی سبق'' کے عنوان سے بھی گفتگو کی گئی ہے...... تاکہ ہماری وہ بیٹیاں جو اس فن سے وابستگی رکھتی ہیں وہ اپنی سننے والی سامعات کی اصلاحی تربیت کرنے میں بھی آسانی محسوس کر سکیں اور اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ایک نقیب محفل جہاں بھی محفل

میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتا ہے تو وہ صرف اشعار ہی کا سہارا لیتا ہے لیکن اس کتاب میں جہاں دوسرے موضوعات پر احادیث مبارکہ پیش کی گئی ہیں وہاں خصوصی طور پر ہر نقابت میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال پر ایک حدیث مبارکہ ضرور پیش کی گئی ہے...... تاکہ اس کتاب سے تیاری کرنے والی ہماری بہنیں اپنے انداز اور مواد کو زیادہ سے زیادہ مستند طریقے سے بیان کر سکیں...... اور کتاب کے شروع میں بندۂ ناچیز نے ضرورت محسوس کرتے ہوئے چند ہدایات اور کچھ اصول نقابت بھی لکھ دیئے ہیں تاکہ ہماری بہنیں آسانی سے اس فن کو سیکھ کر محافل کی اسٹیج پر خدمات سرانجام دے سکیں

دعاؤں کا طالب !

قاری محمد نوید شاکر چشتی

خادم: جامعہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا للبنات باغبانپورہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1- خواتین کیلئے فن نقابت

اللہ تعالیٰ کا بے شمار مرتبہ شکر ہے کہ جس نے انسان کو قوت گویائی جیسا انمول جو ہر عطا فرمایا...... میں عاجز جس فن پر کچھ سطریں لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں...... وہ آج کے اس دور میں ''فن نقابت'' کے نام سے معروف ہے...... پچھلے چند سالوں سے اس فن کے شہسواروں میں کافی حد تک اضافہ دیکھنے میں آیا ہے...... اور اس فن پر بہت ساری کتابیں آپ پڑھنے والوں کو مارکیٹ میں مل سکتی ہیں...... جس لکھنے والے نے بھی لکھا اپنے تجربے اور سمجھ کے مطابق لکھ...... اور اگر کسی کے لکھنے میں کچھ خامیاں سامنے آئیں تو اس لکھنے والے کو لوگوں نے آگاہ کیا جس سے ان خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کی گئی اور اس کے بعد بھی کوئی کس حد تک کامیاب رہا...... یہ فیصلہ کرنے کا حق میرے پاس نہیں ہے...... یہاں میرا مقصد کسی لکھنے والے پر تنقید کرنا بالکل نہیں ہے...... میں تو صرف اس حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ فن نقابت کو شب و روز میں کافی عروج مل رہا ہے...... اور فن نقابت سے وابستہ حضرات جہاں نقابت کی کتابوں سے تیاری کر کے محافل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسٹیج پر سامعین کے جذبات کو گرماتے ہوئے نظر آتے ہیں...... وہاں اس فن کے حصول کیلئے میری بہنیں اور بیٹیاں بھی قسمت آزمائی کرتی ہوئی پائی گئی ہیں۔

یعنی جس لکھنے والے نے بھی نقابت کی کتاب میں مواد دیا وہ زیادہ سے زیادہ تر مرد حضرات کی محافل میں پیش کیا جانے والا کلام اور نثری مواد تھا...... تو جب یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ علیحدہ سے ایک کتاب فن نقابت پر ایسی ہو جس میں اپنی بہنوں اور ''ذوق اظہار مافی الضمیر'' رکھنے والی بیٹیوں کو بھی ایسا مواد ایک کتابی شکل میں دیا جائے کہ جس سے تیاری کر کے ہماری بہنیں اور بیٹیاں بھی محافل میں تشریف لانے والی اسلامی بہنوں کو مدحت مصطفیٰ ﷺ کے نغمے سنا سکیں......اور اچھے انداز سے......اچھے مواد کی تیاری کر کے محافل میلاد کے اندر تشریف لانے والی بہنوں اور بیٹیوں کو اصلاحی پیغامات دے سکیں۔

خیر بات ہو رہی ہے فن نقابت کے حوالے سے تو یاد رکھیئے اس دنیا میں بہت سارے فنون ایسے ہیں......کہ جن میں آج خواتین حصہ لے رہی ہیں...... میں یہاں یہ بات عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج کچھ خواتین کا ذوق و شوق موسیقی اور شاعری کے فن کی طرف بھی بڑھ رہا ہے۔

خیر میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ ہمارا مقصد کسی پر تنقید کرنا نہیں ہے......بس اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ خواتین کیلئے بھی فن نقابت کے ذوق کو بڑھانے کا اہتمام کرنا چاہئے اور ان کو اس فن کے ذریعے سے اسلامی بہنوں اور بیٹیوں کے اصلاحی موضوعات پر بات کرنے کا مواد مہیا کیا جائے۔

''فن موسیقی'' پر تو ہم ویسے ہی بات نہیں کرنا چاہتے......لیکن شاعری کے حوالے سے بات ضرور کر دیتے ہیں کہ ''فن شاعری'' میں مہارت حاصل کرنے

کیلئے ایک استاذ کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور بار بار مصرعے لکھنے کی مشق کرنا بھی کسی حد تک ضروری ہوتا ہے...... یہ بات یہاں صرف اس لئے عرض کی گئی کہ فن کوئی بھی ہو...... ایک اچھا استاذ مانگتا ہے...... ایک اچھا انداز مانگتا ہے...... اچھی معلومات کی طرف رہنمائی مانگتا ہے...... اس طرح نقابت جیسا ایک شریف اور مہذب فن جو اسلامی بہنوں کی محافل میں اسٹیج کا کنٹرول سنبھالنے والی بہنوں اور بیٹیوں میں بڑھتا چلا جا رہا ہے لیکن میری بہنو اور بیٹیو اس کے بھی کچھ اصول ہیں...... اس فن کے بھی کچھ قواعد وضوابط ہیں کہ جن پر عمل کرتے ہوئے اس فن کو اپنانے سے اس کے بہترین نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں۔

2- فن وہ جو اثر دکھائے...... چاہے کوئی بھی ہو

بہت سارے فن دنیا میں ایسے موجود ہیں کہ جو خود تو بہت اچھے اور بااثر ہیں لیکن ان سے وابستہ لوگ اکثر ان فنون سے وفا نہیں کرتے...... ایسا ہی کچھ فن نقابت کے ساتھ بھی ہو رہا ہے...... میں نے تو مرد نقیب حضرات کو ہی دیکھا ہے کہ وہ اکثر ایسے بھی نظر آتے ہیں کہ بس فن پر دسترس کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں...... اور جب فن کی ضیاء پاشیاں بکھیرنے کا وقت آتا ہے تو انداز کسی کا ہوتا ہے...... الفاظ کا تلفظ کچھ اور ہی کہہ رہا ہوتا ہے...... تو بس یہاں میں اپنی بہنوں اور بیٹیوں سے چند باتیں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں...... کہ اگر محافل میلاد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی اسٹیج پر نقابت کرنے والی میری بہنوں اور نقیبہ بیٹیوں میں سے بھی کسی میں اگر ان خامیوں میں سے کوئی خامی پائی جاتی ہے تو براہ مہربانی

اس کو ختم کرنے کی کوشش کریں...... دیکھئے فن وہی ہوتا ہے جو اپنا اثر دیکھائے ...... اگر ہم دعویٰ تو ایک فن پر مکمل دسترس رکھنے کا کریں اور جب ہمیں اس فن کے اظہار کا وقت ملے تو معاملہ اس کے برعکس ثابت ہو تو بے شک یہ اس فن سے وفا نہیں کچھ اور ہی کہا جائے گا۔

دیکھئے میری بہنو اور بیٹیو...... اچھے طریقے سے ایک فن کو اپنانے کا ارادہ کریں اور بعد میں اس فن سے وابستہ تمام قواعد وضوابط اچھے طریقے سے ذمہ داری کے ساتھ جاننے کی کوشش کریں...... اگر ہو سکے تو کسی اچھے ماہر استاذ کی رہنمائی بھی حاصل کر لی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا...... اور اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ فن کے اظہار میں مزید نکھار آئے گا...... میں عاجز کافی عرصہ سے اسلامی بہنوں اور بیٹیوں کی نقابت کی ایک کلاس کو پڑھا رہا ہوں...... جو چیزیں میں ناچیز نے محسوس کی ہیں وہ یہ ہیں کہ ہماری بہنیں اور اکثر جامعات کی طالبات ذوق وشوق سے نقابت اور خطابت کے میدان میں آتو جاتی ہیں مگر محنت نہیں کرتیں...... آسان لفظوں میں یوں عرض کر دوں کہ وہ کسی مرد نقیب کی کیسٹ سے یا نقابت کی کتاب سے سیدھی سیدھی تیاری کر لیتی ہیں اور چند جملے رٹ کر اسٹیج پر آ بیٹھتی ہیں...... اور پھر ہوتا یہ ہے کہ جو جملے اور مصرے، اس مرد نقیب نے محفل کی ضرورت اور ماحول کے مطابق کہے ہوتے ہیں ”من وعن“ ویسے ہی بیان کر دیتی ہیں، جس سے بعض اوقات محفل میں آنے والی اسلامی بہنوں کا مقصد ادھورا رہ جاتا ہے۔

نہیں نہیں! میری نقیبہ بہنو اور بیٹیو! آپ نے ایسا نہیں کرنا اصل بات یہ ہے

کہ آج محافل اور اجتماعات کا اہتمام کرنے کا مقصد لوگوں کو دین کی طرف راغب کرنا ہے اور اس ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان سامعات کو دین کی باتیں...... اصلاحی باتیں...... شرم وحیاء کی باتیں...... پردہ اور پاکدامنی کی باتیں سکھانا ہے...... اسلامی بہنوں کو نماز کی پابندی اور پردے کی پابندی کا درس دینا ہے ...... محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دینا ہے...... محافل میں آنے والی اسلامی بہنوں اور بیٹیوں کو نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کا پیغام دینا ہے...... ان میں قرآن وحدیث کے مطالعے کا ذوق اور شوق بڑھانا ہے...... ان کو ان کے مقام ومرتبے کا پورا پورا احساس دلانا ہے...... یاد رکھیئے یہ چیزیں آپ کو کسی نقیبۂ محفل کی نقابت میں کم ہی میسر ہونگیں، بلکہ ان کیلئے آپ کو پہلے خود مطالعہ کرنا ہوگا...... پھر ایک اچھے اور مہذب انداز بیان کا انتخاب کرنا ہوگا...... اس کے بعد اصلاح امت کا جذبہ لیکر باپردہ ماحول میں سجی ہوئی محفل کی اسٹیج کی رونق بننا ہوگا۔

3-خواتین کا اسٹیج پر اندازِ گفتگو

میری قابل قدر بہنو اور بیٹیو! یاد رکھیئے کہ فن نقابت میں صرف دیکھا دیکھی کا نہ ہی تو انداز چلتا ہے اور نہ ہی مواد کار آمد ہوتا ہے...... بلکہ مجھے یہاں کھلے لفظوں میں یہ بات بیان کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ فن نقابت سے مراد سلیقۂ بیاں...... اور ایسا انداز بیان ہے کہ جس کے پاکیزہ اور مہذب الفاظ سے دلوں کو گرمانے...... اپنا اظہار مافی الضمیر بامقصد لفظوں میں کرنے...... کسی حقیقی پیغام کی اہمیت کا احساس پیدا کرنے...... اور اس بیان کردہ موضوع کو بااثر بنانے

اور سامعات کو کسی خاص اہم شرعی مقصد پر آمادہ کرنے کا نام ہے۔

مجھے یہاں اس بات سے اتفاق کرنا پڑتا ہے اگر ایک بیان کرنے والے کا انداز بیاں بااثر نہیں تو وہ سامعات پر کچھ بھی اثر نہیں چھوڑتا...... کیونکہ انداز بیاں سے ہی تو بے حس قوموں کو چونکا دیا جاتا ہے...... انداز گفتگو کی لطافتوں سے ہی تو مردہ جذبات کو تازگی دی جاتی ہے...... مہذب اور سلجھے ہوئے "انداز گفتگو" سے ہی تو دلوں کو گرمایا جاتا ہے...... اور سننے والی اسلامی بہنوں کو ایک مقصد اور پیغام کو تسلیم کرنے پر دل وجاں سے آمادہ کیا جاتا ہے...... یاد رکھیئے کہ اگر آپ کا انداز بیاں مہذب اور پرکشش ہوگا تو وہ آپ کو سننے والی تمام اسلامی بہنوں کے اخلاق اور کردار کو سنوارنے میں اپنا پورا پورا کردار ادا کرے گا...... اور یہ بات حقیقت سے دور نہیں کہ ایک مشفقانہ انداز بیاں ہی سننے والوں کو اپنے اعمال کو شفاف اور پرہیزگاری کے حسن سے مزین بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

4- خواتین نقابت ایک مقصد کیلئے سیکھیں

کسی بھی فن سے وابستگی اختیار کی جائے تو آپ یہ بات ضرور تسلیم کریں گے...... کہ ہر فن سے وابستگی کا ایک مقصد ہوتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جو کام بھی اپنے مقصد کے حسن سے ہٹ جائے اس کی کوئی اہمیت نہیں رہتی...... اس لئے یہاں ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ میری جو بہنیں اور بیٹیاں نقابت کے ذریعے سے سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت کا فریضہ سرانجام دیتی ہیں یا دینا چاہتی ہیں ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے اس فن کے تمام مقاصد کو اچھی طرح سے

ذہن نشین کرلیں تاکہ محافل کے ذریعے سے یا اجتماعات میں حاضر ہوکر دین کی باتیں سننے والی اسلامی بہنوں کو انسان کے مقصد حیات اور شریعت مطہرہ کے بیان کردہ دوسرے احکامات مبارکہ کا درس دے سکیں اور سامعات کو بتائیں کہ:.....

سستی چھوڑ کر...... نماز ادا کرو

مال کی حرص چھوڑ کر...... زکوۃ ادا کرو

دولت سے پیار چھوڑ کر...... حج و عمرہ ادا کرو

بے پردگی چھوڑ کر...... پردہ کیا کرو

جہالت چھوڑ کر...... دین کا علم حاصل کرو

جھوٹ چھوڑ کر...... سچائی کو اختیار کرو

غیبت چھوڑ کر...... حسن ظن کو اختیار کرو

انتقام کا ارادہ چھوڑ کر...... معاف کرنے کی عادت اپناؤ

حسد چھوڑ کر...... اللہ کا شکر کرنا سیکھو

بے راہ روی چھوڑ کر...... پاکدامنی کی راہ اپناؤ

طبیعت سے سختی دور کرو...... عفوو درگزر کی دولت حاصل کرو

5-نقابت کیلئے اہم اصول

میں ناچیز نے اپنی بہنوں کو فن سے صحیح آگاہی دینے کیلئے پہلے بھی عرض کیا کہ شب وروز میں کیا جانے والا یہ ایک حقیقی مشاہدہ ہے کہ جیسے جیسے یہ فانی

دنیا اپنے انجام کی طرف رواں دواں ہے...... ایسے ہی اس دنیا میں ایجاد ہونے والے فنون کے عروج میں بھی اضافہ ہو رہا ہے...... اور ان فنون میں سے اچھے فنون کے ساتھ جہاں ہمارے اسلامی بھائی وابستہ ہو رہے ہیں...... وہاں ہماری اسلامی بہنیں بھی کسی حد تک ان صلاحیتوں کے اظہار کا موقع فراہم کرنے والے فنون سے وابستگی اختیار کر رہی ہیں ان میں سے آج کے دور میں کافی حد تک عروج پانے والا فن ''فن خطابت'' ہے اور پھر اس فن کے بعد جس پر بہت زیادہ محنت اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے سامنے آ رہی ہے وہ ''فن نقابت'' ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اس فن سے وابستگی اختیار کرنے کے بعد جہاں بہت سارے لوگ عزت وشہرت پا چکے ہیں...... وہاں ان کے ساتھ کچھ نئے چہرے بھی قسمت آزمائی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں...... اب ہم اپنی نقیبہ بہنوں اور بیٹوں کیلئے جہاں فن نقابت کے چند اصول لکھیں گے...... وہاں ان اصولوں میں سے پہلا اصول یہ ہے...... یاد رکھیئے کہ آپ نے فن نقابت سے وابستگی کسی ناموری یا دولت کمانے کیلئے اختیار نہیں کرنی...... اور نہ ہی ذہن میں یہ چیز آنے پائے کہ میں محفل کی اسٹیج پر جا کر اپنے فن کے ایسے ایسے جوہر دکھانے ہیں کہ سب سامعات کے دل ودماغ پر میرے فن کی دھاگ بیٹھ جائے...... نہیں نہیں میری بہنو اور بیٹیو! ایسی سوچ بہت جلد ایسا ذہن رکھنے والوں کو ناکامی سے ہمکنار کر دیتی ہے...... بلکہ آپ کا ذہن اس پاکیزہ مقصد پر آمادہ ہو کہ میں نے اپنے اس فن کے ذریعے سے محفل یا اجتماع کی اسٹیج پر تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دینا

ہے..... میں نے اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے احکامات کو اچھے انداز کے حسن سے سجا کر اپنے سننے والی سامعات کی سماعت کی آغوش میں دینا ہے۔

اور اپنی سوچوں کو پاکیزگی اور شگفتگی دینے کیلئے ایک نقیبہ کے ذہن میں یہ بات اچھی طرح سے عیاں ہونی چاہیے کہ میں خود تو کچھ بھی نہیں یہ مالک کائنات کا کرم و فضل ہے..... کہ اس نے اپنے دین کی چند باتیں محفل مصطفیٰ ﷺ کی اسٹیج پر کہنے کی سعادت عطا فرمائی..... اور یہ بات بھی سوچوں کو معطر کیے رکھے کہ یہ اللہ کا کرم و فضل ہے کہ اس عظیم ذات باری تعالیٰ نے اپنی پاکیزہ اور صداقت بھری باتیں سنانے کیلئے مجھے ذوق گویائی بخشا

یاد رکھیئے اس اصول پر عمل کرنے اور یہ سوچ بنا لینے کا آپ کو سب سے پہلا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کے اس تصور کے ساتھ ہی روحانیت کا ایک احساس آپ کے دل و دماغ کو تقویت دے گا اور تبلیغ دین کے جذبے کی برکت سے آپ وساوس و اوہام کے ہجوم سے آزاد ہو کر سنت انبیاء کرام علیہم السلام کو ادا کرنے کیلئے بھرپور اعتماد اور قوت قلب کے ساتھ مائیک کے سامنے جا سکیں گی۔

6- ایک نقیبہ..... اور سنت نبوی ﷺ

ویسے تو انسان اس دنیا میں رہتے ہوئے جو کچھ بھی سیکھتا رہے آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ ابھی بہت کچھ سیکھنا باقی ہے ہم یہاں نقابت کے چند قواعد بیان کرتے ہوئے چند ضروری باتیں پچھلے چند اوراق سے عرض کرتے چلے آ رہے ہیں..... شاید کہ کسی کہ دل میں یہ بات صحیح طریقے سے بیٹھ جائے اور محفل میلاد

مصطفیٰ ﷺ کی اسٹیج کو ایک مہذب اور سلیقہ شعار نقیبہ مل جائے اور دین کی خدمت جب تک ہوتی رہے مجھ ناچیز کو کچھ اجر وثواب دین کی برکت کے سبب حاصل ہوتا رہے...... اکثر مرد حضرات کی محافل کی اسٹیج پر یہ خامی چند نقیب حضرات میں دیکھی جاتی ہے کہ بڑے متکبرانہ انداز میں وہ اسٹیج پر آتے ہیں اور پھر اسٹیج پر بیٹھ کر ہنسی مذاق شروع کر دیتے ہیں اور کبھی کبھار تو اللہ تعالیٰ معاف کرے بات قہقہوں تک جا پہنچتی ہے......تو اس لئے میں ناچیز ضروری جانتا ہوں کہ نقابت کے چند رہنما اور فائدہ مند اصول بیان کرتے ہوئے......نقابت کرنے والی اسلامی نقیبہ بہنوں اور بیٹیوں کو آقا ﷺ کی ایک سنت بھی یاد کروادی جائے تاکہ یہ جب بھی اسٹیج پر بیٹھیں فوراً انہیں اپنے آقا ﷺ کی میٹھی میٹھی...... پیاری پیاری...... بے مثال مسکراہٹیں یاد آجائیں اور وہ محفل پاک کی اسٹیج پر قہقہہ لگا کر ہنسنے سے محفوظ رہ جائیں تاکہ ان کا اپنا وقار بھی اور محفل پاک کا تقدس بھی پامال ہونے سے بچ جائے۔

تو میری بہنو اور بیٹیو! یاد رکھیئے کہ اگر دوران محفل اسٹیج پر کوئی ایسا موقعہ آ جائے کہ جس پر مسکراہٹ ضروری ہو جائے تو یہ ضروری ہے کہ ہلکی سی مسکراہٹ کا سہارا لیا جائے...... کیونکہ ایسی مسکراہٹ جس میں طنز، تمسخر، دل آزاری نہ ہو...... وہ خالق کائنات کی عظیم نعمت کہلاتی ہے......ایک مسلمان بہن کا دوسری مسلمان بہن سے محبتوں اور عقیدتوں کا رشتہ مضبوط کرنے کا ذریعہ بھی ہے...... میں اپنی نقیبہ بہنوں سے گزارش کروں گا کہ وہ کبھی بھی محفل پاک کی اسٹیج پر ایسا طریقہ نہ

اپنائیں کہ جس سے بے ادبی کا پہلو نکلتا ہو...... یعنی قہقہے لگا کر ہنسا نہ جائے ہاں وقت کے مطابق مسکراہٹ اور تبسم کے اندر کوئی برائی نہیں ہے...... دیکھئے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَاتَحْقِرَنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلَقٍ

کسی نیکی کو ہرگز حقیر نہ سمجھنا اگرچہ اپنے مسلمان بھائی سے مسکراتے چہرے سے ملنا ہی کیوں نہ ہو (مشکوۃ شریف)

اپنی شخصیت کی سنجیدگی کو مدنظر رکھتے ہوئے محفل کی اسٹیج پر ضرور مسکرائیے لیکن یاد رکھیئے کہ بے مقصد اور بے معنی کوئی کام بھی اپنی سچائی اور حسن کھو دیتا ہے۔

سید کائنات ﷺ کی عادت طیبہ کے متعلق شمائل کی کتب میں یہ جملہ مذکور ہے

کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَتَبَسَّمُ دَائِمًا

آپ ﷺ اکثر مسکراتے تھے

محافل کی اسٹیج پر کھلکھلا کر ہنسنے والے حضرات یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ آقا ﷺ سنجیدگی اور متانت سے مسکراتے تھے...... تو ایسے بھائی اور ہماری بہنیں یاد رکھیئے کہ محافل کی اسٹیج پر بیٹھ کر قہقہے لگا کر ہنسنا خلاف طریقہ نبوی ﷺ ہے...... تو براہ مہربانی اس سے از حد بچا جائے۔

7- زبان جیسی کمال نعمت

جہاں انسان نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور عطا کردہ صلاحیتوں سے اپنی کامیابی اور اپنے حسن بیان سے دوسرے بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر لا کھڑا کیا تو

اس سارے مرحلے میں خالق و مالک کی عطا کردہ عظیم نعمت ''زبان'' کا خصوصی کردار رہا ہے۔

کیونکہ!

انسان کچھ سوچ کر زبان پر لاتا ہے...... جو سنتا ہے اس کا جواب زبان سے دیتا ہے...... جو کہنا چاہتا ہے وہ زبان سے کہتا ہے...... اسی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ سے حُسنِ مطلب کی خوشبو آتی ہے...... ہم ایک ایسے فن پر بات کر رہے ہیں کہ جو ایک فن ہی نہیں بلکہ ایک بے کنارہ سمندر بھی کہلاتا ہے...... میری مراد ''فنِ نقابت اور فن خطابت'' ہی وہ دو ایسے فن ہیں کہ جو انسان کے تصوراتِ حقیقت میں بھی ڈھل جاتے ہیں اور انسان کی زباں سے ادا ہونے والے حسین الفاظ کے سانچے میں بھی ڈھل جاتے ہیں...... یہ یاد رکھیئے کہ یہ فن یعنی ''فن نقابت'' کوئی آج کی جدید ایجاد نہیں ہے بلکہ یہ ایک انتہائی قیمتی جوہر ہے جو انسان کی تاریخ کے ساتھ ہی اپنی روشن تاریخ رکھتا ہے...... اس فن کے ماہرین نے جہاں اس فن، ''فنِ نقابت'' کے عروج اور حُسن میں اضافے کیلئے بے شمار اصول بیان کئے ہیں وہاں اس فن کی تعریف کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے...... کہ:

نقابت کا مطلب یہ ہے کہ اپنا اظہارِ مافی الضمیر صحیح طریقے سے کرنا اور اپنی گفتگو کو انتہائی خوبصورت انداز میں عین اصولوں کے مطابق سننے والے تک پہنچانا نقابت کہلاتا ہے

راقم الحروف یہاں فن نقابت کا مذہبی حوالے سے استعمال اوراس کے چند روشن پہلو بیان کرنا چاہتا ہے کہ نقابت کا حُسن یہی ہے کہ ایک بیان کرنے والا نقیب یا نقیبہ اچھے، سلجھے اور نکھرے ہوئے حقیقتوں کے حُسن سے مزین الفاظ میں مخلوق خدا کو پیغام الٰہی پہنچائے...... سننے والے افراد یا عورتوں کی خوابیدہ صلاحیتوں کو مہذب اور سلجھے ہوئے انداز میں مستند حُسن الفاظی سے جھنجوڑ کر مقصدِ تخلیقِ انسانیت کا پہلو اُجاگر کرے...... ایک مذہبی نقیبہ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری اوراپنے فن یعنی ''فن نقابت'' سے وفاداری یہ ہے کہ آج کے اس پرفتن دور میں باوزن اور بارُعب حقیقت سے نکھرے ہوئے الفاظ میں اپنے سننے والی سامعات کو مقصدِ حیات کی روشن راہوں سے متعارف کروائے...... فن نقابت سے وابستہ لوگ یا اس سے وابستگی کا ارادہ رکھنے والے ہر باشعور کا عمل اور خلوص کی خوبصورتی سے مزین ہونا انتہائی ضروری ہے...... کہ پھر ہی یہ روحانیت کی دولت حاصل ہوگی کہ صحیح طریقے سے اظہارِ مافی الضمیر کیا جا سکے...... بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لایا جا سکے اور اپنی صحبت میں بیٹھنے والے اور سننے والوں کو حقیقت کی راہوں کا پتہ بتایا جا سکے اور اپنی گفتگو کے ہر ہر لفظ سے مردہ جذبات کو جگایا جا سکے...... اور دین متین کے گلستان کو مہکتے ہوئے نورانی گلوں کی خوشبو سے مہکایا جا سکے۔ اصل میں آسان معنی تعریفِ ''نقابت'' تو یہی ہے کہ انتہائی خوش اسلوبی سے قرآن و حدیث کے گوشوں سے چنے ہوئے پھولوں کو اپنے سننے والی سامعات کے دامن میں سجایا جائے...... اور اس فن کو محنت شاقہ کے بعد دین حق

کی خدمت کیلئے اپنے مدبر اور مدلل انداز سے الفاظ کی زینت بنایا جائے اور تبلیغ دین کا صحیح اور پرُکیف راستہ اپنایا جائے

8-نقابت ایک سنجیدہ فن ہے:

اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کو بے شمار اور لاتعداد قیمتی نعمتوں سے نوازا ہے وہاں یہ مذکورہ نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کا کوئی ثانی نہیں ...... یعنی ''قوت گویائی'' اور ''عقل وفہم'' قدرت نے یہ دو نعمتیں خصوصی طور پر انسان کو عطا کر کے اس کے مقام مرتبے کی قدر و منزلت میں مزید اضافہ فرما دیا ہے اور اگر کوئی بھی انسان مرد ہو یا عورت ان میں سے ایک نعمت سے بھی محروم ہو جائے تو میرے خیال میں یہ بات کسی کے بھی مشاہدے سے بعید نہیں ...... کہ ایسا انسان بہت سے زندگی کے معاملات میں پیچھے ہو کر رہ جاتا ہے...... دیکھئے کہ اگر کوئی ''قوتِ گویائی'' کی نعمت اور دولت سے محروم ہو تو وہ لاکھ چاہتے ہوئے بھی کبھی صحیح طور پر اپنا اظہار مافی الضمیر نہیں کر پاتا اور اگر دوسری طرف کوئی ''عقل وشعور'' جیسے بے مثال جوہر سے محروم ہو تو وہ قیمتی سے قیمتی بات ...... اچھی سے اچھی بات ...... فائدہ مند سے فائدہ مند بات ...... کو کبھی بھی اہمیت نہیں دے سکتا ...... تو ایک ظاہری حقیقت ہے کہ اگر کوئی اچھی سے اچھی اور قیمتی سے قیمتی بات کو بھی اہمیت نہیں دے گا اور اس قولِ حسین کی قدر و اہمیت نہ پہچانے گا تو اصل میں وہ اپنی قدر و قیمت اور اہمیت ہی گنوا دے گا اور دیکھنے والے اسے ''بے شعور'' ''بے عقل'' ''بیوقوف'' اور ''پاگل'' کہتے ہیں ...... حاصل مقصد بات یہ ہے کہ ایک خطیبہ

اورنقیبہ کا نکھارِ اول بھی یہ دو خصوصیات ہیں ''قوت گویائی'' اور ''عقل وشعور''
جہاں ان دوخصوصیات سے مزین ہوکر مردنقیب بڑے اچھے انداز میں نقابت کے
جوہر دکھاتے ہیں...... وہاں میری اسلامی معزز بہنوں کو بھی یہ حق حاصل ہے......
کہ وہ بھی دین کی ترجمانی کرنے والی کتابوں کا مطالعہ کرکے اپنے اندر اچھے
طریقے سے اظہارِ مافی الضمیر کرنے کی صلاحیتیں پیدا کریں...... کیونکہ آج نصف
سے زیادہ تعداد خواتین کی ہے مگر دیکھا گیا ہے کہ کہیں کہیں دین کی خدمت کا جذبۂ
خلوص لیکر ہماری بہنیں دین متین کی خدمت کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں......
جو اس روشنی سے دور ہیں ان میری بہنوں اور بیٹیوں کا بھی حق بنتا ہے کہ ان کو بھی
دینی تعلیم کے زیور سے اچھی طرح آراستہ کیا جائے اور پھر ان کو بولنے کے انداز
اور اصولوں سے واقفیت کروائی جائے...... میری بہنیں اور بیٹیاں بھی ان باتوں
سے استفادہ حاصل کریں کہ فن نقابت ایک گفتار کا حسن بھی ہے اور صحیح نقابت دین
متین کی تبلیغ کا روشن ذریعہ بھی ہے...... اور ''فن نقابت'' کی آسان فہم لفظوں میں
یہ تعریف بھی کی جاسکتی ہے کہ انسان کسی خاص نیک مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اور
زبان سے ادا ہونے والے اچھے الفاظ کا ربط قائم رکھتے ہوئے صاف اور شفاف
لفظوں میں اپنی بات دوسرے تک پہنچائے یعنی اپنے سننے والے حلقے میں اظہار
مافی الضمیر کرے...... اور ''فن نقابت'' کے اصولوں کے مطابق اپنی زبان سے ادا
ہونے والے الفاظ کو حصولِ ثواب کی نیت کا جامہ پہنا کر پیش کرنے والے کو
''نقیب'' اور ''نقیبہ'' کہتے ہیں...... میں یہاں پر ایک بات خاص طور پر اپنی بیٹیوں

کیلئے بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ صرف چند بے ربط الفاظ جو حُسن ادائیگی کے نکھار سے خالی ہوں وہ اپنے سننے والوں یا سننے والیوں کے سامنے بیان کر دینا نقابت نہیں...... بلکہ کسی خاص موضوع کا چناؤ اور اس خاص موضوع کو بیان کرنے کا ربط وضبط مدنظر رکھتے ہوئے اور اس فن کے اساتذہ کے قائم کردہ اور بیان کئے ہوئے روشن اصولوں اور آواز کے زیر و زبر کی معرفت رکھتے ہوئے ایسے خاص نیک مقصد کیلئے گفتگو کرنا ''نقابت'' کہلاتا ہے۔

9- تبلیغ صدیوں پرانا فریضہ ہے:

اس حوالے سے میری تمام نقیبہ اور خطیبہ بہنیں اور بیٹیاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ خالقِ کائنات نے اس انسان کو جو مقصد اور پاکیزہ مشن دیکر تمام مخلوقات کا سردار بنایا ہے اس کی ایک بڑی وجہ اس انسان کا عقل وشعور کی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے ''بامقصد'' بامعنی گفتگو کرنا بھی ہے...... اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے پہلے جس کریم اور بلند مرتبہ ہستی نے اپنے مقام و مرتبے کے تمام فرائض احسن طریقے سے نبھاتے ہوئے انسانوں سے بامقصد اور باوزن تکیہ کلام سے خطاب فرمایا اور خطیب اول، مبلغ اول کہلایا، وہ عظیم اور بزرگ ترین ہستیِ پاک سیدنا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی شخصیت ہے...... جنہوں نے سب سے پہلے انسانیت سے خطاب فرمایا اور انسان کو اس کی تخلیق اور خالقِ کائنات کی توحید کا دلوں میں اتر جانے والا روشن خطاب فرمایا۔

دوسری طرف فن نقابت سے وابستگی اختیار کرنے والی میری تمام بہنیں اور

بیٹیاں یہ اصول نقابت ہر وقت...... ہر جگہ بولتے ہوئے...... ہر جلسے یا محفل میں گفتگو کرتے ہوئے اپنے ذہن میں رکھیں...... کہ صرف بولنا ہی نقابت نہیں...... بلکہ اس فن کے استاذوں نے اس کیلئے یہ ایک روشن اصول قائم کیا ہے کہ جو گفتگو حقیقتوں سے نکھری ہوئی اور علم کی حکمتوں سے سنوری ہوئی ہو......اور ساتھ وہ گفتگو حصول ثواب کی نیت روشن رکھتی ہو تو پھر ہی اس فن کے تقاضے پورے ہوں گے...... پھر ہی آپ کی گفتگو آپ کی لفاظی...... آپ کے کلام...... آپ کے بیان میں روحانیت کا سرور...... حقیقی چاشنی اور لطافتیں...... سامعین و سامعات کو عطا کر سکے گا اور پھر اس طریقے اور قواعد و ضوابط کے عین مطابق کی جانے والی با معنیٰ اور با مقصد اور مستند دینی و مذہبی گفتگو نقابت کے صحیح فن سے نکھرے گی۔ ایسے اصولوں کے مطابق بولنے والے نقیب اور نقیبہ کی نقابت کو سننے سے لوگ صحیح معنوں میں دین کے علم کی روشنی سے اور برکات سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔

11- نقابت کیسا جوہر ہے:؟

یہ بات بھی کسی حد تک بیان کر دینا انتہائی ضروری ہے کہ نقابت ایک ایسا جوہر ہے کہ جو اللہ جل جلالہ کی عطا کردہ بے شمار صلاحیتوں کے صحیح استعمال سے بھی حاصل ہو سکتا ہے اور اس فن کے شہسواروں سے رہنمائی حاصل کر کے بھی اس فن ''فن نقابت'' میں مہارت حاصل کی جا سکتی ہے...... ہاں اگر کوئی صرف سیدھے سے الفاظ میں کچھ باتیں کہہ کر یہ کہہ دے کہ یہ نقابت ہے...... تو میں یہاں اس قاعدے کو جھٹلانا تو نہیں چاہتا مگر یہ عرض ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ صرف بولنا ہی

نقابت نہیں کہ جب بھی کوئی بولے اور اس کے بولے ہوئے ہر جملے میں ''نقابت'' کا رنگ ہو...... ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ انسان ہزاروں ایسی باتیں خوشی اور غمی کے لمحات میں کہہ دیتا ہے کہ جو نقابت سے تعلق نہیں رکھتیں ...... بلکہ اس کی ذاتی باتیں ہوتی ہیں۔

ہاں ''نقابت'' تو ایک ایسا جوہر ہے کہ جس کی قدر و قیمت ایک الفاظ کا حسین سرمایہ رکھنے والا اور باشعور صلاحیتیں رکھنے والا جوہری ہی جانتا ہے کہ نقابت کتنا قیمتی جوہر ہے...... جس سے خستہ حوصلوں کو بھی حسن پرواز دے کر بلندیوں پر پہنچایا جاتا ہے...... اور دینی رہنمائی کی متلاشی قوموں کو راہ حق کی پہچان اور رہنمائی دی جاتی ہے...... ایک ایسا قیمتی اور حسین جوہر نقابت جس کے ذریعے سے اچھے اخلاق کی دولت سے خالی ہاتھوں کو بھی با مقصد اور بامعنی مستند مذہبی گفتگو کے ذریعے سے اچھے اخلاق کے اچھے ضابطوں سے وابستہ کیا جاتا ہے...... اور اسلام نے جو انسان کو زندگی گزارنے کے طریقے سکھائے ہیں ان سے آگاہی بصورت پیغام دی جاتی ہے...... اور نقابت ہی ایک ایسا حسین جوہر ہے کہ جس سے نقباء نے الفاظ کے حسین با حوصلہ موتیوں سے زندگی کے تعارف سے مایوس اور نا آشنا لوگوں کو متعارف کروا کر زندگی گزارنے کے نظم وضبط اور حسین اصولوں پر کاربند فرمایا...... اور اس جوہر نقابت کی حسین کرنوں سے ہی متزلزل لوگوں کو صحیح حسین عقیدہ اور اس پر استقامت کا عظیم سرمایہ عطا کیا گیا...... خطابت کو اس کا حسین حسن دیکر ہی منتشر ذہنوں کو ایک نصب العین اور ایک مقصد

زندگی پر اکٹھا کیا جاتا رہا ہے اور یہی گفتگو کا ایک ایسا انمول اور قیمتی جوہر تھا کہ جس نے اپنی ضیائیں بکھیرتے ہوئے......قوموں کو ایک خدمت دین کے حسین روشن فریضہ سے متعارف کروایا......اسی بولنے اور بامقصد گفتگو اور اس بامقصد اور بامعنی گفتگو کو سننے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے شعورِ حسین نے ہی انسان کو دوسری تمام مخلوقات میں عزت اور اہمیت کا حامل اور فضیلت و فوقیت والا بنا دیا......تمام مخلوقات میں سے اس انسان کو ہی یہ شرف اور منصبِ تبلیغ دین حاصل ہے کہ یہ اچھے اور نکھرے ہوئے مذہبی بیان سننے والوں کے سامنے پیش کر کے خوش اسلوبی اور گفتگو کی خوبی سے اپنا اظہار مافی الضمیر کرسکتا ہے۔

10- خواتین اور فن کا شوق:

ہمارا اس حقیقت بھرے فرمان خداوندی پر مکمل یقین اور پورا ایمان ہے کہ اللہ جل جلالہ نے مردوں کو عورتوں پر حاکم بنایا ہے......سردار بنایا ہے......سربراہ بنایا ہے......اور یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جہاں مرد حضرات کو اللہ تعالیٰ نے دین کی تعلیم کے حُسن سے زینت بخشی ہے وہاں یہ دولت خواتین کو بھی عطا کی گئی ہے وہ اس دولت اور برکت سے خالی اور مایوس نہیں ہیں......جس طرح اللہ جل جلالہ کے پسندیدہ دین برحق ایک ایک روشن پہلو کو دوسرے مسلمانوں تک پہنچانا مرد حضرات کی ذمہ داری ہے وہاں یہ حکم خواتین کیلئے بھی ہے......کہ وہ بھی اچھی سیرت اپنا کر اور دینی تعلیم کے زیور سے اپنے ظاہر و باطن کو سجا کر اس دین پاک کی روحانی برکات حاصل کرتے ہوئے اس دولت کو اپنے تک ہی محدود نہ رکھیں

بلکہ جہاں تک ہو سکے خواتین میں سے ہر مسلمان بیٹی کا یہ فرض بنتا ہے کہ دین کی روشن اور باعثِ عزت تعلیم حاصل کر کے اس کی روشنی سے اپنی دوسری اسلامی ماؤں، بہنوں کی اصلاح کریں......اور انہیں انسان کا مقصدِ تخلیق اور مقصدِ حیات بتایا جائے اور ہر بیان کرنے والے کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ میں اپنے سننے والے سامعین کو اچھے اور سلجھے ہوئے طریقے سے کچھ دین کے احکامات بتاؤں تو میری بہنو اور بیٹیو! اس کی سب سے پہلی بات تو اپنے حاصل کردہ علم دین پر عمل کرنا ضروری ہے اور یہ اس لئے کہ جب علم پر عمل ہوگا تو پھر ہی زبان سے بیان ہونے والے ہر لفظ سے روحانیت کی چاشنی اور حسنِ مطلب کی خوشبو آئے گی......دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس تعلیم کے جوہر اور دینی نور کو آگے لوگوں تک پہنچانے کیلئے ضروری ہے کہ بیان، تقریر، وعظ و خطابت کے اصولوں سے آگاہی حاصل کی جائے تاکہ خطابت اور نقابت کے زور پر اپنا اظہارِ مافی الضمیر صحیح اور سلجھے ہوئے مذہبی طریقے سے کیا جا سکے اور سننے والی تمام سامعات کو دین کی طرف رغبت اختیار کرنے کا صحیح صحیح موقعہ فراہم کیا جائے......میری بہنوں اور بیٹیوں کو چاہیے کہ اگر ان کی نظر میں اس فن سے وابستگی رکھنے والی اور اس فن ''فن خطابت یا فن نقابت'' میں کمال دسترس رکھنے والی اگر کسی اسلامی بہن تک رسائی ہو تو ضروری اور فوری اس موقع سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے خطابت اور نقابت کے حسن کا کمال حاصل ہوتے ہوئے ایسی ماہر خطیبہ بہن سے باقاعدہ اس فن کی تعلیم حاصل کی جائے اور ایک اچھا اور نکھرا ہوا اندازِ خطابت و نقابت اپنانے کی رہنمائی حاصل کی جائے...... کیونکہ جس طرح مرد حضرات کی مذہبی

محافل میں سننے والے سامعین حضرات کی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے سامنے بیان کرنے والا اور نقابت کے جوہر دکھانے والا نقیب ایسا اچھا بولتا ہو کہ اس کے بیان کئے ہوئے ہر ہر لفظ سے حسن مطلب کی خوشبوئے دلپذیر آئے...... اسی طرح ہماری اسلامی بہنوں کی مذہبی محافل میں بھی یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ جس وقت خطیبہ یا نقیبہ کو جلسے پر بلایا جائے کہ جو ہم سننے والی سامعات کے ذوق کو اپنے زور خطابت سے گرما دے اور اپنے بیان کئے ہوئے الفاظ کو حسن خطابت و نقابت کے ایسے حسن سے نکھار دے کہ اپنا بیان کردہ ہر جملہ ذہنوں پر نقش زر کی طرح نقش فرما دے۔

ویسے تو کافی حد تک ہمارے دینی مدارس کی معلمات اور طالبات میں یہ حسن بیاں کی خوبی پائی جاتی ہے مگر ان سے ہٹ کر بھی کافی اسلامی بہنیں تقریر و خطاب کے فن ''فن خطابت اور نقابت'' میں مہارت حاصل کرنا چاہتی ہیں ......مگر کوئی جلدی گائیڈ کرنے والا نہیں ملتا، تو میں اپنی ایسی بہنوں کیلئے یہاں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ دینی کتب کا ذخیرہ کریں اور ان کتب سے مستند مواد حاصل کریں اور پھر اپنے اس ذخیرہ کئے ہوئے اچھے مواد کو اپنے انداز نقابت میں ڈھالنے کی کوشش کریں اور اپنے مسلک کے مشہور و معروف مقررین، واعظین اور نقباء کی خطاب و نقابت کی کیسٹیں بازار سے حاصل کریں اور خطابت و نقابت سیکھنے میں ان مقررین اور خطباء حضرات کے انداز بیاں سے رہنمائی لیتے ہوئے خطابت سیکھے اور فن نقابت کے ماہرین کی مرتب کردہ کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کریں کیونکہ نقابت و خطابت سیکھنے کے ساتھ ساتھ اس فن

سے وابستہ اہل فن کے وضع کردہ قواعد وضوابط سے بھی آگاہی حاصل کی جائے۔

12-ایک نقیبہ کی سیرت کیسی ہو:

یہ تو ایک روشن حقیقت ہے کہ جب بھی کوئی بولنے والا سامعین یا سامعات کے سامنے بولتا ہے اور یقیناً اس بات سے بھی آپ میری بہنیں مکمل طور پر اتفاق کریں گیں کہ جو لوگ آپ کے سامنے پہلو میں بیٹھ کر آپ کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ کو جہاں بغور سن رہے ہوتے ہیں وہاں وہ لوگ اس بولنے والے ''نقیب'' یا ''نقیبہ'' کی شخصیت پر بھی پوری پوری نظر رکھتے ہیں...... ایسے ہی خواتین کی محفل میں یا جلسے میں کسی مذہبی تقریب میں مذہبی اسٹیج پر نقابت کرنے والی میری نقیبہ بہنیں بھی یہ ایک اصول ذہن نشین رکھیں کہ نقابت کا اصل حسن اور نکھار بولنے والی نقیبہ بہن کی سیرت بھی ہے کیونکہ اگر ایک مذہبی موضوع پر بڑی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ گفتگو کرنے والا اچھی سیرت کی دولت نہ رکھتا ہو تو وہ یہ بات یاد رکھیئے...... کہ اس نے اپنے فن کی بے شمار روحانی کیفیات سے منہ پھیر لیا ہے...... یعنی اگر ایک نقیبہ بہن اچھا بولے اور ظاہری طور پر وضع قطع شریعت مطہرہ کے احکامات کے حسن سے مزین نہیں ہے تو ہر بات ایسی نقیبہ کی زبان سے نکلنے والی بے وزن اور ''بے حسن'' کہلائے گی...... وہ اس لئے کہ ہماری اسلامی بہنوں کی مذہبی محافل یا تقریبات میں سننے کی غرض سے تشریف لانے والی سامعات جہاں اپنے سامنے بولنے والی ''نقیبہ'' سے باتوں کے ذریعے دولت اصلاح وتربیت حاصل کرتی ہیں...... وہاں ان کی کوشش یہ بھی

ہوتی ہے کہ ہمارے سامنے بولنے والی ''نقیبہ'' بہن تمام اسلامی احکامات پر عمل کرنے والی نظر آئے۔

اگر ایسی ''نقیبہ'' کو سننے والی سامعات اکثر اس بات کا مشاہدہ کرتی رہیں کہ جو یہ ہماری ''نقیبہ'' باجی ہمیں کہتی ہیں خود تو اس عمل سے ان کی سیرت خالی ہے تو بس جب یہ خیال آیا تو سمجھئے کہ انسان نظروں سے گرنے کے بعد کبھی بھی بام عروج حاصل نہیں کرسکتا۔

اس لئے یہ ضروری گزارش ہے کہ میری ''نقیبہ'' اور ''مقررہ'' بہنیں اس بات پر انتہائی سنجیدگی سے عمل کریں کہ جو ہم اصلاح وتربیت کے حوالے سے اپنے زورِ خطابت یا نقابت کی نوک پر رکھ کر بیان کریں ان تمام اخلاقیات کے پہلوؤں سے ہماری شخصیت عمل سے مزین ہو تو پھر یہ عروج نقابت میں حاصل ہوگا کہ باعمل نقیبہ کی زبان سے ادا ہونے والا ہر ہر حرف سامعات کے قلوب میں اترتا جائے گا اور سامعات کے ذہنوں پر اپنے روحانی نقش جماتا جائے گا...... اللہ تعالیٰ ہمیں ہر اس بات پر پہلے خود عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ جو ہم بطورِ اصلاح اپنے سامعین یا سامعات کو کہتے ہیں...... (آمین)!

13- ابتدائی نقیبہ کا اندازِ گفتگو کیسا ہو؟:

اس فنِ نقابت کے ماہرین اور فن شناس لوگوں کے مطابق نظامت اور نقابت صحیح معنوں میں تب ہی کہلاتی ہے جب اس کو حسین انداز بیان کا جامہ پہنا کر سامعات کے سامنے خوش اسلوبی سے بیان کیا جائے...... اس حقیقت سے

ہر نقیب اور نقیبہ کو آگاہی ہونی چاہیے کہ سننے والوں پر ہمیشہ وہی بات اثر کرتی ہے جو دل کی روشن گہرائیوں سے بیان کی جائے...... اگر بغیر مشق کیے، رٹے رٹائے الفاظ میں اظہار مافی الضمیر کیا جائے تو وہ کسی بھی مقصد سے صحیح تعلق نہیں رکھتا ...... کیونکہ اچھے انداز میں وہی بات معتبر ہوتی ہے کہ جس کی بار بار مشق کرنے کے بعد بیان کرنے والا پہلے خود اس کے ہر پہلو کو سمجھتا ہو اور پھر سننے والوں کے سامنے بیان کرے...... کیونکہ جب کسی بیان کرنے والے کو اپنے مواد اور اس مواد میں استعمال ہونے والے تمام پہلو سے اچھی طرح آگاہی ہو تو پھر وہ اپنے سننے والوں کو اس بیان کے اصل مقصد اور غرض کی طرف راغب کر سکتا ہے...... اگر نقیبہ کا اندازِ بیاں صرف بناوٹی حُسن کے زیر سایہ متزلزل ہو تو ایسا بولنے والیاں کبھی بھی اپنا نام ایک فن شناس ''نقیبہ'' کے طور پر متعارف نہیں کروا سکتیں...... اس اندازِ بیاں کو نکھارنے کا ایک صحیح اور قابلِ اعتماد طریقہ جو اس فن کے ماہرین نے بیان کیا ہے کہ نقیبہ اپنے مواد کو مستند کتابوں سے اپنی نوٹ بک یا ذہن کی ڈکشنری میں اکٹھا کرے اور اس کے بعد پھر روزانہ اس کی درجہ بدرجہ مشق کرے کیونکہ ایسا کرنے سے اس میں کوئی سمجھنے میں جو غلطیاں ہوں گی وہ بھی دور ہو جائیں گی...... اور اپنے مواد کو اچھے اور صحیح طریقے سے ازبر کرنے کا ذریعہ بھی یہ طریقہ ثابت ہوگا...... اور ساتھ ہی ایک بہت بڑا فائدہ جو کہ یہاں قابل ذکر ہے کہ جب کوئی بھی مواد بیان کرنے سے پہلے نقیب یا نقیبہ اس کو ایک دو مرتبہ اپنے قریبی گھر والوں میں یا دوستوں میں بیٹھ کر دوہرا لیں تو کافی حد تک اس حلقے سے اصلاح کی دولت حاصل

ہوتی ہے اور انسان کسی بھی مواد کو جس پر کہ دسترس نہ ہو اپنے سامعین یا سامعات کے سامنے بیان کر کے تنقید برائے تنقید کی رسوائی سے بچ جاتا ہے...... جن بیان کرنے والے لوگوں کا یہ طریقہ ہوتا ہے کہ پہلے مستند مواد تیار کرنا اور پھر اس کی بار بار مشق کرنا تو ایسے لوگ ہمیشہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ہیں...... آج سامعین اور سامعات میں سے اکثر کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہمیں کوئی منفرد انداز سے مزین، فن نقابت کے رموز سے آشنا نقیب یا نقیبہ کی نقابت سننے کا موقع ملے تو ہم ضرور سنیں...... اب آپ میری بہنیں خود ہی اس بات کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ کر لیجئے کہ ایک اسٹیج پر بولنے والی نقیبہ کا انداز کس معیار کا ہونا چاہئے؟ میں پھر ایک مرتبہ اپنی، معلّمہ، مدرسہ، مبلغہ اور خطیبہ اور نقیبہ بہنوں کی توجہ اس اصول کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں...... کہ جب آپ کو اچھے اور مستند مواد کی دولت حاصل ہو گی اور اس مواد کے ساتھ روزانہ مشق کا طریقہ اور سلیقہ حاصل ہو گا تو وہ دن دور نہیں کہ جب اس فن کے حوالے سے آپ کے اندازِ بیاں اور زورِ خطابت کا شہرہ کامیابیوں کی ہر شاہراہ پر ہو گا اور یاد رکھیئے...... کہ اچھا مواد...... اچھی حکایات...... مستند روایات...... اور اچھے انداز میں بیان کی جائیں تو آپ کی زبان سے ادا ہونے والی ہر بات آپ کی سامعات کے دلوں میں اترتی چلی جائے گی اور اس فن سے وابستہ دوسرے لوگوں کیلئے آپ کا حسین اندازِ بیان ایک حوالہ بن جائے گا...... ہاں تو یہ مقام اور یہ شہرت تب ہی مقدر بن سکتی ہے کہ جب اچھا مواد اچھے اور سلجھے ہوئے انداز میں سامعات کے سامنے پیش کیا جائے گا...... کیونکہ

جس بات کو اچھے انداز کے طریقے اور سلیقے سے سنوار کر سننے والوں کے سامنے بیان کیا جائے تو وہ باتیں جو انداز کے حُسن سے بیان ہوتیں ہوں تادیر اپنے روشن نقوش سننے والوں کے ذہن پر جمائے رکھتی ہیں۔

14- ایک نقیبہ کیلئے مطالعے کی اہمیت:

یہ بات تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ہر فن کے کچھ اصول اور قواعد وضوابط ہوتے ہیں جو اس فن میں حُسن اور نکھار کی جاذبیت پیدا کرنے کا سبب ہوتے ہیں...... یعنی ہر فن میں اس کے قواعد وضوابط اور اصول اس فن کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی اہمیت رکھتے ہیں اور انہی اصولوں کی بنیاد پر اس فن کو کمال اور عروج حاصل ہوتا ہے...... دیکھئے جس طرح کہ آپ جانتے ہی ہیں کہ ہر فن، ہر شعبے کے اصول ہی صحیح معنوں میں اس فن کا پورا انسائیکلوپیڈیا کہلاتے ہیں اب اسی طرح آپ مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہمارے بہت سے زندگی میں ایسے معاملات ہیں کہ جن کے کچھ ضروری لوازمات ہوتے ہیں وہ چاہے معاملات سے تعلق رکھتے ہوں یا عبادات سے جڑے ہوئے یوں...... بات ایک ہی ہے مثلاً دیکھئے ''نماز ایک عبادت ہے'' لیکن اس کے بھی کچھ ضروری اور بعض انتہائی ضروری لوازمات ہیں...... اصول ہیں...... قاعدے ہیں...... ضابطے ہیں...... یعنی نماز پڑھنے کیلئے انسان کا باوضو ہونا...... جگہ کا پاک ہونا...... وقت نماز ہونا...... قبلہ رخ ہونا، کپڑوں کا پاک ہونا وغیرہ...... یہ سب اس عبادت یعنی نماز کے لوازمات، اصول اور ضابطے ہیں...... دوسری طرف جیسا کہ تجارت ہے کہ تجارت کا تعلق معاملات

سے ہے تو اس کے بھی کچھ اصول، کچھ قواعد وضوابط ہیں...... مثلاً اس کیلئے سرمایہ کا ہونا انتہائی ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ذہانت، محنت اور دیانتداری یہ سب اس کے لوازمات ہیں اور اسی طرح دیکھئے کہ فن نقابت ایک ایسا فن ہے کہ جس نے آج کے دور میں عروج وکمال حاصل کر رکھا ہے...... لیکن ہمیں یہ بھی تو پتہ ہونا چاہئے کہ اس فن نقابت کے اصولوں میں سے سب سے زیادہ اہمیت کی حامل اور لائق عمل کیا چیز ہے؟

میری بہنو اور بیٹیو! اس جہانگیر فن ''فنِ نقابت'' کے اصولوں میں یہ سنہری اصول اور اس فن کے لوازمات میں سے سب سے زیادہ اہمیت کی حامل چیز 'مطالعہ' ہے...... کیونکہ اگر مطالعہ نہیں ہوگا تو مواد کا ذخیرہ بھی نہیں ہوگا اور اگر مواد کا ذخیرہ نہیں ہوگا تو الفاظ میں حُسن ونکھار کیسے آئے گا؟

قصہ مختصر یہ کہ ''فن نقابت'' میں مہارت حاصل کرنے کیلئے جو چیز ایک ہتھیار کے طور پر استعمال ہوتی ہے...... وہ الفاظ کی چھم چھم ہے...... اور الفاظ صرف اسی صورت میں ہی حاصل ہو سکتے ہیں جب آپ روزانہ باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کرنے کی حسیں عادت رکھیں...... مطالعہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مختلف موضوعات سے وابستگی رکھنے والی کتابیں خریدی جائیں اور ان میں سے سب سے پہلے تفاسیر قرآن کا اسٹاک کیا جائے...... اور آپ کی آسانی کیلئے میں یہاں چند مشہور ومعروف تفاسیر کے نام حصول برکت کیلئے لکھنا چاہتا ہوں...... کہ جن سے عرق ریزی کرنے کے بعد اور جن تفاسیر کے روزانہ مطالعہ کی

سعادت حاصل کرنے کے بعد ایک ابتدائی ''نقیب'' اور ''نقیبہ'' یقیناً اپنے فن میں عروج اور کمال حاصل کر سکتے ہیں...... اور قرآنی آیات کے معانی اور معارف کے بارے میں تفاسیر قرآنی سے حقیقی معرفت کا نور حاصل کر کے اپنے سننے والوں اور سننے والیوں کو سنا کر اور عمل کرنے کی ترغیب محبت دلا کر نقیب اور نقیبہ یقیناً ایک قابل قدر نیکی کرنے کا فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں تو یہ تفاسیر کے نام ہیں کہ جو ایک خطیبہ اور نقیبہ کے مطالعہ میں رہنی چاہئیں...... مثلاً:

تفسیرِ مظہری، تفسیر ابن عباس، تفسیر ابن کثیر، تفسیر الحسنات، تفسیر نبوی، تفسیر کبیر، تفسیر روح البیان وغیرہ وغیرہ۔

ان کے علاوہ بھی بہت ساری دوسری تفاسیر کی کتب مارکیٹ سے بڑی آسانی سے مل جاتی ہیں، اس کے بعد احادیث مبارکہ کی کتب زیر مطالعہ رکھی جائیں...... مثلاً:

بخاری شریف، مسلم شریف، سنن ابن ماجہ، سنن ابو داؤد شریف اور جامع الاحادیث وغیرہ ان کے علاوہ دوسری بھی حدیث مبارکہ کی بہت ساری کتابیں تراجم اور تشریحات کے ساتھ مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

ان کتابوں کے علاوہ سیرت اور فضائل ومناقب کی کتابیں بھی ایک ذمہ دار نقیبہ اپنے زیر مطالعہ رکھے۔

سب سے پہلے ان مستند کتب سے روزانہ حقیقت کے موتی بصورت مطالعہ اکٹھا کرنے کی عادت اپنائی جائے اور پھر جو مواد ان کتب سے اکٹھا کیا جائے

اس کی مشق کی جائے اور پھر تنہائی میں بیٹھ کر یا گھر کے افراد کے سامنے اچھے اور خوش اسلوبی سے مزین انداز میں پیش کیا جائے۔

میری قابلِ قدر بہنو! ایک اچھا اور باشعور مقرر اور خطیب تو مطالعہ کرتے ہی اپنے ذہن میں اپنے خطاب کے حسین دلنشیں خاکے تیار کر لیتا ہے اور مطالعہ کے حسن سے ہی اپنے خطاب کو نکھار لیتا ہے..... ہاں یہ ان لوگوں کا طریقہ ہوتا ہے کہ جن کو کتب سے مطالعہ کی وابستگی رہتی ہے پھر ہر بات پہلے سے ہی اس باقاعدگی سے مطالعہ کرنے والے نقیب یا نقیبہ کے ذہن کی ڈکشنری میں محفوظ ہوتی ہے اور اگر کوئی میری بہن خطیبہ یا نقیبہ کہے کہ ہم پر تو اللہ کا ویسے ہی بڑا کرم ہے ہم تو اِدھر سے خطبہ پڑھتے ہیں اور آنے والی گھڑی میں اپنے خطاب کو خطابت کی بلندیوں پر لے جاتے ہیں یا اپنی نقابت کو نقابت کی بلندیوں پر لے جاتے ہیں..... ہمیں مطالعہ کرنے کی کیا ضرورت ہے ہمارا تو کام ویسے ہی چل رہا ہے، ہم تو مقررین کی کیسٹیں سن کر ہی بڑی اچھی تیاری کر لیتے ہیں تو میری ایسا ذہن رکھنے والی بہنوں اور بیٹیوں سے انتہائی مخلصانہ انداز میں گزارش ہے کہ یہ جو بات آپ بیان کر رہی ہیں یہ کوئی بہت بڑی خوبی نہیں ہے...... کیونکہ یہ تو مذہب کے روشن گوشوں پر بات کرنے کا معاملہ ہے اور انتہائی نازک اور حساس پہلو ہے...... اس کیلئے تو جتنا بھی مطالعہ بڑھایا جائے وہ یقیناً کم ہی ہوگا، کیونکہ علم پر مکمل دعویٰ تو کوئی بھی نہیں کر سکتا اس لئے ضروری یہ ہے کہ جب بھی کسی جگہ خطابت و نقابت کرنا ہو تو کوشش کرنی چاہئے کہ نیا موضوع لب کشائی کرنے اور

سامعات کے گوش گزار کرنے کیلئے چُنا جائے......یعنی:

انتہائی عقیدت اور لگن کے ساتھ اسلامی کتب اور اپنے عقائد اہلسنت و جماعت کی ترجمان کتب کا مطالعہ کیا جائے اور مستند روایات کے حوالے بھی نوٹ بک میں درج کر لئے جائیں...... بلکہ مطالعہ کرنے کے بعد نقابت تیار کرنے کا آسان طریقہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنی ذاتی ڈائری یا نوٹ بک پر پورا مکمل واقعہ لکھنے کی بجائے، صرف اس مواد کا اشارتاً حوالہ اپنی نوٹ بک میں تحریر کرتے جائیں......اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کو ایک بار نقابت کرنے کے بعد دوبارہ جب بھی دوسری جگہ نقابت کرنے کا موقعہ ملے تو فوراً اپنی ڈائری یا نوٹ بک کھولیں جو کہ آپ نے اپنے مطالعہ کی محنت سے عرق ریزی کرنے کے بعد تیار کی ہے، تو جو حوالہ آپ نے اشارتاً اپنی ڈائری میں نوٹ کیا تھا......ڈائری کھولتے ہی نظر پڑتے ہی فوراً آپ کے ذہن کی سکرین پر وہ آیات، احادیث مبارکہ اور پورا واقعہ مکمل تفصیل سے ذہن نشین ہو جائے گا......اور یوں ایک مطالعہ کا شوق اور ذوق رکھنے والی مقررہ، خطیبہ اور نقیبہ چند منٹوں میں اپنی گفتگو کیلئے تیار کر لے گی...... یہ طریقہ فن نقابت سے وابستگی لینے والی میری نقیبہ، مقررہ اور خطیبہ بہنو کیلئے اس لئے ضروری ہے کہ مطالعہ نہ کرتے ہوئے صرف کسی کو نقابت کرتے ہوئے سن کر، من وعن اسی طرح کا مواد تیار کر کے اسٹیج پر بیان کرنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا آپ کیلئے رسوائی اور پریشانی کا سبب ثابت ہو سکتا ہے......

کیونکہ راقم الحروف ناچیز کا طالبات اور معلمات کو نقابت سکھانے کا کافی عرصے

تک سلسلہ رہا ہے کہ اکثر اوقات طالبات اور نئی خطیبہ یا نقیبہ بننے والی ہماری بیٹیاں یہ سوال کرتی ہیں کہ جناب جو اچھا بھلا مواد ذہن کی تختی پر چمک رہا ہوتا ہے اور جب عوام کے سامنے سنانا شروع کریں یعنی نقابت کرنا شروع کریں تو سارا مواد نقابت، سارا اندازِ نقابت بڑی بے وفائی سے دل و دماغ کی تختی سے صاف ہو جاتا ہے بلکہ اس طرح سے مٹ جاتا ہے کہ جیسے یہ مواد کبھی ذہن کے خانوں میں رہا ہی نہیں...... میری انتہائی ادب سے ایسی شکایات کرنے والی اپنی بہنوں اور بیٹیوں سے گزارش ہے کہ ایک اچھا بولنے والا اپنے اچھے مواد اور اچھے الفاظ کے چناؤ پر اس وقت پوری گرفت رکھ سکتا ہے کہ اس بولنے والے نئے نقیب یا نقیبہ نے روزانہ کی بنیاد پر مستند اور اس فن سے وابستہ کتب کا مطالبہ کر کے اصول نقابت سیکھے ہوں اور مستند تفاسیر، کتب احادیث و تاریخ اور سیرت کی کتب سے مواد کا ذخیرہ اکٹھا کیا ہو اور کسی ماہر استاذ سے اس کی مشق کا طریقہ سیکھا ہو۔

15- خواتین کیلئے صحیح تلفظ نقابت کی جان ہے:

اس پہلو کی طرف بھی توجہ رہے کہ خوش اسلوبی اور اچھے انداز سے اپنی نقابت کی ابتدا کرنا انتہائی اہم مرحلہ ہے......اس حوالے سے بھی ایک اہم بات قابل غور ہے کہ اس دورانیئے میں ہی ایک نقیب یا نقیبہ، مقرر یا مقررہ، مبلغ یا مبلغہ نے انتہائی باریک بینی اور فن سے آشنائی کی تمام صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے سامعین و سامعات کے ذوق کو پرکھنا ہوتا ہے...... اور دوسری

طرف سننے والے بھی اپنے سامنے گفتگو کرنے والے نقیب یا نقیبہ کی قابلیت کو پرکھنے کیلئے تیار بیٹھے ہوتے ہیں یعنی سننے والے بھی اس چیز کو نوٹ کرتے ہیں کہ اس بیان کرنے والے کا علم سے کس طرح کا واسطہ ہے...... آیا یہ کوئی اور فن نقابت وخطابت کے اصولوں سے واقفیت رکھنے والی ہے یا ویسے ہی چند اشعار اور ترنم کے چند الاپ یاد کرکے آئے ہیں نقابت کرنے...... خصوصاً میری مبلغہ اور مقررہ، خطیبہ بہنیں یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ نے نقابت کیلئے جن الفاظ کا چناؤ کیا ہے یا کسی مستند عالم دین سے سن کر اپنے ذخیرۂ الفاظ میں جمع کیا ہے تو پھر اس بات کی طرف بھی انتہائی توجہ فرمائیں کہ آیا جو جملے اور جو الفاظ آپ کے مواد کا مغز اور حسن ہیں کیا آپ کو ان کے تلفظ سے صحیح آگاہی بھی ہے یا نہیں...... کیونکہ!

اگر ایک بولنے والے کو بیان کرنے کے مواقع بھی حاصل ہوں اور وہ نقیب یا نقیبہ خوداعتمادی کی دولت کا ذخیرہ بھی اپنے پاس رکھتے ہوں تو یہ ساری خوبیاں اور خصوصیات اس وقت زیرو ہوکر رہ جائیں گی جب آپ کے اتنے اعتماد سے بیان کردہ مواد کا اگر تلفظ صحیح نہ ہوا...... یعنی جہاں لوگ نقابت کرنے والے نقیب یا خواتین کی محافل میں نقابت کرنے والی نقیبہ سے دین کی باتیں انتہائی خلوص سے سننے کیلئے حاضر ہوتی ہیں وہاں وہ اس چیز پر بھی نظر رکھتی ہیں کہ فلاں بیان کرنے والے کا مواد تو اچھا ہے لیکن ان کا بیان کرنے کا انداز یعنی الفاظ کی ادائیگی ٹھیک نہیں...... یاد رکھیے کہ اگر آپ نے اتنی محنت شاقہ سے اپنے شوق اور لگن کو پروان چڑھاتے ہوئے اس فن سے وابستگی اختیار کی...... لیکن اگر اس فن کے اصولوں سے

آگاہی حاصل نہ کی تو میرے خیال میں یہ اس فن سے وفا نہیں ہوگی...... کیونکہ مذہبی محافل یا تقریبات میں پڑھے لکھے لوگوں کی بھی اکثریت ہوتی ہے اور تنقید کرنے والے بھی اکثر محافل میں کثیر تعداد میں موجود ہوتے ہیں جو نقیب یا نقیبہ کے نوکِ زبان سے ادا ہونے والے حروف اور الفاظ کا صحیح تلفظ اگر جانتے ہوں اور بیان کرنے والے کا تلفظ صحیح اور ٹھیک نہ ہو تو کافی حد تک ان نقاد کی تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس طرح سے ایک بیان کرنے والی خطیبہ یا نقیبہ کا وقار بھی مجروح ہوتا ہے اور اہل ادب کے حلقے میں پذیرائی میں خاصی کمی واقع ہوتی ہے...... کیونکہ اہل فن کا اس حقیقت سے مکمل اتفاق ہے کہ نقابت میں ادا ہونے والے تمام الفاظ اگر صحیح تلفظ سے ادا کیے جائیں تو پھر ہی تقریر و بیان کا حسین قائم رہ سکتا ہے۔

16- صحیح تلفظ سے آگاہی کیوں ضروری ہے؟:

ایک ذمہ دار نقیبہ کیلئے اپنے بیان کردہ مواد کے تلفظ سے آگاہی اس لئے بھی ضروری ہے...... کہ بعض اوقات کئی ایسے الفاظ بھی ہوتے ہیں کہ اگر ان کو صحیح تلفظ سے ادا نہ کیا جائے تو اکثر اوقات گفتگو کا حسن تو زائل ہوتا ہی ہے...... ساتھ ہی اس کا معنیٰ بھی بدل جاتا ہے اور اکثر اوقات تو الفاظ کا تلفظ بگڑتے ہی معنیٰ اس طرح سے مجہول ہو جاتا ہے کہ انسان سے لاشعوری طور پر کبیرہ گناہ اور گستاخی ہو جاتی ہے...... اس کیلئے انتہائی فائدہ مند طریقہ یہ ہے کہ اچھا مواد مستند کتب سے حاصل کیا جائے اور اگر کسی عربی عبارت کا صحیح عربی متن سمجھ میں نہ آئے تو کسی مستند عالم دین سے اصلاح کروالی جائے اور اگر کیسٹیں سنی جائیں تو

یہ ایک طرف سے تو انتہائی فائدہ مند حصول رموز فن کا طریقہ ہے لیکن اکثر مقررین کی تقاریر کی کیسٹیں ریکارڈنگ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے صحیح سمجھ نہیں آتیں اگر ایسی صورت حال ہو کہ مشہور و معروف نقیب یا مقرر کا کوئی بولا ہوا جملہ صحیح طور پر سمجھ میں نہ آئے تو کوشش کی جائے کہ کسی فن شناس سے اس فن کی رموز اور مطلوبہ الفاظ کے صحیح تلفظ کی آگاہی حاصل کی جائے اور یاد رکھا جائے...... کہ اس سے عزت نفس میں کوئی فرق نہیں آتا کہ کوئی دوسرا آپ کی اچھے طریقے سے اصلاح کر دے...... ہاں یہ بات انتہائی رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہوسکتی ہے کہ محفل، جلسے یا کسی اور ایسی مذہبی تقریب میں جہاں آپ نقابت کر رہے ہوں وہاں اٹھ کر کوئی غیر مہذب الفاظ میں یہ کہہ دے کہ جناب اپنا تلفظ صحیح کریں آپ تو سراسر غلط بولتے جا رہے ہیں اور جائیں کسی سے پہلے اپنی اصلاح کروائیں۔

یاد رکھیئے کہ ایسی باتیں انتہائی ندامت کا سبب ثابت ہوتی ہیں...... اس رسوائی اور پریشانی سے بچنے کیلئے انتہائی ضروری ہے کہ اپنے بیان کردہ الفاظ کا صحیح تلفظ سیکھا جائے۔

17-ایک نقیبہ کیلئے نقابت کا سنہری اصول:

جہاں ایک مذہبی اور دینی ماحول میں خواتین کچھ دینی اور مذہبی باتیں سننے کیلئے تشریف فرما ہوتی ہیں وہاں ان سامعات، مستورات، اسلامی بہنوں کی نظریں نقابت کرنے والی اور مسند نظامت کی زینت بننے والی ناظمہ پر ہوتی ہیں اور وہ نظروں ہی نظروں میں نگاہوں ہی نگاہوں میں یہ بھی نوٹ کر رہی ہوتی ہیں کہ نقیبہ باجی باتیں تو اچھی کر رہی ہیں ان کی دعوت میں تو اخلاق و

اصلاح کے کئی پہلو اُجاگر اور روشن نظر آ رہے ہیں...... مگر یہ بھی تو ضروری ہے کہ ان کا اخلاق کیسا ہے ان کا ظاہر کیسا ہے، ویسے تو باطن کے تمام معاملات اور راز تو اللہ کے سپرد ہیں...... لیکن دیکھئے کہ ایک بولنے والی نقیبہ یا مقررہ اور خطیبہ کو سننے والی سامعات اس کے ظاہر پھر بھی مکمل طور پر نظر رکھے ہوئے ہوتی ہیں...... یعنی کھلے لفظوں میں یہ کہہ لیجئے کہ بولنے والے کی شخصیت ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نکھری ہوئی ہو تو ایسے بولنے والے کے ماحول میں سامعین یا سامعات زیادہ اپنائیت محسوس کرتے ہیں...... مثلاً ایک نقیبہ یا خطیبہ کا اخلاق انتہائی شگفتہ اور سلجھا ہوا ہو، کیونکہ اگر اصلاح و تبلیغ کرنے والے کا اخلاق بہتر ہوگا تو سننے والے اس کی باتوں کی طرف زیادہ رغبت اختیار کریں گے اور اگر اخلاق اچھا نہ ہو تو پھر سننے والوں کو بھی اس کے بولنے سے سخت رویے کی بو آتی ہے اور دوسرا نقصان اس کا یہ ہوتا ہے کہ ایسی مبلغہ اور مقررہ کی پذیرائی میں کافی حد تک کمی واقعہ ہو جاتی ہے ایک نقیبہ کیلئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ وہ دوران نقابت کے متانت اور سنجیدگی کو اپنائے...... مگر اس کے انداز میں سختی یا طبیعت میں غرور یا سختی نہ محسوس ہونے پائے اور اس کے برعکس غیر سنجیدہ گفتگو اور غیر سنجیدہ انداز بیاں سے بڑا نقصان یہ واقع ہوتا ہے کہ تقریر و بیان کا رعب اور اس سے ذوق کی کیفیات ختم ہو جاتی ہیں...... اسی لئے تو اس فن کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک نقیبہ اور ناظمہ کیلئے ''سنجیدگی'' انداز و بیان میں نکھار پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور یہ بات اس لئے بھی انتہائی ضروری ہے کہ اسٹیج

پر یا جلسہ گاہ میں جاتے وقت ایسی بارعب سنجیدگی اپنائیے اور اس خوبی کو اس طرح سے چہرے پر سجائیے کہ یہ آپ کی شخصیت کو مزید بارعب اور باوقار بنا دے اور ہاں اس پہلو پر بھی نظر رکھیں...... کہ طبیعت میں سنجیدگی میں بڑا نمایاں فرق ہے کیونکہ بارعب سنجیدگی تو ایک اہم جوہر اور آپ کے فن ''فن نقابت'' کا حسن ونکھار ہے جبکہ طبیعت اور مزاج و انداز میں خشکی اور سختی اس فن کی پیشانی پر نمایاں داغ کہا جاتا ہے ایک ذمہ دار نقیبہ، مبلغہ یا خطیبہ کیلئے یہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ وہ ایسا انداز اور طبیعت میں ایسی سختی کبھی نہ آنے دے کہ لوگ آپ کو متکبر یا خشک مزاج کہنے لگیں۔

18- خود اعتمادی اور نقیبہ:

اہل فن اور نقابت کے ماہرین نے جہاں اس فن کو نکھار دینے کیلئے اور بے شمار اصول بیان کئے ہیں وہاں ایک ضروری اور انتہائی اہم اصول جو بیان کیا ہے وہ ایک نقیبہ، مبلغہ اور خطیبہ میں کسی کے سامنے اپنا اظہار مافی الضمیر کرنے کیلئے خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال ہونا بھی بیان کیا ہے......اس کے بے شمار فوائد ہیں اور اس فن میں ایک اہم کردار ادا کرنے والی قیمتی چیز بھی ''خود اعتمادی'' ہے......کیونکہ اگر ایک نقیبہ بہت ساری مستند کتب کا مطالعہ بھی کرتی ہو اور روزانہ بلاناغہ اس اپنے ذخیرہ کردہ مواد کی مشق اور تکرار بھی باقاعدگی سے کرتی ہو اور ان ساری صلاحیتوں کو حاصل کرنے کے بعد اگر اس میں خود اعتمادی کا سرمایہ نہیں ہے تو پھر ان ساری چیزوں کو پڑھ کر وہ خود تو فائدہ حاصل کرسکتی ہے......مگر کسی کے سامنے کھڑے ہو کر

لب کشائی نہیں کرسکتی اور خوداعتمادی کی دولت سے ہاتھ خالی رکھنے والے بندے کا اس فن سے زیادہ دیر تعلق نہیں رہ سکتا۔

19-نقابت میں خوداعتمادی کیا چیز ہے؟:

خوداعتمادی یہ چیز ہے کہ اگر ایک بندہ اچھے موضوع پر بولنے کیلئے اپنی بہترین صلاحیتوں کے مطابق اچھے انداز میں اپنی باتیں کسی دوسرے یا بہت سارے لوگوں کے سامنے بیان کرسکتا ہو اور یہ بات بیان کرنے میں اپنے اوپر پورا اکمل اعتماد رکھتا ہو کہ میں جو بات کر رہا ہوں یہ اللہ کے فضل وکرم سے صحیح بیان کر رہا ہوں اور کسی موضوع پر بات کرتے ہوئے ایسے ہی بات کو طوالت دینے کیلئے ادھر اُدھر کی باتوں کا سہارا نہ لیتا ہو..... بلکہ جو موضوع شروع کرے اپنی پوری مقررانہ اور نقیبانہ صلاحیتیں استعمال کرتے ہوئے اپنی پوری توجہ اپنے موضوع پر مرکوز رکھے اور ذرّہ برابر بھی خوف یا جھجک اور گھبراہٹ محسوس نہ کرے یہ "خوداعتمادی" ہے.....اور دوسری طرف اچھی خاصی تیاری کرنے کے باوجود جب بھی سامعات کے سامنے بولنے اور اظہار مافی الضمیر کرنے کا موقع ملے تو گھبراہٹ محسوس کرنا اور اپنی باتوں کے بارے میں خود ہی اس بات کو جنم دے لینا..... کہ معلوم نہیں میں جو باتیں کروں وہ سننے والوں کو پسند بھی آتی ہیں یا کہ نہیں اور میں جو باتیں کروں نہ جانے وہ صحیح بھی ہیں یا نہیں اور جب میں اپنا موضوع بیان کرنے کیلئے لب کشائی کروں تو مجھے کوئی ٹوک نہ دے، مجھے کوئی روک نہ دے یا کوئی جلسہ گاہ یا محفل میں سے سننے والا اٹھ کر نہ کہہ دے کہ جی آپ

کی باتیں صحیح نہیں ہیں بلکہ یہ تو غیر مستند ہیں...... وغیرہ وغیرہ

یہ وہی لوگ خود اپنے ذہنوں میں ان باتوں کو ابھارتے ہیں جو ''خود اعتمادی'' کے قیمتی جوہر سے اپنے ہاتھ خالی رکھتے ہیں...... یاد رکھیئے یہ بات اور اس طرح کی سوچوں میں دل و دماغ کا الجھنا ''فن نقابت'' کیلئے ''زہر قاتل'' کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس لئے تو یہ باتیں گزارش کے طور پر عرض کی جاتی ہیں کہ جہاں آپ اچھی دینی مستند علمی مواد والی کتب خرید کر خود کو ان کتب کا مطالعہ کرنے کی عادت ڈالتے ہیں اور پھر ان کتب سے مواد حاصل کر کے اس معتبر اور قیمتی مواد کو اپنے اندر ذخیرۂ معلومات اکٹھا کرتے ہیں، وہاں اپنے اندر ''خود اعتمادی'' بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنی باتوں اور اپنے انداز بیاں اور مخصوص ''انداز نقابت'' میں ''خود اعتمادی'' کا حسن بھی پیدا کریں...... کیونکہ اگر یہ خوبی نہیں تو پھر سمجھئے کہ آپ اتنے زیادہ پڑھے لکھے ہونے سے ایک ڈگری ہولڈر تو کہلا سکتے ہیں مگر ایک نقیبہ یا خطیبہ نہیں...... اگر خود اعتمادی کا نکھار اور حسن آپ کے انداز بیاں میں نہیں تو پھر آپ ایک اچھے اور خوش لباس انسان تو کہلا سکتے ہیں...... لیکن ایک نقیبہ و مقررہ اور خطیبہ نہیں کہلا سکتے۔

20-ایک نقیبہ...... اور اسٹیج کا خوف

اس فن سے وابستگی اختیار کرنے کے خواہشمند یہ بات بھی اپنے اصول اور قواعد کی خصوصی ڈائری میں نوٹ فرمالیں کہ بیان کرنے اور سننے والوں کے سامنے اظہار مافی الضمیر میں اگر کسی بھی قسم کا خوف اپنا اثر دکھانا شروع ہو گیا تو

بس ساری محنت بے فائدہ ثابت ہوگی...... اس لئے یہ عرض کیا جاتا ہے کہ اس فن سے وابستگی اختیار کرنے کیلئے پہلے اپنی سوچوں کو مثبت بنائے اور اپنے خیالات کو سچائی سے متعارف کروا کر پروان چڑھائے تو پھر ہی اس نقابت کے میدان میں کچھ دن گزارے جاسکتے ہیں اور اگر ایک نقیبہ کے ذہن میں یہ بات ہی اپنا اثر اور غلبہ جمائے رکھے...... کہ ہائے میں نے اتنے بڑے اجتماع میں یا اتنے زیادہ لوگوں کے سامنے بات کرنی ہے...... میرا تو تیار کردہ مواد اتنا اچھا نہیں ہے اور یہاں تو کافی پڑھے لکھے لوگ تشریف فرما ہیں اور اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی تو پھر کیا بنے گا...... اگر میں نے کوئی شعر غلط پڑھ دیا تو کیا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور اگر مجھ سے پہلے کسی اچھا خاصہ علم رکھنے والی شخصیت نے خطاب کر دیا تو پھر اس کے بعد میرے الفاظ کا معیار کیا ہوگا، مجھے تو پھر کوئی سنے گا ہی نہیں، مجھے تو اسٹیج پر رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا...... وغیرہ وغیرہ۔

میری بہنو اور بیٹو!

یہ ایسی باتیں ہیں کہ جن کو ''خود اعتمادی'' کی دولت سے ہاتھ خالی رکھنے والے خود ہی سوچتے رہتے ہیں اور ایسے ہی بغیر کسی فائدے کے اپنا وقت برباد کرتے رہتے ہیں تو میری بہنو اور بیٹیو!

اگر آپ کا ذوقِ بیاں زندہ ہے اور دل میں نقابت کا شوق روشن ہے تو پھر ایسی باتوں اور اسٹیج کے اس بے مقصد سے خوف کو دل ودماغ کی تختی سے بالکل صاف کر دیجئے اور اپنی نقابت کا آغاز بڑی مستقل مزاجی اور نیک نیتی کے حسن سے نکھارتے ہوئے بڑے بااعتماد طریقے سے کیجئے اور اپنے ذہن میں یہ بات

پیدا کیجئے کہ میری اپنے موضوع کے اعتبار سے انتہائی اچھی تیاری ہے اور جو علمی نکات اپنی ''نقابت'' اور ''نظامت'' کے حوالے سے میرے ذہن میں محفوظ ہیں ......وہ یقیناً ان سامعات کیلئے نئے ہوں گے اور میرا مقصد صرف دین حق کی ''خدمت'' ہے......اور میں نے دین متین کا یہ پیغام اپنے سننے والوں تک پہنچانا ہے......اور میں نے جو کچھ ان کے سامنے ایک موضوع کے حوالے سے بیان کرنا ہے میں نے تو اس کی بے شمار مرتبہ مشق کر رکھی ہے اور موضوع کے تو سب گوشے مجھے اچھی طرح سے یاد ہیں ......اب مجھے اس موضوع کو بیان کرنے اور ان پڑھے لکھے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہوئے ''خود اعتمادی'' سے کام لینا چاہئے اور کسی رعب اور خوف کو اپنے اوپر طاری نہیں کرنا چاہیے...... ہاں تو اگر یہ باتیں اپنے ذہن میں بٹھالی جائیں اور انتہائی ذمہ داری سے کتابوں سے عرق ریزی کر کے اور اساتذہ سے اپنی اصلاح کروالی جائے تو پھر انشاء اللہ کامیابی ہی آپ کی منزل ہوگی۔

22-نقابت میں تکبر اور خودنمائی کیسی ہے؟:

گزشتہ اوراق پر جہاں بندۂ ناچیز نے ایک ابتدائی نقیبہ کیلئے دو اہم اصول بیان کیے ہیں کہ ایک نقیبہ میں خود اعتمادی کی دولت کا ہونا بہت ضروری ہے...... اور ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا گیا کہ ناظمہ کی سوچ مثبت اور معیاری ہو، اور اس کے دل و دماغ میں اسٹیج کا خوف اور سننے والوں میں سے کسی کا خوف اور ڈر بالکل نہ ہو...... کیونکہ اگر ان میں سے کوئی چیز بھی اپنا اثر دل و دماغ پر جمالے تو نقابت کا

حسن بگڑ جائے گا اور اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی بیان کرنا انتہائی ضروری ہے کہ خود اعتمادی اور اسٹیج کے رعب یا سامعین سے بے خوف ہونا اور چیز ہے...... جبکہ ''تکبر'' اور ''خود نمائی'' اور ''خود پسندی'' اور چیز ہے...... یعنی آسان لفظوں میں یوں کہہ لیں کہ خود اعتمادی نقابت میں انتہائی ضروری اور معتبر شرط ہے اور تکبر اور خود پسندی میں اس نقابت کو اختیار کرنے والے اور اس سے وابستگی رکھنے والے کے فن کیلئے موت کی حیثیت رکھتے ہیں...... متکبرانہ انداز میں بات کرنا اور جارحیت سے اپنی تعریف کے نغمے الاپنا سننے والوں کیلئے منفی سوچوں کے دروازے کھول دیتا ہے...... ایسے لوگ چند دنوں کیلئے بہت جلد ہی اس فن میں کمربستہ ہو کر آتے ہیں اور چند ہی ایام میں وہ ماضی کا حصہ بنے ہوئے دکھائی دیتے ہیں...... تکبر اور خود نمائی اور خود پسندی یہ چیز ہے کہ خود کو ہی بہت کچھ سمجھنا اور بہت بڑا فن پر گرفت رکھنے والا سمجھنا اور اپنے علاوہ کسی دوسرے کو کچھ بھی نہ سمجھنا بلکہ اپنی باتوں میں اور اپنے انداز سے کسی کو حقیر ثابت کرنے کی کوشش کرنا...... یعنی اپنے آپ کو تو ایک بڑی مبلغہ اور خوش آواز مقررہ باوقار نقیبہ گردانا اور دوسرے کسی کو جاہل اور فن سے ناآشنا اور بے وقوف سمجھنا...... یا پھر متکبرانہ انداز میں سننے والوں کو یہ بات کہنا کہ تم تو میرے معیار سے واقف ہی نہیں ہو...... تمہیں میری اہمیت اور قابلیت کا اندازہ ہی نہیں ہے میں تو اگر بولنے پر آ جاؤں تو یہ کر دوں اور وہ کر دوں...... یہ تو بس میری اپنے پر آپ مہربانی سمجھیں کہ میں نے اپنی اتنی زیادہ مصروفیات سے آپ کیلئے وقت نکالا ہے اور آپ تو سننے کا

شعور ہی نہیں رکھتے...... میرے پاس تو علوم اسلامیہ کی اتنی ڈگریاں ہیں اور مجھے تو اپنے فن یعنی نقابت کی بدولت ملنے والے اعزازات کی ایک لمبی فہرست ہے لیکن آپ کو تو میری قابلیت سے واقفیت ہی نہیں...... وغیرہ وغیرہ

یہ باتیں متکبرانہ انداز میں خود پسندی کے وہم و خیال میں اگر کوئی نقیبہ کرے تو وہ یاد رکھے کہ میرا تعارف صرف اسلام سے ہے اور دین اسلام میں تکبر اور اپنے قصیدے خود اپنی ہی زبان سے بیان کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے...... ایسے انداز میں سننے والوں پر اپنا بے مقصد رعب اور دبدبہ ڈالنے کی کوشش کرنے والے لوگ اپنے اس متکبرانہ انداز میں نحوست اور بے برکتی کی وجہ سے سننے والوں کی نظر سے ایسا گرتے ہیں کہ پھر کبھی ان کا نام بھی اچھائی کی نشستوں میں نہیں لیا جاتا اور لوگ ایسے بولنے والے کو ہی پسند کرتے ہیں کہ جو عاجزی اور انکساری کے حسن کا اپنی شخصیت میں نکھار رکھتا ہو اور اپنے سننے والوں کی اچھی اور شگفتہ الفاظ میں اصلاح کرنے کا جذبۂ حسیں رکھتا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طریقے سے دین کی خدمت کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کو اس تکبر کی نحوست سے داغدار ہونے سے بچائے...... (آمین)!

23- نقابت میں آواز کا زیر و بم:

آپ اس بات کو تو بخوبی جانتے ہیں کہ ہر شعبے سے وابستگی کیلئے اس شعبے کے ماہرین نے کچھ قواعد و ضوابط اور کچھ اصول بیان کئے ہیں اور جب ان

اصولوں کے مطابق ہی ایک کام سرانجام دیا جائے تو پھر ہی وہ اپنے انجام کو صحیح طریقے سے پہنچ سکتا ہے بس اسی طرح سے سمجھ لیجئے کہ فن نقابت کو اپنانے والے ہر فرد کیلئے کچھ اصول اور ضابطے ہیں کہ جنہیں پورے طریقے سے عمل کرنے سے ہی اس فن میں نکھار آتا ہے اور اس کا حسن قائم رہتا ہے..... نقابت میں ایک اہم اصول آواز کا زیر و بم بھی ہے یعنی بیان کرنے والے کی آواز اور انداز کا اتار چڑھاؤ، کوئی موضوع ہو اس موضوع کا مکمل مواد آیت قرآنی و احادیث مبارکہ اور مستند شعراء کرام کے اشعار سے مزین ہونا ہے اور ان کے بیان کرنے کا طریقہ بھی علیحدہ علیحدہ اور جدا جدا ہوتا ہے..... ایک نقیبہ اور خطیبہ کو اس بات کی طرف خاصی توجہ دینی چاہئے کہ مکمل مواد میں سے کس حصے پر آواز میں بلندی پیدا کرنی ہے..... اور کس جگہ پر آواز کو شگفتہ رکھتے ہوئے آہستگی سے ادا کرنا ہے..... بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ الفاظ کچھ کہہ رہے ہوتے ہیں اور بیان کرنے والے کی آواز اور انداز کچھ اور صورت اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں لیکن ضروری چیز یہ ہے کہ اپنے مواد پر ایک نظر دُہرائی جائے اور یہ بات ذہن نشین کی جائے کہ میں نے اپنی آواز کو کس زاویے پر رکھنا ہے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ عربی بولتے ہوئے آواز کسی مجہول انداز کی عکاسی کرتی ہو اور اشعار کا پہلا مصرعہ زوردار آواز میں کہہ دیا جائے اور دوسرے مصرعے پر آواز ایسے گم ہو جائے کہ سننے والے یہ سوچنے لگ جائیں کہ پتہ نہیں بولنے والے کو اس کا ایک مصرعہ ہی آتا تھا..... تو اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ آواز کے اتار چڑھاؤ سے خوب اچھی طرح سے آشنائی ہو

کیونکہ ایسے مصرعے زبان سے ادا ہوتے ہوئے اچھے لگتے ہیں جن کو مناسب آواز میں بناوٹی انداز سے دور رہتے ہوئے بیان کیا جائے، اور اکثر بولنے والوں کی یہ شکایت بھی ہوتی ہے کہ ابھی ہم بولنا شروع کرتے ہیں اور آنے والی گھڑی میں ہماری آواز کم ہو جاتی ہے اور تھوڑی ہی دیر بعد بالکل نہ ہونے کے برابر ہو جاتی ہے...... یعنی گلا بیٹھ جاتا ہے تو اس کیلئے سب سے ضروری چیز اور اہم بات جو اہل فن نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ بولنے والا روزانہ مشق کرے اور خود ہی اپنی آواز ریکارڈ کر کے خود سنے اور پھر دیکھئے کہ میں نے اپنی نقابت کے فلاں گوشے کو کیسی آواز دے کر بیان کیا ہے اور اس کیلئے مناسب انداز اور آواز کیا ہونی چاہئے تھی۔

جو لوگ نقابت کے شروع میں ہی زوردار اور گرج دار آواز میں بولنا شروع کر دیتے ہیں چند ہی لمحوں بعد ان کا یہ حال ہوتا ہے کہ بار بار کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ جناب گلا تو ساتھ نہیں دے رہا بس اب میں گزارہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں...... کتنا ہی اچھا ہوتا کہ انتہائی شگفتہ اور سلجھے ہوئے انداز میں آہستہ آہستہ نقابت کو شروع کیا جاتا اور جب چند منٹوں پر گلا گرم ہو جاتا ہے اور آواز کا زور برداشت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو پھر آواز کو بلند کیا جائے اور یاد رکھیے کہ ہر لفظ اس انداز کا خواہاں نہیں ہوتا کہ اس کو گرج دار اور زوردار آواز میں بیان کیا جائے بلکہ اچھا طریقہ یہی ہے کہ مناسب آواز میں گفتگو کی جائے اور جہاں سننے والوں کا ذوق سماعت نظر آئے تو پھر مواد اور کلام کی مناسبت سے آواز میں رعب

پیدا کیا جائے کیونکہ ایک ہی انداز میں یعنی آواز کو ایک ہی جگہ پر رکھتے ہوئے مسلسل بولنے سے بعض اوقات سننے والے اکتاہٹ کا شکار بھی ہو جاتے ہیں اور آواز میں اُتار چڑھاؤ پر گہری نظر رکھنا انداز میں حُسن اور نکھار پیدا کرتا ہے۔

22-نقابت میں شاعری کا معیاری کیا ہو؟

اس بات سے تو کسی حد تک اتفاق کیا جا سکتا ہے کہ حسین اشعار نقابت کا ''حسن'' کہلاتے ہیں مگر یہ اکثر بولنے والے نقابت کا حسن ایسی حالت میں ہی قائم رکھ پاتے ہیں جب ان اشعار کا اپنا حسن قائم رکھتے ہوں...... یعنی یہ عین شاعری کے اساتذہ کے وضع کردہ اصولوں کے مطابق لکھے گئے ہوں اور ان اشعار کے ایک ایک لفظ سے حسن مطلب کی حقیقی خوشبو آ رہی ہو اور شاعری میرے خیال میں وہی سب سے معیاری ہوتی ہے جس میں سننے والوں کو کوئی پیغام دیا گیا ہو...... کسی ایک خاص مقصد کو جس میں بیان کیا گیا ہو ایسے اشعار آپ کی نقابت میں مزید حسن پیدا کر سکتے ہیں...... کہ جن کے ذریعے قوموں کی اصلاح مراد ہوتی ہے اور یاد رکھیے نقابت میں پڑھے جانے والے اشعار جہاں مستند شعراء کرام مثلاً حضرت شیخ سعدی، رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اور ان جیسا معیار تحریر اور معیارِ شاعری رکھنے والے صاحب فہم وفراست لوگوں کے قلم سے زینت اوراق بنے ہیں...... وہاں دوسری طرف اور لوگوں کی شاعری بھی ملتی ہے کہ جس کا مقصد ہی نہیں اور علم سے ناواقفیت کی وجہ سے بہت سارے

لکھے گئے ہیں کہ جو اشعار نہ تو کوئی ربط رکھتے ہیں اور نہ اشعار ہی کوئی مقصد و پیغام رکھتے ہیں اور نہ ہی ان میں کوئی اصلاح و تربیت کا روشن پہلو نظر آتا ہے ایسے شعراء کے ترتیب دیئے ہوئے اشعار نہ ہی نقابت میں پڑھے جائیں تو بہتر ہوگا کیونکہ بے معنیٰ اور بے مقصد اشعار تقریر میں بیان کرنا جہاں ایک مقرر اور نقیب یا نقیبہ کے وقار کو مجروح کرتے ہیں وہاں تقریر اور خطاب کا اصل مقصدِ اصلاح جذبہ تربیت بھی خراب کر دیتے ہیں......اور ایسے اشعار پڑھنے والے کہ جن کا فن شعری سے دور کا بھی واسطہ نہ ہو تو وہ نقابت کا حسن بھی خراب کر دیتے ہیں اور پڑھنے والے کے معیار میں اہل ادب کی نظر سے کمی واقعہ ہوتی ہے......
اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت میں بیان کئے ہوئے میرے مسلک کے امام، امام عاشقاں، مفسر قرآن امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ......اور سید نصیر الدین نصیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھ حسان پاکستان محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ......عاشق رسول، نعت گو شاعر محمد علی ظہوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ......محترم جناب حفیظ تائب صاحب رحمۃ اللہ علیہ......اور ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے ہوئے اشعار پڑھے جائیں تو سننے والوں کو مدحت سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی برکات سے بھی مالا مال کرتے ہیں اور اپنے دامن میں ایک اہم اور خاص مقصد اور پیغام اصلاح و تربیت بھی رکھتے ہیں لیکن اب ان مستند شعراء کرام کے کلام بصورت اشعار پڑھنا اور صحیح تلفظ سے معنوی علم رکھتے ہوئے بیان کرنا ایک ابتدائی مقرر، یا نقیب اور نقیبہ اور مقررہ کی ذمہ داری ہے ان شعراء کرام کی شاعری کے دیوان مشکل الفاظ کے معانی اور شرح کے ساتھ اب کتابوں کی مارکیٹ سے باآسانی مل جاتے ہیں......بازار سے

سے یہ شاعری کے دیوان حاصل کیے جائیں اور جہاں اگر کسی مصرعے یا شعر کی سمجھ نہ آئے یا کوئی ایسا لفظ استعمال ہوا ہو کہ جس کی معنوی حقیقت سے آگاہی نہ ہو تو ایسے اشعار کے بارے میں کسی مستند عالم دین سے اصلاح کروالینا بہتر ثابت ہوتا ہے۔

24-ایک نقیبہ......اور اس کا انداز نقابت:

ایک نقیبہ کیلئے اس فن سے وابستگی کے بعد سب سے اہم مرحلہ یہی ہے...... کہ اچھے انداز کے ساتھ سامعات کے سامنے اپنا اظہار مافی الضمیر کرے اور اس مرحلے میں کامیابی ہی دراصل فن کی کامیابی ہے...... اگر آپ ان تقاضوں پر پورا اترنے میں ناکام رہے تو پھر یہی کہا جائے گا...... کہ ابھی آپ کو اپنے انداز بیاں میں نکھار اور پختگی پیدا کرنے کیلئے کافی وقت درکار ہے جیسے راقم الحروف ناچیز نے پچھلے اوراق پر بھی یہ باتیں بیان کی ہیں کہ سننے والوں کی ازحد کوشش اور خواہش یہ ہوتی ہے کہ ہم اچھے سے اچھا بولنے والے کو سنیں اور بولنے والے کا اندازِ بیان ایسا ہو...... کہ ادھر سے باتیں بیان کرنے والا یعنی نقابت کرنے والا نقابت کرتا چلا جائے اور ادھر باتیں تمام حقیقتوں سے مزّین ہو کر سننے والوں کے قلوب و اذہان میں اترتی چلی جائیں اور ایک نقابت کرنے والے نقیب یا نقیبہ کی وہی باتیں دلوں میں اپنی جگہ بناتی ہیں اور ذہنوں پر اپنے نقوش جماتی ہیں جو باتیں دل کی روشن گہرائیوں سے روحانیت کی چمک سے چمکتی ہوئی بیان کی جائیں...... تو اب اس طرف بھی توجہ دیں کہ بولنے والے کا انداز بیاں ہر زاویے سے شگفتگی

سے دلوں میں اتر جانے والا ہو...... یعنی ایک ایک بول حقیقتوں کا ترجمان ہو اور اپنے اندر بے شمار معانی اور مطالب رکھتا ہو...... یہ باتیں اسی وقت ممکن ہو سکتی ہیں کہ جب بولنے والا کافی حد تک مطالعہ کرنے کا عادی ہو اور اچھے ماہر اساتذہ سے فن نقابت کے اصولوں میں رہنمائی لیتا ہو...... ایک بیان کرنے والے کا انداز فطری ہو اور اس میں سے کسی فیشن یا بناوٹ کی بو نہ آتی ہو تو یقیناً ایسا انداز سننے والوں کی سماعتوں میں ایک روحانی مہک پیدا کر دیتا ہے اور اس کے برعکس اگر اندازِ نقابت ہر طرح سے کسی دوسرے کے انداز کی نقالی کی چادر اوڑھے ہوئے ہو تو ایسا انداز گفتگو زیادہ دیر تک سامعین یا سامعات کے ذہنوں پر اپنا نقش قائم نہیں رکھ سکتا...... اندازِ گفتگو انتہائی سادہ اور شگفتہ اور فن نقابت کے قواعد کے عین مطابق ہو اور بیان کرنے والا اپنے مصرعوں اور الفاظ کے ساتھ ہی اس طرح سے اپنے چہرے سے بھی تاثرات دے کیونکہ اگر باتیں بیان ہو رہی ہوں فکر آخرت اور اصلاح اعمال کی تو نقیب یا نقیبہ کے چہرے پر بے مقصد سی مسکراہٹ ہو تو وہ اس بات کا اصل حسن چند منٹوں میں خراب کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی اور اس بات میں ذرّہ برابر بھی دروغ نہیں ایک نقابت اور بیان کرنے والے کے ہاتھوں کے بامقصد اشارے اور چہرے کے تاثرات کے ذریعے سے سامعین و سامعات کو بات جلدی سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے اور اگر بات کسی طرف جاری ہو اور بیان کرنے والے کی باڈی لینگویج کچھ کہہ رہی ہو تو اس سے جہاں بات کا حسن اور اصل مطلب متاثر ہوتا ہے، وہاں سننے والوں کو

بھی بات سمجھنے میں اور اس کے اصل حقائق اور مقصد کو سمجھنے میں خاصی پریشانی ہوتی ہے...... کوشش یہی کریں کہ جو بھی انداز اپنایا جائے وہ حقیقت کی عکاسی کرتا ہو نہ کہ کوئی بناوٹی انداز بیاں اپنایا جائے کہ جس کو سننے اور دیکھنے سے سامعین بجائے اس کے کہ بات کو دل و دماغ میں جگہ دیتے اور اب وہ ایسے انداز کو دیکھ کر آپ کا مذاق بنا رہے ہوں اگر آپ کا انداز بیاں حقیقی اور اصل ہوگا تو پھر اسی انداز بیاں اور آپ کی نقابت کے معیار کی بدولت آپ کے وقار اور پذیرائی اور نیک نامی میں اضافہ ہوگا اور اگر آپ نے کسی نقیب کا مشکل سا انداز اپنا لیا تو وہ اندازِ بیاں جس میں ابھی آپ کو مہارت حاصل نہیں ہے وہ صرف آپ کے نقالی کرنے کے حوالے سے آپ کا تعارف بن جائے گا مگر اصل تعریف اور پذیرائی حاصل نہیں کر سکے گا۔

25-دورانِ نقابت...... داد کیسے وصول کی جائے؟

ایک نقیبہ کے دوران نقابت ویسے تو بہت سارے ایسے روشن پہلو ہیں کہ جن پر اگر علیحدہ لکھنا پڑے تو کافی وقت درکار ہے...... میں اس وقت ایک انتہائی اہم ضروری پہلو پر بات کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں میری مراد یہ ہے کہ دوران نقابت یا دوران خطاب سامعین یا سامعات سے داد تحسین کیسے وصول کی جائے یہ بات تو آپ قارئین بھی جانتے ہیں اور بندہ ناچیز بھی اس حوالے سے تھوڑا بہت تجربہ ضرور رکھتا ہے کہ ہمارے ہاں اکثر دیکھا جاتا ہے

کہ نقابت کرنے والے اپنے انداز اور موضوع کی چاشنی بھری حلاوتوں سے اسی وقت محظوظ ہوتے ہیں جب انہیں دل کھول کر داد دی جائے ...... یا دوسرے آسان لفظوں میں کہہ لیں کہ سراہا جائے تو اب یہ بات بھی بیان کرنا انتہائی ضروری ہیں کہ جہاں اس نقابت جیسے بڑے فن کے بے شمار قواعد ہیں جو اہل فن نے نئے آنے والے شہسواروں کیلئے قائم کئے ہیں ...... وہاں ایک توجہ طلب بات یہ بھی ہے کہ آج جیسے اکثر نقابت کرنے والے ہمارے محترم نقیب اور خطیب صاحبان بڑے جوشیلے انداز میں اپنے سننے والوں سے داد وصول کرنا چاہتے ہیں کبھی کبھار تو دیکھنے اور سننے میں آتا ہے کہ سامعین اگر لمحے بھر کیلئے خاموش ہو گئے تو ادھر سے نقیب صاحب ان پر بڑی سختی سے برس پڑے کہ نہ جانے میرا واسطہ کیسے بے ذوق لوگوں سے پڑھ گیا ہے اور میرا تو خیال ہے کہ میں آج انسانوں میں اور زندہ سامعین میں تقریر نہیں کر رہا بلکہ کسی ویران قبرستان میں نقابت کرنے آ گیا ہوں ...... یا پھر ایسے بھی کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ اگر آپ بولیں گے نہیں تو میں ابھی اپنی گفتگو کو سمیٹ لوں گا یا پھر ایسے بھی کہتے ہیں کہ میں آج تو اتنے سست ذوق والوں میں آ گیا ہوں اور اگر آئندہ زندگی نے وفا کی تو آپ کے علاقے میں وقت ہی نہیں دوں گا یہ باتیں مرد نقباء اور خواتین نقیبہ اور خطیبہ کی طرف سے اکثر سننے کو ملتی ہیں۔

میری بہنو اور بیٹیو!

یہ بات تو حقیقت ہے اور اس بات سے میں تو کیا بلکہ کوئی بھی صاحب شعور بندہ انکار نہیں کر سکتا کہ ایک نقیب کی نقابت کا اصل رنگ اور ذوق سخن اس وقت ہی دوبالا ہوتا ہے کہ جب سننے والے بھی بڑی توجہ اور انتہائی منہمک ہو کر ان تمام باتوں کو سنیں اور جہاں ضرورت محسوس کریں تو وہاں دل کھول کر داد تحسین دیں اور اچھے اچھے جوابی کلمات سے نقیب یا نقیبہ کو نوازا جائے ویسے آخر میں یہ بات بھی لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ سامعین یا سامعات سے ڈانٹ کر ان کی عزت نفس مجروح کرنے کے بعد جبراً ان سے داد وصول نہ کریں بلکہ اپنے موضوع کو ایسی حقیقتوں کی پروان اور اڑان دیں کہ سننے والے عش عش کر اٹھیں اور جونہی آپ کے بارعب، باوزن، بامعنی اور بامقصد الفاظ سننے والوں کے پردہ سماعت سے ٹکرائیں تو وہ فوراً اوہ! واہ! کی مٹھاس کا رس گھولنے لگیں گے اور اپنے ذوق کی مستی میں آپ کے حسین جملوں اور مصرعوں کی قدر کرتے ہوئے بولنے لگیں گے

26-ایک نقیبہ......اور اندازِ نقابت میں انفرادیت:

ایک پروگرام محفل یا جلسہ اور اس کے علاوہ کسی بھی مذہبی تقریب میں جہاں بہت سے بولنے والے یکجا اکٹھے ہوں اور اچھا بولنے والے اچھا بول رہے ہوں ویسے تو ہر کوئی یہی کوشش کرتا ہے کہ میں خدمت دین کا یہ عظیم فریضہ اچھے انداز میں ہی سرانجام دوں اور اس نیکی کو اپنے لئے اثاثۂ آخرت کے طور پر اکٹھا کر کے رکھوں، ہاں بات تو ہم یہ کرنے لگے تھے کہ جہاں بہت سارے اس فن نقابت کے میدان

کے شہسوار موجود ہوں وہاں کسی بولنے والی نقیبہ یا خطیبہ کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ میں دوسروں سے اچھا بولوں اور خوب خوش اسلوبی سے اور بڑے احسن انداز میں اپنے فن نقابت کے جوہر دکھاؤں...... لیکن آخرکار یہ فیصلہ وہی لوگ کرتے ہیں جن کو یہ فیصلہ کرنے کا اصل حق حاصل ہوتا ہے یعنی سننے والے سامعین اور سامعات کیونکہ وہ سارے پروگرام کو ہر طریقے سے ملاحظہ کرتے ہوئے اور ہر آنے والے اور بولنے والے مہمان کے اندازِ بیاں کا مشاہدہ کرتے ہوئے اور یہ بات بڑے اچھے طریقے سے پرکھتے ہوئے کہ ایک پروگرام میں جہاں اتنے سارے پڑھنے والے اور اپنی نقابت کے جوہر دکھانے والے موجود ہیں ان سب میں سے بہترین اور مہذب اندازِ بیاں کس کا تھا؟ اور سننے والی سامعات کے جذبات کی ترجمانی کس نے کی؟ اور اپنے موضوع کے اعتبار سے انفرادیت کا دامن کس معلّمہ یا مبلغہ، نقیبہ یا خطیبہ نے تھاما؟ بحرحال یہ سارے تاثرات اور حسنِ خیال اور مثبت فیصلہ، ہمیشہ سننے والے ہی پیش کیا کرتے ہیں لیکن سننے والوں کی توجہ اور یکسوئی حاصل کرنے کیلئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ یہ تو سیدھی سی بات ہے کہ ہمیشہ توجہ کا مرکز وہی بات یا چیز بنتی ہے جو سب سے منفرد ہو...... آیا کہ ہم بات کر رہے ہیں اندازِ نقابت اور اندازِ بیاں کے حوالے سے کہ توجہ کا مرکز وہی انداز بیاں ہوتا ہے کہ جس کے ہر ہر پہلو سے انفرادیت کی خوشبو آتی ہو...... یہ نہیں کہ دیکھا دیکھی کا حال اور انداز اپنایا ہو یہ چیز اگر کسی بیان کرنے والے میں پائی جائے یعنی کہ جو باتیں ان سے پہلے بیان کرنے والے نے بیان کر دی ہوں پھر وہی باتیں بار بار بیان کی جائیں تو گفتگو میں حسن اور نکھار قائم نہیں رہتا اور اگر کسی انداز بیاں میں اگر ایک جیسا ہی

رنگ اور مقصد پایا جائے تو ظاہری سی بات ہے اس انداز کو اپنانے والا بھی اہل فن کی نظر میں پذیرائی حاصل نہیں کر پاتا...... ہم نے پیچھے بھی بیان کیا کہ وہی صاحب انداز لوگ کامیابیوں سے متعارف اور ہمکنار ہوتے ہیں جو اپنے اظہار مافی الضمیر کو منفرد انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں...... ویسے بھی یہ بات تو مشاہدے اور تجربے سے ثابت ہے کہ فن شناسی کی قابلیت رکھنے والے لوگ ہمیشہ سب سے مختلف اور منفرد انداز پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں...... یہ ان کی جرات اور محنت ہے کہ جس کو ہمیشہ اہل مجلس کی طرف سے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ایسے بھی کہہ لو کہ جو انفرادیت کی قدر و قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف اور منفرد انداز میں اظہار مافی الضمیر کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں ایسے لوگوں کی زبان سے ادا ہونے والے جملے ہمیشہ سدا بہار رہتے ہیں...... اور ان کی فن سے وفاداری اور انداز بیاں کی خوش اسلوبی اور انفرادیت یہ بتاتی ہے کہ شاید وہ یہ بلند سوچ اور ارادہ رکھتے ہیں...... بقول شاعر...... کہ:

شکیبؔ اپنے تعارف کیلئے یہ بات کافی ہے
ہم اس سے بچ کے چلتے ہیں جو رستہ عام ہو جائے

27-اب نقابت آسان ہے:

قارئین کرام!

دیکھئے جہاں پچھلے اوراق پر ہم اس بات کا پرچار کرتے آ رہے ہیں کہ نقابت ایک انتہائی مشکل فن ہے اور اس کے بڑے مشکل اصول ہیں جن کے

مطابق بولنا بہت مشکل ہے اور اب ہم فوراً کہہ رہے ہیں کہ اب نقابت آسان ہے اب کیسے آسان ہوگی ہے؟

تو اس کے لئے جواباً گزارش یہ ہے کہ پہلے ادوار کی نسبت اب آسان ہے اور پہلے جبکہ لوگوں کو فن میں مہارت رکھنے والے فن شناس لوگوں کے دروازوں کے چکر لگانے پڑتے تھے اور تھوڑا تھوڑا سبق ملتا اور کافی دنوں تک اس کی مشق کرنے کا سلسلہ انتہائی محنت سے اور لگن سے قائم رکھنے کے بعد پھر کہیں اس فن کا ایک گوشہ سیر سبز و شاداب ہوتا...... مگر اب اس کے برعکس آسان ایسے ہوگیا ہے کہ پہلے محنت کرنا پڑتی تھی اور اب دولت خرچ کرنا پڑتی ہے بس چند دنوں میں کام پورا ہو جاتا ہے...... یعنی اب تو کیبل اور کمپیوٹر کا دور ہے ہر انداز میں نقابت کرنے والے کی کیسٹ بازار سے مل جاتی ہے بس کیا ہوتا ہے کہ چند دن کیسٹیں سنی اور رٹا لگایا بس انگلی کٹوا کر شہیدوں میں نام لکھوا کر بیٹھ گئے خود کو نقیب سمجھ کر اور شروع کر دیئے بڑے بڑے دعوے پہلے تو اس فن کو حاصل کرنے کیلئے اہل فن کے ہاں چکر لگائے جاتے تھے اور بڑے ناز اٹھائے جاتے تھے، پھر کہیں جا کر اس فن کی تھوڑی بہت سوجھ بوجھ حاصل ہوتی تھی اور آج تو نقابت سکھانے والے اکثر گھروں میں موجود کیبل نیٹ ورک کی سہولت کے ذریعے سے ہمہ وقت ٹی وی کی سکرین پر دکھائی دیتے ہیں اور اب نئے نئے اس فن سے وابستہ ہونے والوں کو ان سے مواد بھی مل رہا ہے اور انداز بھی مل رہا ہے اور بے شمار تنقیدی گوشوں کا جواب بھی مل رہا ہے...... ہر کوئی جو ایک مرتبہ ٹی وی پر بولتے

ہوئے کسی بڑے نقیب کو سنتا ہے تو آنے والے دنوں میں وہ سننے والا اس نقیب کا انداز اور لب ولہجہ اپنا کر سمجھتا ہے کہ اب میں ایک مکمل نقیب بن چکا ہوں...... لیکن اس آسانی کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ذرا یہ بات بھی تو سوچئے کہ جو آپ کے اندر قدرت نے صلاحیتیں پوشیدہ رکھی ہیں وہ کیسے اُجاگر ہوں گیں؟ جو آپ کے اندر کا نقیب ہے اس کو اپنے انداز بیاں اور ذاتی انداز بیاں کی چمک دکھانے کا کب موقعہ ملے گا؟

ہاں تو علم کا پہلے نور حاصل کیجئے اور بعد میں اس فن نقابت وخطابت کو ضروری صحیح اصولوں کے ساتھ حاصل کیجئے اور اس کے بعد آپ کو سننے والے اور بلکہ آپ خود بھی اپنے انداز بیاں سے سرور حاصل کیجئے۔

28- فن نقابت میں یہ مشورہ بھی قابل توجہ ہے:

فن نقابت کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے اور ان کے عین مطابق جہاں اپنے انداز وکلام کو نکھارا جاتا ہے وہاں یہ چند مشورے بھی انتہائی فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں اگر ان کو حسن نظر سے دیکھا جائے تو...... کہ فن نقابت میں یہ بات ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے ایک فن نقابت سے وابستہ نقیب یا نقیبہ کا اپنے طے شدہ موضوع پر بات کرتے ہوئے اس موضوع کے روشن پہلو کو اُجاگر کرتے ہوئے اپنے پڑھے ہوئے خطبے سے لیکر اس کے تمام بیان کردہ پہلو اصلی ہوں یعنی ان میں سے کسی جگہ بھی بناوٹی رنگ دے کر اس سارے حسین شیرازہ کو بکھیرا نہ جائے...... جو بات کی جائے مستند اور باحوالہ کی جائی اور اگر حوالہ یاد ہو تو وہ بھی پڑھ کر سنایا

جائے...... اور پھر اس حوالے کے مستند ہونے کے بارے میں سند بھی پیش کی جائے اس کا ایک بہت بڑا اور قابل قدر فائدہ ہوگا...... کہ آپ کو سننے والوں کو اپنی اصلاح کا صحیح پیغام مل جائے گا اور آپ کی بات کو فوراً سننے والے آپ کی باتوں کو دل کی قدر دان گہرائیوں میں جگہ دیں گے...... اس فن سے وابستہ لوگوں کیلئے اس حوالے سے تو یہ کہا جاتا ہے کہ محفل یا جلسہ یا اور کسی بھی تقریب مذہبی میں جہاں آپ کو اپنا ''زور نقابت'' دیکھانے کا موقع ملے تو وہاں یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیے کہ صرف یہ انداز بیاں کی شگفتگی ہی ہوتی ہے جو بات کو ایک نیا رنگ اور پیغام کو ایک جدا جامہ پہنا دیتی ہے ورنہ اس دنیا میں کوئی بات بھی نئی بات نہیں ہے......

ایک نقابت کرنے والے نے اس فن سے وابستگی اختیار کرنے کے بعد جہاں بہت ساری کتابوں سے عرق ریزی کر کے اپنی نقابت کا انتہائی قیمتی مواد اکٹھا کیا ہوتا ہے وہاں یہ ممکن نہیں اور ضروری بھی نہیں کے سارے کا سارا مواد ہی ایک محفل میں سامعین یا سامعات کے گوش گزار کیا جائے...... بلکہ اس کا حسن تو آپ کے اظہار مافی الضمیر کرنے کے ذریعے بیان ہونے والے آپ کے بامعنی اور بامقصد الفاظ اور خیالات ہوتے ہیں اس لئے ایک ذمہ دار نقیب یا نقیبہ پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے تیار کردہ مواد کے مطابق اپنے حسین خیالات بھی ترتیب دے...... کیونکہ اس مواد میں بیان کرنے والے کے بامقصد اور کسی مشن کی غمازی کرنے والے الفاظ شامل ہوں گے اور باشعور خیالات شامل ہوں گے تو ہر بات سے حسن مطلب کی خوشبو آئے گی اور اگر بات کرتے ہوئے بیان

کرنے والے صرف سخت انداز بیاں ہی اپنائے ہوئے ہوں تو پھر سننے والے بھی تصورات کی انجانی بستی میں جا بستے ہیں ......یعنی اگر ان سننے والے سامعین یا سامعات کو آپ کی باتیں آسان لفظوں میں سمجھ نہ آتی ہوں تو پھر وہ آپ کے سامنے پنڈال میں موجود تو ہوتے ہیں مگر حقیقتاً محفل میں موجود ہوتے ہوئے بھی ذہنی طور پر غیر حاضر ہوتے ہیں اور یہ انتظار کر رہے ہوتے ہیں کہ بیان کرنے والی یا بیان کرنے والے کی باتیں تو ہمارے سر سے گزر رہی ہیں اب وہ وقت کب آئے کہ ان کی نقابت کے وقت ختم ہو اور ہم گھر کو چلیں ......وغیرہ وغیرہ

29-نقابت وہ......جس کا ہر لفظ دلوں میں اتر جائے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا......کہ:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ

لوگوں کو اپنے رب کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلائیے

اور اب آئیے اس پہلو پر بھی چند سطروں میں بات کرتے ہیں کہ اللہ جل جلالہٗ نے انسان کو تمام دوسری مخلوقات میں سے جو عقل و شعور کی دولت بخشی ہے اس کی مثال اور کہیں نہیں ملتی اور پھر انسان کی عقلی کاوشوں نے انسان کو صرف ماحول سے تطابق ہی نہیں سکھایا بلکہ اسے ایک حد تک ماحول پر غالب ہو جانے کی صلاحیت بھی دی ہے......جس کا مشاہدہ ہم خود اکثر کرتے رہتے ہیں ایک انسان کی جولانیٔ طبع ارضی مدار سے پرواز کر کے دور دراز کے ستاروں پر بسیرا کر رہی ہے......اتنی عقل و شعور کی خوبصورتی اور نکھار رکھنے والے انسان کے خالق نے

اس کے ذمے جہاں بہت سارے کام لگائے ہیں وہاں اللہ جل جلالہ نے اس عقل و شعور کی دولت سے مالا مال انسان کو یہ حکم بھی فرمایا ہے کہ اللہ نے تمہیں کلام وخطاب کی عظمت بخشی ہے تم انسان اپنی ان روشن صلاحیتوں کو عملی جامہ پہناتے ہوئے لوگوں کو دعوت دو حکمت اور نصیحت کے ساتھ اپنے رب کی طرف:

یعنی لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلاؤ انہیں نیکی کی دعوت دو اور برائی کے داغ سے بچاؤ آج یہ کام اور ذمہ داری ایک مبلغہ...... مبلغ یا خطیب یا خطیبہ ایک مقرر یا مقررہ، واعظ یا واعظہ نقیب یا نقیبہ پر انتہائی اہمیت سے عائد ہوتی ہے کہ وہ علم کی روشنی حاصل کریں اور اچھے اور برے کی تمیز پہلے خود کریں اور اس کے بعد اللہ جل جلالہ کی تخلیق کردہ مخلوق کو انتہائی نفیس اور شگفتہ طریقے سے ادب کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے خوش اسلوبی سے لوگوں تک پیغام حق پہنچائیں...... دین حق سے بیگانے ہو جانے والوں کا رشتہ اپنے صحیح اظہار مافی الضمیر کرنے کے ذریعے سے دین سے مضبوط رشتہ قائم کریں اس دور میں کہ جس میں حسن اعمال اور محبت و عقیدت کا عظیم سرمایہ باطل کے ہاتھوں سے لٹ رہا ہے صاحب منبر اور صاحب اسٹیج لوگوں کی ہی آج یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو مواعظہ حسنہ کے ذریعے دین کی بزرگی سے متعارف کروائیں......اور آج جب مسلمانوں پر باطل کی یلغاریں بلند ہو رہی ہیں تو ایسے ماحول میں زبان کی طاقت کے ذریعے سے ہی لوگوں کے خلوص بھرے جذبات کو ایک اسلامی شاہراہ پر اکٹھا کیا جا سکتا ہے اور مبلغین ہی ہمارا وہ سرمایہ ہیں کہ جن کی صحبت اختیار کرنے سے اعمال میں حسن اور عقائد میں نکھار پیدا

کرنے کی دولت حاصل کی جاسکتی......اس لئے ان صاحبان کیلئے یہ انتہائی ضروری بات ہے کہ وہ اپنے منصب سے وفا کرتے ہوئے اور اپنے عہدے کی پاسداری کرتے ہوئے لوگوں کی اصلاح کیلئے اچھے اور سلجھے ہوئے انمول طریقے اپنائیں اور آنے والے نئے مبلغین کیلئے ایسے روشن اور سنہری اصول زندگی چھوڑ کر جائیں کہ یہ خدمت دین کا فریضہ ہر دور میں اپنی حقیقتوں کے ساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا رہے صرف اس بولنے کو ایک فن تک خدارا محدود نہ کریں بلکہ اس کا ایک مقصد ہے اس کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ذمہ داری نیک نیتی کے حسن سے نکھرے ہوئے اظہار مافی الضمیر سے ہی سرانجام دی جاسکتی ہے اور قیامت کے دن اس خدمت دین کی بدولت حاصل ہونے والے سرٹیفکیٹ سے ہی آخرت میں سرخرو ہوا جاسکتا ہے......یہ تب ہی ممکن ہے کہ ہر حال میں خدمت دین کے روشن جذبے چمکتے رہیں اور اچھائی کے الفاظ لوگوں کے دلوں میں اترتے رہیں:

30- گفتگو میں برکت قرآن وحدیث پڑھنے سے ہوگی:

ویسے تو آج جذبات میں بولنے والے سیاستدانوں کو بھی لوگ مقرر یا تقریر کرنے کا ماہر کہہ دیتے ہیں......ویسے بھی جو بندہ اپنے بیان میں تھوڑا بہت سلیقہ اور بیان کا ڈھنگ پیدا کرے وہ بھی مقرر اور اظہار مافی الضمیر کرنے میں ماہر کہلاتا ہوا دکھائی دیتا ہے خیر ہم اس حوالے سے بات پھر کسی جگہ کریں گے......فی الحال تو راقم الحروف ناچیز اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہے کہ اس نقابت وخطابت کے میدان

کے شہسواروں کو جہاں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتیں استعمال کرتے ہوئے لوگوں کے سامنے مذہبی محافل یا مذہبی جلسوں اور تقریبات میں بطور مبلغ، یا خطیب یا نقیب، یا نقیبہ اسٹیج پر بولنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے تو وہاں کافی حد تک کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آج کی محفل میں، میں نے زیادہ سے زیادہ آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے موضوع کو حسن و نکھار دینا ہے...... وہ اس لئے کہ ہمارا اکمل ایمان ہے کہ بلاشبہ قرآن اور احادیث نبویہ تمام علوم کا منبع اور سرچشمہ اور ماخذ ہیں اور اصل میں شریعت قرآن وحدیث کے احکامات کا ہی نام ہے تو اس لئے چاہئے کہ محفل کا عنوان سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو یا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کا موضوع ہو...... اللہ کی وحدانیت کے پرچار کی باتیں ہوں یا سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمت عالم ہونے کی باتیں ہوں...... ایک مقرر یا مقررہ اور ایک نقیب یا نقیبہ کیلئے یہ انتہائی ذمہ داری کی ضروری بات ہے کہ اپنے مواد میں پہلے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کا ذخیرہ کرے اس کے بعد پھر خطیبانہ استعارات اور اشعار کی طرف توجہ دے اور جب بھی موقعہ ملے کسی جگہ اپنا "ذوق خطابت" اور "زور نقابت" دکھانے کا تو ہر محفل اور ہر موضوع سے وابستہ اجتماع میں گاہے بگاہے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کے ذریعے اپنی باتوں کو مستند سے مستند تر بنایا جائے اور اگر اللہ کے خصوصی فضل و کرم سے لب کشائی کرنے والے نقیب یا نقیبہ...... حافظ یا حافظہ ہوں تو پھر تو ان کیلئے یہ کام زیادہ مشکل ہی نہیں بلکہ آیات تو پہلے ہی سے ازبر ہوتی ہیں بس تھوڑی محنت

سے تفاسیر سے ان آیات کا شان نزول اور تفسیر اور تشریح یاد کرے اور قرآنی آیات کو اپنے موضوع کا حسن اور نکھار قرار دے اور اگر کوئی لب کشائی کرنے کا موقعہ پانے والا حافظ قرآن نہ ہو تو پھر اس پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ کسی صحیح تلفظ والے قاری قرآن سے مشق کرے اور اصلاح حاصل کرے اور اس کے بعد سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ بھی صحیح اور احسن تلفظ کے ساتھ بمعہ عربی متن کے یاد کرے اور اگر اعراب وغیرہ سمجھنے میں کوئی مشکل پیش آئے تو اس میں کوئی ذرہ برابر بھی شرم محسوس نہ کیجئے اور فوراً کسی بڑے جامعہ میں جا کے کسی مستند عالم دین سے رہنمائی حاصل کی جائے اور اس کے بعد عالم دین کے بتائے ہوئے صحیح طریقے سے تمام عربی عبارات کو یاد کیا جائے اور بار بار بلکہ کئی بار اس کی مشق کی جائے کیونکہ یہ بہت اہمیت کا حامل اور حساس معاملہ ہے اگر عربی کے کسی لفظ کو بھی پڑھتے ہوئے بگاڑ دیا تو اس سے اس کا اصل معنیٰ بھی بگڑ سکتا ہے اور اہل علم کے حلقے میں آپ کی گرفت بھی ہو سکتی ہے اور اگر گرفت ہو گئی تو پھر یہ آپکی شخصیت کے وقار اور آپ کے فن کی بہار کیلئے بھی کافی نقصان دے ثابت ہو سکتا ہے۔

31- نقابت کے جوہر دکھاتے ہوئے اپنی حد میں رہیئے:

یقیناً آپ پڑھتے ہوئے یہ تو سوچ ہی رہے ہوں گے کہ یہ اوپر سرخی دینے کی کیا خاص ضرورت تھی کہ یہ جو حد میں رہنے کی بات ہوئی؟ بہنو اور بیٹیو! اس کی ضرورت محسوس کی ہے تو لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں کیوں کہ اگر یہ اصول مدنظر نہ

رہے تو پھر وہ لوگ جو ہر حوالے سے بڑے ہیں ان کی حق تلفی ہوتی ہے......اب دیکھئے کہ وہ کس طرح سے حق تلفی ہوتی ہے؟...... میرے بھائیو اور بہنو! حق تلفی اہل علم اور اہل فن کی اس طرح سے ہوتی ہے کہ میرا ناچیز کا یہ اپنا مشاہدہ ہے کہ اکثر اوقات دیکھا جاتا ہے کہ محافل یا اجتماعات میں جب کبھی بھی موقعہ ملے تو اس وقت ہی ایسی صورتحال دیکھنے کو ملتی ہے...... کہ ایک ابتدائی اور اس میدان میں ابھی نئے نئے قدم ٹکانے والا ابھی بولتے ہوئے یعنی نقابت کرتے ہوئے جہاں شروع میں سامعین یا سامعات کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ جی میں تو اس لائق ہی نہیں کہ آپ کے سامنے دین متین کے کسی گوشے پر بات کرسکوں ......اور ایسے بھی کہتے ہیں کہ میں تو ایک جاہل سا اور ادنیٰ سا انسان ہوں میرے تو لفظ بھی ٹیڑے میڑھے ہیں مجھے تو بیان کرنے کا کوئی ڈھنگ بھی نہیں آتا......مجھ سے تو زیادہ آپ سننے والے صاحب عمل اور صاحب علم ہیں بھلا آپ کے سامنے میں کیا بیان کرسکتا ہوں؟ وغیرہ وغیرہ:

یہ تو تصویر کا ایک رخ تھا اب آیئے دوسری طرف کہ جب حضرت کی نقابت اپنے زوروں اور جوبن پر پہنچ جاتی ہے تو پھر ضابطہ ہی بدل گیا......انداز بیاں ہی بدل گیا...... بلکہ جناب جارحانہ انداز میں اپنے آستین بازوں سے اوپر چڑھاتے اور گرج دار آواز میں مزید گرج پیدا کرتے ہوئے یوں کہنا شروع ہو جاتے ہیں ...... کہ مجھے تو اتنے سال ہو گئے اسٹیج پر اپنے فن کے جوہر دکھاتے ہوئے ...... جو باتیں میں کہہ رہا ہوں وہ اور کون آپ کو سنائے گا؟ میں تو جس موضوع پر بات کرتا ہوں اس کا ہر پہلو سننے والوں کے سامنے اس طرح سے

بیان کر دیتا ہوں کہ سننے والے بھی آخر میں کہتے ہیں کہ جناب جو آپ نے بیان کر دیا وہ اور کوئی کیسے کر سکتا ہے...... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

اور بعض اوقات تو کم علم اور نئے نئے نقیب یا نقیبہ بہت زیادہ للکارتے ہوئے مناظرے کا چیلنج بھی کر دیتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ پوری دنیا میں ایسا کوئی نہیں جو میری باتوں کو رد کر سکے؟ اگر کسی کو اعتراض ہو تو وہ مجھ سے مناظرہ کر لے میں تو مدّ مقابل مناظر کے چھکے چھوڑا دوں گا...... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

اب آیئے...... آگے پڑھیے:

اکثر اوقات یہ مناظروں کے دعوے وہ لوگ کر جاتے ہیں جو علم مناظرہ کی تعریف بھی نہیں جانتے اور اگر ان کے اس والہانہ اور مناظرانہ انداز بیاں کو دیکھ کر کوئی سننے والا رفع الیدین کے بارے میں سوال کرے تو حضرت چپ! اگر کوئی حاضر و ناظر کی بحث چھیڑ لے تو جناب خاموش! پھر یہی بہانہ کے ابھی مطالعہ نہیں کیا ابھی حوالے یاد نہیں ہیں ......وغیرہ وغیرہ

تو ایسے حضرات سے ہی یہ دردمندانہ گزارش کی جاتی ہے کہ آپ عاجزی و انکساری کو اپنی شخصیت کا وقار سمجھتے ہوئے بس اپنے سادہ سے انداز میں لوگوں تک اپنا اظہار مافی الضمیر کریں...... اصل حق داروں کی حق تلفی نہ کریں...... یعنی کہ ہمارا مسلک ایک سدا بہار مسلک حق ہے...... یہ کوئی لاوارث نہیں اللہ جل جلالہ نے اپنے خصوصی فضل و کرم سے اس مسلک حق اہلسنت و جماعت کو مفسر قرآن بھی عطا کئے ہیں...... محدث بھی عطا فرمائے ہیں...... مفتی اور فقیہی بھی عطا کیے ہیں...... مفکر اور

مناظر بھی عطا فرمائے ہیں...... ہاں! ہاں! مناظر بھی ایسے کہ جن کے سامنے باطل چند لمحے بھی نہ گزار سکے...... یہی لوگ اصل میں ہمارے سر کا تاج اور ہمارے اصل رہنما ہیں:

تو ایسے دعوے کرنے سے پرہیز ہی کیا جائے تو بہتر ہے ورنہ آپ کے حصے میں تو رسوائی آئے گی ہی ساتھ مسلک پر بھی انگشت اعتراض بلند ہو گی...... ہمارے مسلک کو اللہ نے اپنے خصوصی فضل و کرم سے ایسے رہنما اور مناظر عطا فرمائے ہیں کہ جواب بھی اپنے علم کی خوشبو سے عالم اسلام کو مہکا رہے ہیں۔

32-نقابت کی کامیابی کیلئے چند باتیں:

ویسے تو یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ میں اپنے فن حلقے میں اچھی پذیرائی حاصل کروں اور ہر فن سے وابستہ لوگوں کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ میں اپنے فن میں ایسی مہارت حاصل کروں کہ جہاں بھی اس فن کے شہسواروں کا ذکر ہو تو ان کے ساتھ میرا نمایاں ذکر ہو...... لیکن یاد رکھیئے کہ ہر شعبے میں شہرت اور ہر فن میں مہارت حاصل کرنے کیلئے اس شعبے اور اس فن سے متعلقہ کچھ قوانین ہوتے ہیں بے شمار ضابطے ہوتے ہیں بظاہر تو وہ دیکھنے والے کو انتہائی مشکل اور خشک نظر آتے ہیں مگر ان کو صحیح طریقے سے اپنا لینا اور اس فن کے ماہرین کے وضع کردہ اصولوں کو اپنا اوڑھنا، بچھونا بنا لینا ہی آسانیوں کے دروازے کھولتا ہے اور کامیابیوں سے ہمکنار کرتا ہے اور اپنے متعلقہ شعبے اور متعلقہ فن کو حاصل کرنے میں اور اس میں حسن و نکھار پیدا کرنے میں اور مہارت حاصل کرنے

میں جو لوگ لگن اور محنت سے دور رہتے ہوئے اس فن سے وابستگی اختیار کرتے ہیں وہ کافی وقت صرف کرنے کے باوجود ابھی مبتدیون کی صف میں ہی کھڑے ہوتے ہیں...... آیئے دیکھئے کہ ایک محفل کی کامیابی کا انحصار ایک اچھا بولنے والے نقیب یا نقیبہ پر ہوتا ہے اور ایک اچھا بولنے کا انحصار مطالعہ کی وسعت...... مشق کی جاذبیت پر ہوتا ہے...... کیونکہ یہ بات تو حقیقت ہے کہ کوشش تو ہر بولنے والے کی یہی ہوتی ہے کہ ادھر بات میری زبان سے نکلے اور آنے والی گھڑی میں وہ بات سننے والوں کے دل میں اتر جائے...... لیکن بات یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کے الفاظ، آپ کے انداز...... آپ کی آواز...... آپ کے استعارات، آپ کے اشعارات اور آپ کے اشارات میں جولانی اور حسن اس وقت ہی آئے گا جب آپ کے پاس ان سب چیزوں پر مطالعے کی تازگی...... مستند دلائل کی خوشبو...... حافظے کی چمک...... سلجھے ہوئے انداز بیان کی روشنی...... خود اعتمادی کی دولت...... اشعار میں حقیقت...... ابتدا میں سنجیدگی...... دورانیئے میں مقصدیت...... حوالے میں مضبوطی...... اشارات میں پختگی...... اختتام میں شگفتگی کا ہونا بہت لازمی ہے پھر ہی ایک کرنے والا اچھے طریقے سے اظہار مافی الضمیر کرتے ہوئے سننے والوں کی رغبت...... شوق وذوق اور یکسوئی حاصل کرسکتا ہے...... یادرکھیئے کہ ایک بولنے والے کا اس بات سے بھی واسطہ پڑتا ہے کہ اسے عوام الناس کی مکمل توجہ اسٹیج کی طرف رکھوانا اور ذوق وشوق کی چاشنی کو برقرار رکھنا ہوتا ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ ایک بولنے والا فی البدیہہ بولنے کی اہلیت رکھتا ہو...... اور چرب زبانی سے کام لینے کا فن بھی جانتا ہو...... اور اس کا حافظہ تازہ ترین اور قدیم معلومات کا ذخیرہ رکھتا ہو...... اس کے انداز بیان میں

جوش وہوش کا حسین سنگھم بھی ہو...... حاضر جوابی جیسا جوہر بھی رکھتا ہو...... علم کے زیور سے آراستہ ہو...... اور عمل کی خوبصورتی سے زینت رکھتا ہو...... الفاظ کے وسیع ذخیرے کا ہتھیار رکھتا ہو...... اور خود اعتمادی کی وسعت بھی اس میں پائی جاتی ہو...... الفاظ کو صحیح تلفظ سے ادا کرنے کا ملکہ بھی حاصل ہو...... چہرہ شناسی میں ماہر ہو...... خود دار اور غیر جانبدار صفت کی حامل شخصیت رکھتا ہو تو پھر تقریر ابتدا سے انتہا تک...... آغاز سے اختتام تک انشاءاللہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوگی...... اور بولنے والے کے اعلیٰ وقار میں اضافے کا سبب ثابت ہوگی۔

33- نکتہ آفرینی اور فن نقابت:

بہنو اور بیٹیو! اس بات سے تو بخوبی آپ واقف ہوں گیں کہ ہم اگر بازار میں کسی کپڑے والے کی دکان پر کپڑا خریدنے کیلئے جائیں تو وہ ہماری مطلوبہ چیز کی اچھی کوالٹی میں کافی ورائٹی دکھاتا ہے اور پھر اس کے علاوہ بھی وہ اس موجودہ پیش کی جانے والی اچھی ورائٹی سے بھی اعلیٰ کوالٹی کی ورائٹی اپنے پاس رکھے ہوئے ہوتا ہے اور جب موقعہ جانے اور دیکھے کہ گاہک کی توجہ میری اس کوالٹی سے جو میں نے انہیں دکھائی ہے ہٹ چکی ہے تو وہ فوراً وہ اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا نکالتا ہے جو کہ اس نے گودام میں چھپا کر رکھا ہوتا ہے اور اب گاہک کو دیکھ کر اور اس کی تمنا کو دیکھ کر...... وہ اچھی کوالٹی والا کپڑا ابھی دکھاتا ہے اور وہ کپڑا ایسا نفیس ہوتا ہے کہ اس سے پہلے اس نے جو بھی اچھی کوالٹی کے کپڑے دکھائے ہوتے ہیں ان سب کا مغز ہوتا ہے تو ایسے میں گاہک ہنس کر منہ مانگے دام دیکر چیز کو پسند

کر کے لے جاتا ہے۔

تو دیکھئے یہ تو ایک ضمن میں مثال عرض کی گئی اصل بات یہ ہے کہ فن نقابت میں ایک اچھا بولنے والے کیلئے "نکتہ دانی" بہت اہمیت کی حامل چیز ہے...... کیونکہ جہاں سارا مستند مواد بیان ہو وہاں اسی مواد میں سے ایک عظیم اور قابل قدر نکتہ نکال کر اس پر بات کی جائے تو سارا ماحول مہک جاتا ہے...... بلکہ محفل میں سرور آ جاتا ہے...... اس کے لئے ضروری ہے کہ اچھے مستند اور قابل اکابر علماء و مقررین کی مجلس میں بیٹھا جائے اور ان سے اپنے موضوع کے حوالے سے رہنمائی لی جائے اور پھر اس نکتہ کو اچھے اور سلجھے ہوئے انداز بیان سے عوام کے سامنے پیش کیا جائے اور اس کا اچھا رزلٹ یہ ہو گا کہ ان نکات کو اچھے اور مستند طریقے سے مع امثال بیان کرنا آپ کی نقابت کے سارے دورانیئے کا خلاصہ ثابت ہو گا اور آپ کے چاہنے والے سامعین کی تعداد میں کافی حد تک اضافہ ہو گا اور اہل مجلس میں آپ کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا تو اس باریک بینی سے مطالعہ کیجئے اور مستند کتابوں سے مستند نکات کی تیاری کیجئے...... بات سے بات نکالنا اور ہر لفظ کو اس کی صحیح شاہراہ پر چلانا اور کوشش کر کے سننے والوں کو نئے سے نیا موضوع سنانا بھی نقابت کا جوبن ہے اور دوسرے معنوں میں فن نقابت کا حسن ہے۔

34-نقابت کے مواد کا اصلاحی معیار

یہ بات اکثر مشاہدے سے سامنے آئی ہے کچھ نقباء حضرات جو ابھی نئے نئے اس فن سے وابستگی اختیار کرتے ہیں کہ وہ نقابت کے جوہر دکھانے کیلئے

صرف ان موضوعات کا انتخاب ہی کرتے ہیں کہ جن موضوعات کو سن کر عوام انہیں دل کھول کر داد دیں اور ہر طرف سے اجتماع گاہ میں سے نعروں کی آوازیں آتی رہیں اور ہر آنے والی گھڑی میں نئے نقیب صاحب...... یا نقیبہ باجی اپنے لچھے دار انداز میں اشعار پڑھتے جاتے ہیں

اور وہ عوام کے اس دل کھول کر داد دینے کو اپنی گفتگو یا اپنی نقابت کی کامیابی گردانتے ہیں ......حالانکہ اس میں ایک ضروری چیز جس کی انتہائی اہمیت تھی وہ حذف ہوگئی۔

یعنی جو چیز حذف کر دی گئی وہ ہے ''موضوع کا اصلاحی پہلو'' یعنی کہ ہر خطیب یا خطیبہ مقرر یا مقررہ واعظ یا واعظہ، نقیب یا نقیبہ کا اصل میں حق یہ بنتا تھا کہ وہ اس دور کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اور اس پرُفتن دور میں عوام کی اصلاح کرنے کے اہم پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن و حدیث کی روشنی میں اصلاح انسانیت کا روشن جذبہ لیکر تیاری کرئے ......اور جن باتوں سے اجتناب کرنے کا قرآن و حدیث میں حکم نازل ہوا ہے ان سے بچنے کی تلقین کرتے اور جن کاموں میں دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز مضمر ہے ان باتوں کو اپنانے کی نصیحت کرتے ......تو یہ موضوع جہاں عوامی توجہ بیان کرنے والے کے اچھے انداز کی وجہ سے حاصل کرتا وہاں پر کئی سننے والوں کے ظاہر و باطن کے سنورنے کا سبب بھی ثابت ہوتا...... کیونکہ یہ حقیقت تو سب پر ظاہر ہے کہ انسانیت کی اصلاح انبیاء کرام کا مقدس طریقہ رہا ہے اور اب قیامت تک آپ

معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبی یا رسول آنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا......تو اب یہ خدمت دین اور اصلاح امت کی ذمہ داری ویسے تو ہر مسلمان پر ہے کہ وہ جتنا بھی دین کے بارے میں علم رکھتا ہے اس کو بذریعہ تبلیغ اپنے دوسرے بھائیوں تک پہنچائے اور دوسری طرف یہ ذمہ داری آج وارثانِ منبرو محراب، خطباء، مقررین، واعظین یا واعظات نقباء یا نقیبہ بہنوں پر بدرجہ اولیٰ فرض ہے کہ وہ اپنے منصب سے مکمل وفا کرتے ہوئے اور اپنے منصب و مرتبے کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے خطابات......اور نقابتوں کے ذریعے سے اصلاح امت کا فریضہ سرانجام دیں آج تو ویسے بھی محافل نعت کا سلسلہ اپنے عروج پر ہے اور لوگ نعت کی صورت میں کافی حد تک اشعار سنتے ہی رہتے ہیں......آج صاحبان اسٹیج کو یہ ذمہ داری جوان پر بدرجہ اولیٰ لازمی ہے کہ دین متین کی تبلیغ کریں اور اپنے روشن عقائد کی مستند طریقے سے ترجمانی کریں اور جن دینی اور دنیاوی کاموں کو کرنے کی فضیلتیں قرآن حدیث میں بیان ہوئی ہیں ان کو اچھے طریقے سے اپنے انداز بیاں میں سجا کر لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اور جن کاموں کے کرنے سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان تمام پہلوؤں کو کھول کھول کر انتہائی وضاحت کے ساتھ سننے والوں کے گوش گزار کیا جائے......تاکہ گفتگو کا حسن بھی قائم رہے اور اپنے منصب کی ذمہ داریاں بھی صحیح طریقے سے ادا ہوتی رہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضائے حقیقی بھی نصیب ہوتی رہے۔

35-نقابت میں فطری انداز کی اہمیت:

اکثر اوقات محافل اور جلسوں میں یہ چیز دیکھنے میں آتی ہے کہ ایک نقابت کرنے والا دوران خطبہ ہی اپنا ایک علیحدہ انداز متعارف کروانے کی کوشش کرتا ہے اور چند ہی لمحوں بعد وہ انداز بھی بدلتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور مزید وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خدا جانے انداز کہاں چلا جاتا ہے اور وہ گنی چنی لفاظی کسی اور نگر میں چلی جاتی ہے

تو یہ چیزیں اس وقت ہوتی ہیں کہ جب ایک ابتدائی نقیب یا نقیبہ اپنے فطری انداز کو چھوڑ کر بناوٹی انداز اپنانے کی کوشش کرتے ہیں یا پھر کسی بڑے کے بڑے لفظوں اور جملوں کی نقل کرتے ہیں تو محترم قارئین اگر کوئی ابتدائی نقیب یا نقیبہ اپنے ذہن میں یہ بات بٹھا لیں کہ ہم فلاں بڑے نقیب کے فلاں فلاں بڑے جملوں کو نقل کر کے وہی بن جائیں گے جس کی ہم نقل کر رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ دل کو بے فائدہ سی تسلیاں دینے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔

ماہرین فن کے مطابق یہ ایک فریضہ تبلیغ دین کا ذریعہ ہے اس میں اول تو کوئی بناوٹی پہلو ہونا ہی نہیں چاہئے اور ویسے بھی یہ تو ایک عام سی بات ہے کہ جو تجربے سے ثابت ہے کہ ہمیشہ وہی بات اپنی اہمیت اور قوت برقرار رکھتی ہے جو دل سے نکلتی ہے اور ابتدائی نقیبہ بہنوں اور بھائیوں کو یہ چیز بھی اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہئے اور ہمیشہ وہی بات اثر رکھتی ہے جو تکلف سے پاک ہو اور سادہ لفظوں میں کہہ دی جائے کہ جو نقیب یا نقیبہ کے دل کی آواز ہو اور جب

کوئی موضوع بیان کرنے والا کر رہا ہو خود اس کی طبیعت پر اس ماحول کی روحانی کیفیات طاری ہوں اور یہ اس وقت ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ جب ایک نقابت کرنے والے کی ہر بات اس کی اپنی ہو یعنی کہ انداز بیاں میں نقالی کا رنگ نہ ہو اور اگر کوئی ایسا قول جو کہ کوئی نقابت کرنے والا نقیب یا نقیبہ کہہ رہے ہوں وہ قول اگر کسی بڑے نقیب کا ہو تو وہ اس کا حوالہ ضرور دے اور کوشش یہ کرے کہ اس قول کو اپنے انداز میں پیش کرے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سننے والے سامعین یا سامعات کی طرف سے نقالی کرنے کی چھاپ آپ پر لگ جائے اور آپ اپنا تعارف اور حوالہ اور پہچان کبھی پیش نہ کر سکیں۔

35-خواتین یاد رکھیں! نقابت کا مقصد تنقید نہیں:

کسی بھی شعبے سے وابستگی رکھنے والا اس وقت ہی کامیابیوں سے ہمکنار ہوتا ہے جب وہ اپنے شعبے کے وقار اور عزت کا خیال رکھتے ہوئے مقصدیت پر توجہ دے اور اپنے شعبے سے وہ لوگ جلد اپنا نام غائب کر بیٹھتے ہیں جو مقصدیت سے ہٹ کر اپنا کام جاری رکھنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے ہی فن نقابت سے وابستگی رکھنے والے لوگوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے...... کہ وہ نقابت کرتے ہوئے اور نظامت کرتے ہوئے یا وعظ کرتے ہوئے اپنی نقابت تقریر یا خطاب اور واعظ کی مقصدیت کے پہلو پر خصوصی توجہ دیں...... کیونکہ اکثر اوقات یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ ابھی ایک بولنے والے نے اچھے لب و لہجے سے نقابت کا آغاز کیا اور ابتدائی گفتگو بھی بامعنی اور مضبوط کی، لیکن خدا

جانے کہ کیا ہوتا ہے وہ کچھ بولنے والے جنہیں نعروں کی گونج میں اسٹیج پر تبلیغ دین کا اہم فریضہ سرانجام دینے کیلئے دعوت دی جاتی ہے

جو سٹیج پر آتے ہی خطبہ اور باثر ابتدائیہ پیش کرنے کے بعد خود سے باہر ہو جاتے ہیں اور گرج دار آواز میں چیخ چیخ کر کسی شخصیت پر یا کسی اور چیز پر کھلے لفظوں میں تنقید شروع کرتے ہیں...... حالانکہ اس تنقید کا بظاہر تو کوئی بھی فائدہ نظر نہیں آتا اور نہ ہی ایسی گفتگو کا موقع محل کے ساتھ کوئی تعلق ہوتا ہے...... بس تنقید ہی تنقید کی فضا قائم ہو جاتی ہے اور حصول دین کی نیت سے آنے والے اور اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سننے کیلئے آنے والے بس حیرت سے ادھر اور کبھی ادھر دیکھتے دیکھتے آخر کار تھک ہار کر مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں...... تو یقین جانیئے اس میں ایک نقصان تو بانی محفل یا جلسے کی انتظامیہ کا ہوا کہ جن کا مذہبی پروگرام کروانے کا مقصد ہی فوت ہو گیا اور دوسرا سب سے بڑا نقصان اس نقیب صاحب یا پھر نقیبہ باجی کا ہوا جو خدمت دین اور مسلک کی پاسبانی کا مقصد بھول کر صرف اپنی ذاتی انا کا مسئلہ بنا کر کسی پر تنقیدی اعتراضات کی پوچھاڑ کر کے محفل یا جلسے سے ناکام واپس لوٹتے ہیں۔

قابل عزت بہنو!

جس طرح ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے بندوں کی کامیابی اسی صورت ممکن ہوتی ہے جب اس شعبے سے وابستہ بندے کی پوری نظر اپنے شعبے سے وابستہ ذمہ داریوں کی مقصدیت پر ہوتی ہے...... اسی طرح ایک کامیاب نقیب

یا نقیبہ کی کامیابی بھی اس میں ہے کہ وہ اپنے موضوع کو ابتدا سے انتہا تک تنقید کی بے مقصد چھاپ سے محفوظ رکھے..... کیونکہ آپ کو سننے والے لوگوں کی نظروں میں آپ کا بہت مقام ہوتا ہے اور وہ تہہ دل سے آپ لوگوں کی عزت وتکریم بجالاتے ہیں اور اگر وہ ہر جگہ پر آپ کو مقصدیت سے ہٹ کر گفتگو کرتے ہوئے پائیں گے تو اس سے آپ کے فن کی مقبولیت میں تو خاصی کمی واقعہ ہوگی ہی ساتھ آپ کا اپنا وقار بھی مجروح ہونے کا ڈر ہے:

اس لئے انتہائی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ اپنے موضوع کی مقصدیت اور اہمیت پر ہی بات کریں کسی پر بغیر کسی وجہ کے تنقید کرنے سے گریز کریں کیونکہ یہ آپ کی شخصیت اور آپ کے بلند منصب کی شایان شان بات نہیں ہے۔

37- نقابت کا حسن، آواز کا اُتار چڑھاؤ!

اہل فن نے جہاں نقابت کے بے شمار اصول بیان کئے ہیں وہاں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل اصول جو ہے وہ یہ ہے کہ آواز کے اتار اور چڑھاؤ کا خیال رکھنا کیونکہ یہ تو ایک سیدھی سی بات ہے کہ اگر آواز میں سُر اور سوز کا ایک ہی پیمانہ مقرر کر کے مسلسل ایک ہی آواز میں بولتے جائیں تو بعض اوقات سننے والے سامعین وسامعات کافی حد تک اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور اکثر اوقات تو ان کی توجہ نقابت سے ہٹ جاتی ہے اور وہ ادھر اُدھر دیکھنا شروع ہو جاتے ہیں یا باتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں..... تو ایک اچھا فن شناس بولنے والا ہمیشہ اس بات پر باریک بینی سے غور کرتا ہے کہ اس وقت میری زبان سے ادا ہونے والے

الفاظ کس جگہ پر تبدیلی چاہتے ہیں اور مجھے اس جگہ آواز کو کس حد تک بلند کرنا ہے اور کہاں پر آواز کو پست کرنا ہے...... ابھی نئے نئے فن نقابت سے وابستگی اختیار کرنے والے لوگوں کا یہ ذہن بن چکا ہے کہ گرج دار آواز میں ایک تسلسل سے پڑھتے رہنے کا نام نقابت ہے۔

حالانکہ ایسا تو نہیں ہے...... کیونکہ دیکھئے اگر ایک مصور تصویر تیار کرتا ہے اور اس میں چاہے وہ ایک ہی رنگ استعمال کرتا ہے مگر وہ بھی اس بات کو مدنظر رکھتا ہے کہ میں نے کہاں رنگ تیز کرنا ہے اور کہاں پر ہلکا رنگ استعمال کرنا ہے کیونکہ وہ تجربہ کار مصور جانتا ہے کہ اگر ایک تصویر میں ایک رنگ ایک جیسی مقدار میں تسلسل سے استعمال کیا گیا تو اس سے تصویر کا حسن بگڑ جائے گا۔

تو بس اسی طرح سے یہ بات بھی جان لیجئے کہ اگر ایک نا تجربہ کار نقیب یا نقیبہ ایک ہی گرج دار آواز میں شروع سے آخر تک نقابت کریں گے تو اس سے نقابت کا حسن خراب ہوسکتا ہے، بلکہ نقابت کا حسن تو شائستگی سے بات کرنا ہے اور ایک تجربہ کار نقیب یا نقیبہ ہی اس بات پر مکمل طور پر توجہ دیتے ہیں کہ ہم نے خطبہ کس طرح کی آواز میں پیش کرنا ہے...... ہم نے اپنے موضوع سے وابستہ ابتدائی باتیں کن الفاظ میں اور آواز کے کس درجے میں بیان کرتی ہیں...... ویسے بھی نقابت یا نظامت میں ہر لفظ اور ہر جملہ یا اشعار کا ہر مصرعہ اس بات کا بالکل متحمل نہیں ہوتا کہ اس کو ایک آواز میں یا صرف گرج دار آواز میں ہی بیان کیا جائے تو وہ سجے گا بلکہ ہر کلام اور گفتگو کے ہر

گوشے مین نقابت کا حسن اس وقت ہی نمایاں ہوتا ہے کہ جب آواز کے اتار چڑھاؤ کی رموز سے بھی اچھی طرح آشنائی رکھی جائے اور کسی ماہر استاذ سے اس معاملے میں رہنمائی حاصل کرنا تو بہت ہی اچھی بات ہے۔

38-موضوع کی مکمل تیاری ہی کامیابی ہے:

اتفاق سے یہ بات لکھی جارہی ہے کہ ایک اچھی اور قیمتی بہترین گاڑی پر اگر کوئی سفر کرنے والا سفر کرتا ہے تو وہ یہ بات اپنی توجہ کا مرکز رکھتا ہے کہ آیا گاڑی میں پٹرول کتنا ہے؟ یا "CNG" کتنی ہے اور مجھے اپنی منزل پر آرام سے پہنچنے کیلئے کتنا پٹرول اور "CNG" چاہئے...... ظاہری بات ہے کہ اگر گاڑی میں کوئی فنی خرابی ہوگی یا پٹرول اور "CNG" کم ہوگی تو سفر کرنے والا کبھی بھی آرام سے اپنی منزل تک نہیں پہنچ پائے گا اور اسی طرح سمجھ لیجئے کہ اگر نقابت کی گاڑی کی بات ہو تو اس کا بھی پٹرول ہے جو اس کو چلاتا ہے یعنی مواد میں وسعت ہونا اور الفاظ سے مالا مال ہونا، اگر ان ابتدائی نقیب یا نقیبہ کے پاس الفاظ کا ذخیرہ اور دلائل کی دولت نہ ہو تو وہ بھی اپنی نقابت یا نظامت کو کبھی بھی با اثر خیال نہیں کر سکتے اس لئے فن نقابت کے ماہرین کے نزدیک ایک نقابت کرنے والے کو اپنے موضوع کے تمام پہلوؤں پر مکمل دسترس ہونا ضروری ہے...... کیونکہ اگر موضوع میں دلائل یا الفاظ کی اتنی وسعت نہ ہو کہ وہ بیان کرنے والے کو اس کی منزل تک پہنچا سکیں تو یہ اس بیان کرنے والے کے فن میں ایک خاصی کمی ہوگی اس لئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ جب بھی کبھی نقابات کی تیاری کی جائے تو اس کو اچھے

الفاظ کا حسن دیا جائے...... اور ریشم سے ملائم استعارات کا نکھار دیا جائے..... اور بیان کرنے والے کا قال اور حال سب ایک ہی ہوں تو پھر ایک نقیب کامیاب نقیب کہلائے گا اور یہ بات تو اصل میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے کہ موضوع جو بیان کرنے والا بیان کر رہا ہے اس پر مکمل دسترس ہو اور اگر نقابت کا دورانیہ 1 گھنٹہ ہے تو اس کیلئے مواد کا ذخیرہ اور الفاظ کی وسعت اور موضوع کی جولانی 2 گھنٹوں کی ہونی چاہیے۔

39-اسٹیج کا احترام سب کیلئے ضروری ہے:

جس جگہ یا مقام پر بیٹھ کر محفل کو چلایا جائے اور پورے پنڈال کا جو مرکزی گوشہ ہو اسے اسٹیج کہتے ہیں اور اس کا احترام بھی سب سننے اور سنانے والوں پر لازم ہوتا ہے..... چند مرتبہ راقم الحروف کو اس بات سے بھی اتفاق ہوا کہ اسٹیج پر پڑھنے والے بیٹھے ہیں اور ان تمام پڑھنے والے ثناء خوانوں میں سے سب سے زیادہ اہمیت بھی نقیب صاحب کو حاصل ہوتی ہے اور ایک نقیب یا نقیبہ کو چاہئے کہ انہوں نے بے شمار لوگوں کی نگاہوں کا مرکز ومحور بننا ہوتا ہے اس لئے کوشش یہی کی جائے کہ اسٹیج پر انتہائی سنجیدگی اختیار کر کے رہنا چاہیے...... کیونکہ جہاں لوگ اپنے پسندیدہ بولنے والوں کو سننے آتے ہیں وہاں لوگ یہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہمارے پسندیدہ نقیب اپنی طبیعت میں سنجیدگی کا کیا معیار رکھتے ہیں۔

اور اگر کوئی اسٹیج پر اپنے فن کے جواہر سامعین وسامعات میں تقسیم کر رہا ہو اور تھوڑی دیر بعد جب کہ اس کا نقابت یا نظامت ختم ہو جائے تو وہ قہقہے لگا کر ہنسنا

شروع ہو جائے تو اس طرح کرنے کا ایک بڑا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ فن شناس لوگوں کے حلقے میں ایسے نقباء کی مقبولیت میں خاصی کمی واقع ہوتی ہے یاد رکھئے کہ جس اسٹیج پر بیٹھ کر آپ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر پاک کرتے ہیں جلسہ گاہ کا یہ مرکز ومحور مقام جس کو اسٹیج کہتے ہیں بہت زیادہ عزت اور احترام کے قابل ہے اور پل پل احتیاط سے کام لینا چاہئے کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ محفل میلاد کے ''اسٹیج'' پر خوش گپیوں میں مصروف ہوتے ہوئے نادانی سے کوئی ایسی غلطی ہو جائے جو اسٹیج کے آداب کے منافی ہو (العیاذ باللہ)

تو اس فن نقابت کے پرانے اور نئے وابستگان کا حق بنتا ہے کہ وہ خود بھی سامعین وسامعات کو محافل کے اسٹیج کی قدر و قیمت بتائیں اور خود بھی حقیقی سنجیدگی اختیار کر کے اسٹیج کے تمام آداب کو بجا لائیں۔

40-نقابت میں اشعار کی زیادتی کرنا:

موقع محل کے مطابق اور سامعین وسامعات کے ذوق وشوق کے مطابق اشعار پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن راقم الحروف ناچیز نے پہلے بھی عرض کیا کہ کسی بھی چیز کے استعمال کی ایک مقدار مقرر ہوتی ہے...... اس لئے فن نقابت کے ماہرین کے مطابق اچھے اشعار اور بامعنی اشعار نقابت میں حسن پیدا کرنے کیلئے معاون ثابت ہوتے ہیں لیکن ان کی زیادتی اصل نقابت کے حسن میں واضح کمی پیدا کرنے کا سبب بھی بنتی ہے اور بے معنی اور بے مقصد اشعار تو ویسے ہی اس فن کے لئے ''زہر قاتل'' کی حیثیت رکھتے ہیں...... نہ

جانے ان لوگوں کے ذہن میں اشعار کی طاقت کا کون سا فلسفہ پوشیدہ ہوتا ہے جو نقابت میں قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ تو پڑھتے نہیں لیکن اشعار پڑھنے پر اتنا زور لگا دیتے ہیں کہ جیسے کوئی محفل مشاعرہ ہو رہی ہے اور آخر میں ونر کو کوئی انعام ملنا ہوتا ہے۔

بہنو اور بیٹیو!

ہمیشہ ایک اچھے نقیب یا نقیبہ بہنوں کا یہ طریقہ ہونا چاہئے کہ جہاں وہ انتہائی محنت سے اپنی نقابت کا مستند مواد قرآن وحدیث پر مبنی مواد اکٹھا کریں وہاں وہ مستند شعراء کرام کے اچھے اور بامعنی اشعار کا چناؤ بھی لازمی کریں اور جہاں ضرورت محسوس کریں وہاں موضوع کی مناسبت اور سامعین وسامعات کے ذوق اور لگن کے عین مطابق چند اشعار کا استعمال کریں...... کیونکہ زیادہ اشعار اس لئے نہیں پڑھنے کہ نقابت کے فن پر دسترس رکھنے والے کا اصل مقصد تو دین کی تبلیغ ہونا چاہئے اور میرے خیال کے مطابق اس مقصد کو اپنی منزل بنا کر اشعار کا استعمال کم سے کم کیا جائے اور قرآن وحدیث کو زیادہ سے زیادہ بیان کیا جائے تاکہ آپ کو سننے کیلئے آنے والوں کے دامن سے قرآن وحدیث کے مقدس مضامین کی روحانیت کی خوشبو آئے!

41-نقابت کی لفاظی میں ربط کی اہمیت:

ہمیشہ وہی بات اپنا حسن اور نکھار قائم رکھتی ہے جس کو صحیح تلفظ سے ادا کیا جائے اگر تلفظ میں تھوڑی سی بھی خرابی پیدا ہوگئی تو یہ بات کا حسن بگاڑنے کیلئے کافی

ہوگی تو اس وقت ہم بات کرنا چاہتے ہیں نقابت یا نظامت میں زیادہ تر استعمال ہونے والی لفاظی پر تو اس میں بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن یہاں صرف چند ہی باتوں پر اکتفا کیا جائے گا کہ ایک بولنے والا نقیب یا نقیبہ اس بات کا بہت زیادہ خیال رکھیں کہ بے وزن اور بے ربط لفاظی استعمال کرنے سے اگر گریز ہی کریں تو یہ ان کیلئے بہتر ہوگا، کیونکہ اگر کسی سے سنے سنائے اچھے الفاظ نقل کر کے اپنے سامعین یا سامعات کے سامنے پیش کر دیں تو اگر ان میں سے کسی نے ایسے لفظ کی وضاحت طلب کر لی جو کہ آپ بتانے سے قاصر ہوں تو میرے خیال میں ایسی باتوں سے ایک اچھے بولنے والے کی مقبولیت میں کمی واقعہ ہوتی ہے۔

اور اگر بولنے والا نقابت کے میدان کا شہسوار ہو تو اس کے لئے بھی ایک بات انتہائی ضروری ہے کہ وہ جب بھی سننے والوں کے سامنے کسی موضوع پر گفتگو کرے تو بہتر یہی ہوگا کہ نقابت میں الفاظ ایسے ہی استعمال کئے جائیں کہ جن کے معانی اور مطالب کو سننے والے با آسانی سمجھ سکیں کیونکہ اگر آپ اپنی علمیت کی دھاک سننے والوں کے ذہنوں پر بٹھانے کے چکر میں مشکل سے مشکل ترین الفاظ استعمال کرتے رہے تو عام گفتگو اور سادہ گفتگو سمجھنے والے لوگوں کے حلقے میں آپ کی مقبولیت میں خاصی کمی واقعہ ہوگی کیونکہ لوگ ایسا کہتے ہوئے دکھائی دیں گے کہ فلاں نقیب یا نقیبہ تو اتنی مشکل گفتگو کرتے ہیں ہمیں تو لفظوں کی سمجھ ہی نہیں آتی۔

تو اس لئے ہم اس جگہ یہ گزارش کی صورت میں چند کلمات لکھنے کی کوشش

کرتے ہیں کہ جو بھی اچھے الفاظ نقابت میں استعمال کیے جائیں تو ایک خاص بات کا خیال ضرور رکھا جائے کہ ان کا ربط بھی قائم رہے کہ ایسا نہ ہو ایک لفظ کچھ کہہ رہا ہو اور دوسرا کسی دوسرے نگر کی سیر کر رہا ہو۔

42- نقابت کی دنیا میں چہرہ شناسی اور ماحول شناسی:

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک محفل میں بات کرنے والا کچھ کہہ رہا ہوتا ہے اور سننے والوں کا ذوق وشوق کچھ اور چاہ رہا ہوتا ہے تو کامیاب..... نقیبہ اور "خطیبہ" یا "مقررہ" وہی ہوتی ہیں جو محفل میں موجود سامعین وسامعات کے ذوق کے عین مطابق گفتگو کرتے ہیں..... اہل فن کا کہنا ہے کہ خطیب یا نقیب وہی ہوتا ہے جو آسان اور سادہ الفاظ میں ایسے گفتگو کرے کہ سننے والے بھی ایسے ہی چاہتے ہوں اور ایک اچھا اور تجربہ کار بولنے والا تو اسٹیج پر آتے ہی پل بھر میں اپنے سننے والوں کے مزاج کو پرکھ لیتا ہے اور اس کے مطابق ہی مناسب الفاظ میں اپنی گفتگو کو ڈھال لیتا ہے یاد رکھئے کہ اگر آپ نے اس بات کو نظرانداز کر دیا اور اپنی مرضی سے سامعین یا سامعات کی مزاج سماعت کو پڑھے بغیر گفتگو شروع کر دی تو گھنٹوں جاری رہنے والی گفتگو بھی بے نتیجہ ثابت ہو گی اور اگر ماحول کو سمجھتے ہوئے اور چہرہ شناسی کا فن استعمال کرتے ہوئے آپ نے سننے والوں کے سامنے ان کے مزاج اور محفل یا جلسے کے ماحول کے مطابق گفتگو کی تو وہ چند منٹ کی گفتگو بھی بااثر ثابت ہو گی اور چہرہ شناسی اور ماحول شناسی کا فن رکھنے والے نقیب یا نقیبہ کی مقبولیت میں بھی اضافہ ہو گا.....اور یہ بات بھی مشاہدے میں آئی

ہے کہ اکثر محافل میں یا جلسوں میں سننے والے سامعین کی طرف سے خطاب یا نقابت کرنے والے کو ایک فرمائشی چٹ پیش کی جاتی ہے اور اس پر سننے والوں کا مزاج اور سامعین کے ماحول کی ڈیمانڈ درج ہوتی ہے اور جو کوئی پڑھنے والے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور ماحول کو پڑھتے ہوئے ان سامعین یا سامعات کے ذوق سماعت کا خیال رکھتے ہوئے اسی ماحول کے مطابق گفتگو کرتے ہیں وہ کامیاب نقیب یا خطیب قرار پاتے ہیں اور اکثر ہمارے ابتدائی نقیب یا نقیبہ یہ بات کہتے ہیں کہ میں نے فلاح جگہ کسی موضوع پر خطاب کیا یا نقابت کی میں نے فلاں جگہ اپنی نقابت کے جوہر دکھائے تو لوگوں کی طرف سے کوئی اتنی پذیرائی نہیں ملی آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

تو اس طرح کی صورت حال صرف اسی وقت ہی پیدا ہوتی ہے کہ جب ایک بولنے والے نے اپنے سامعین کے ذوق کو سامعین کے چہرے کو اور ماحول کو پڑھا نہ ہو، یعنی کہ ان کے ذوق کے مطابق اور ماحول کے معیار کے مطابق گفتگو نہ کی ہو۔

تو اس کے لئے اچھا اور کار آمد مشورہ تو یہی ہے کہ ابتدائی بولنے والے حضرات جب بھی کسی محفل یا جلسے میں تشریف لے جائیں تو سب سے پہلے نظروں ہی نظروں میں سننے والوں کے چہروں کو پڑھیں اور ماحول کا رخ بھی دیکھیں تاکہ یہ بات آسانی سے آپ کی سمجھ میں آسکے کہ اب مجھے ان سننے والوں کے سامنے کس معیار کی گفتگو کرنی ہے۔

43-ایک نقیبہ کے مطالعے کا معیار:

ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے بندے کا ایک معیار ضرور ہوتا ہے یا کھانے پینے میں، تو یا پھر لباس و انداز میں معیار، گفتار میں معیار یا رفتار میں معیار، بحر حال کسی نے اپنی زندگی سے وابستہ بہت سارے کاموں میں سے چند میں اپنا ایک معیار مقرر کیا ہوتا ہے......اور وہ مستقل مزاجی اور معیار زندگی اس موصوف کو ممتاز کر کے رکھتا ہے اور نکھار دیکر رکھتا ہے......اسی طرح ایک فن نقابت سے وابستگی اختیار کرنے والے نقیب یا نقیبہ کا اپنے فن میں ایک معیار ہوتا ہے اور یہ بات بعید از عقل نہیں کہ وہ معیار مطالعے سے ہی قائم ہوسکتا ہے ظاہر ہے اچھی کتابوں سے مطالعہ کرے گا تو اچھا اظہار مافی الضمیر کرے گا اور اس کا ہر ہر بول اس کے ضمیر کی آواز ثابت ہوگا......تو اس معیار کو قائم رکھنے کیلئے ضرورت ہے مستند اور معتبر کتابوں کی، ایک فن نقابت سے وابستگی رکھنے والے انسان کو تاریخ اور سیرت کی کتابوں کو باقاعدگی سے اپنے زیر مطالعہ رکھنا چاہئے اور مذہبی نقیبوں کو قرآنی حقائق و معارف پر مبنی کتابوں کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنا چاہئے......اور یہ اس چیز سے بہت بہتر ہے بلکہ افضل ہے کہ فحش ناول اور ڈائجسٹ وغیرہ کو پڑھے تو اس لئے زیادہ سے زیادہ سینئر نقباء اور مقررین کی تقاریر کی کتابیں پڑھیں اور ان سے الفاظ کی صورت میں بیان ہونے والے موتی حاصل کریں اور جب آپ کا یعنی گفتگو کرنے والے کا اپنا دامن حقائق اور معارف کی برکت سے روشن ہوگا تو وہ کسی اور کو بھی اس سے مستفیض کر پائیں گے

اور اگر اپنا دامن ہی خالی ہوا تو پھر یہ کیسے بات مانی جا سکتی ہے کہ بغیر مطالعہ کئے اور الفاظ کو اور دلائل کے نور کا ذخیرہ کئے بغیر کوئی کسی مستند موضوع پر بات کرتے ہوئے کسی سننے والے کو کسی حقیقی بات سے فائدہ پہنچا سکے گا؟

تو میری قابل قدر طالبات و معلمات!

سب سے زیادہ فن نقابت میں مہارت تامہ حاصل کرنے کیلئے جو چیز از حد ضروری ہے مستند اور اچھی معتبر کتابوں کا مطالعہ ہے اسی سے دل و دماغ کو وسعت نصیب ہوتی ہے اور الفاظ کو روحانی پرواز حاصل ہوتی ہے اور بیان کرنے والے کا ہر ہر جملہ صدائے قلب و جاں بنکر سننے والوں کے دلوں میں اترتا جاتا ہے یاد رکھئے کہ جتنی معتبر اور مستند کتب کے مطالعے کا آپ خود کو عادی بنائیں گے اتنا ہی آپ کے لب و لہجہ میں نکھار آئے گا۔

اور کسی نے نقابت کی کتب کا مطالعہ بھی کرنا ہوتا اس کیلئے بھی ایک معیار مقرر ہے کہ مستند نقابت کے مجموعے کو زیر مطالعہ رکھا جائے اور جب ان کتب سے یعنی جو آپ کے فن سے وابستہ ہیں...... پڑھنے سے فرصت ملے تو ان اوقات میں آپ اچھی مذہبی دینی اور عقائد کے ترجمان شاعری کے دیوان میں سے اپنے موضوع سے وابستہ اشعار نکال کر ان کی مشق کریں اور مشکل الفاظ کے معانی کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں اور پھر دیکھئے کہ مطالعے کی طاقت کیا رنگ دکھاتی ہے یقیناً یہ طریقہ آپ کی نقابت کو چار چاند لگا دے گا بعض اوقات سامعین و سامعات کی طرف سے یہ بات سننے کو ملتی ہے کہ ہم فلاں نقیب یا نقیبہ کو

کیا سنیں وہ ایک ہی طرح کی باتیں اور حکایات۔ ہر نقابت میں سناتے ہیں ہاں تو میرے خیال میں کسی حد تک ان کی بات صحیح بھی ہے کیونکہ اکثر اوقات ایسا ہی مشاہدے میں آیا ہے کہ اکثر بولنے والے ہر مرتبہ وہی گنی چنی باتیں کرتے ہیں جو ان کو یاد ہوتیں ہیں۔

قابل قدر طالبات!

یہ معاملہ اس وقت پیش آتا ہے جب کہ مطالعہ کئے بغیر پرانی تیار شدہ باتیں ہر محفل یا جلسے میں سنائی جاتی ہیں تو اچھی اور معتبر فضائل و شمائل اور خصائل کی کتب کے مطالعے سے ایک تو مطالعے کی باقاعدگی سے گہرا تعلق رہتا ہے اور دوسری طرف بولنے والے کو اچھے اور معتبر موضوعات تیار کرنے کا موقع بھی میسر آتا رہتا ہے۔

☆☆☆

نقابت نمبر 1

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ابتدائی گفتگو

ہماری خوش بختی ہے کہ آج ہم سب اسلامی بہنیں سید الواعظین، سید الکاملین...... سید الزاکرین، سید الساجدین...... سید الاوسین، سید السابقین...... سید الافضلین آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی محفل پر انوار و باعث فیض و برکات میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہی ہیں...... میں مبارکباد پیش کرتی ہوں اپنی ان تمام بہنوں کو جن کی کوششوں اور محنت کا ثمر یہ ہے...... کہ آج ہمیں اکٹھے بیٹھ کر اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کی باعث نجات گھڑیاں نصیب ہو رہی ہیں...... دعا ہے کہ اس محفل کی روحانی برکات کی طفیل اللہ تعالیٰ ہماری ان سب بہنوں کی دنیا اور آخرت سنوار دے (بجاہ النبی الکریم آمین)

''تمہیدی گزارشات'':

تو میں گفتگو کی ابتدا کر رہی ہوں......لَا مِثْلَ لَہٗ'......لَاشَرِیْكَ لَہٗ' کی شان والے اپنے رب کی صفت وثناء سے کہ جس کی حمد وثناء ذرّہ ذرّہ کر رہا ہے...... یہ حقیقت ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ صبح وشام کے اوقات میں اس کی کتنی مخلوقات ہیں کہ جو ہمہ وقت اپنے بے عیب اور لاشریک رب کی حمد وثناء پیش کر رہی ہیں...... میں محفل کی ابتدا میں ہی اپنی اسلامی بہنوں کا تھوڑا سا وقت تمہیدی گفتگو کرتے ہوئے ضرور لینا چاہوں گی کہ دیکھئے حال ہی میں ایک تحقیق سامنے آئی ہے......سنیئے تو ذرا وہ کیا تحقیق ہے...... یعنی اس دنیا میں جنوں اور جانوروں کے علاوہ...... پتھروں اور پرندوں کے علاوہ...... ذروں اور پہاڑوں کے علاوہ...... صرف انسان جتنی زبانیں بولتے ہیں کویت کے ایک ادارے نے تحقیق کرنے کے بعد ایک عربی ماہانہ رسالے ''اُمتی'' میں یہ تحقیق پیش کی ہے کہ وہ زبانیں جو صرف انسان بولتے ہیں ان کی تعداد تقریباً 2964 ہے...... سبحان اللہ

2964 زبانوں میں اپنے رب کو پکارنے والے بھی اپنے اپنے انداز میں اپنے پروردگار کا نام لے رہے ہیں...... اپنے کریم رب کا ذکر کر رہے ہیں...... تو میری بہنو! آج کونسا ایسا کوئی انسان ہے کہ جو بیک وقت 29 زبانیں بولنے پر دسترس رکھتا ہو؟ شاید ہی کوئی اس دنیا فانی میں کوئی ہو جس کو اللہ نے اس قوی حافظے کی دولت سے نوازا ہو کہ وہ اتنی زبانیں بول سکتا ہو لیکن یہ بات تو آپ کو ماننا پڑے گی کہ 2964 زبانیں کوئی ایک شخص نہیں بول سکتا ہوگا...... تو قربان جاؤں اپنے کریم رب کی شان وعظمت پر کہ جس کو انسان 2964 زبانوں

میں پکار رہے ہیں اور دوسری طرف جانوروں...... پرندوں...... درندوں...... پہاڑوں...... پتھروں...... سمندروں...... درختوں...... کی زبانیں تو شمار کرنا کسی انسان کے بس کی بات ہی نہیں...... یہ علم تو بنانے والا کریم رب ہی جانتا ہے...... بس مجھے یہاں ایک جملہ کہنا ہے کہ جس کی تعریف کرنے والے اور ذکر کے نغمے الاپنے والے شمار کرنا اور ان کی زبانوں کو سمجھنا آج کے کسی انسان کے بس کی بات نہیں تو...... یہ سبھی جس ذات باری تعالیٰ کی تعریف وثناء میں مشغول ہیں اس بلند اور بے عیب ذات پاک کی قدرت کی بادشاہی کا احاطہ کون کرسکتا ہے؟...... ارے وہ عظمت والا رب جو ان سب کا ایسا مالک ہے...... ایسا خالق ہے کہ جس کی شان کے بارے میں بات کرنے والا عاجز آکر یہی کہتا ہے...... کہ:

وہ ایسا خالق ہے ...... کہ مخلوق نہیں ہے

وہ ایسا جابر ہے ...... کہ مجبور نہیں ہے

وہ ایسا رازق ہے ...... کہ مرزوق نہیں ہے

وہ ایسا مالک ہے ...... کہ مملوک نہیں ہے

وہ ایسا ناصر ہے ...... کہ منصور نہیں ہے

ایسا عظمت اور شان والا رب کائنات ہے...... کہ:

نہ دکھانے کا محتاج اور نہ پینے کا محتاج

نہ سونے کا محتاج اور نہ جاگنے کا محتاج

نہ مشیر کا محتاج اور نہ شریک کا محتاج

نہ اطاعت کا محتاج اور نہ عبادت کا محتاج

نہ دعا کا محتاج اور نہ التجا کا محتاج

ہر طرح کی محتاجی سے پاک اور بے عیب رب کسی شے کا محتاج نہیں......

لیکن میری بہنوں یہ بات ہمارے ایمان کا حسن ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں ہر چیز "رب کائنات" کی محتاج ہے...... محتاج تھی...... اور محتاج رہے گی...... کیونکہ وہ مالک تھا...... وہ مالک ہے...... وہ مالک رہے گا!

انسان نے جب سے آنکھ کھولی ہے اس پر اپنے کی صفت وثناء لازم ہے اور صدیاں کروٹ بدلتی رہیں...... زمانے آتے ہیں اور رنگ بدلتے رہے ہیں لیکن سب پر اس کی حمد وثناء ہر حال واجب رہے گی...... کیونکہ حقیقت تو یہ ہے...... کہ:

وہ قادر مطلق ہے
بے نواؤں کی نوا سنتا ہے
التجا سب کی خدا سنتا ہے
ہم کے بندے ہیں دعا کرتے ہیں
وہ کہ مالک ہے دعا سنتا ہے

سب بولنے والوں کی زبانیں جدا جدا ہیں...... انداز جدا جدا ہیں...... معاملات جدا جدا ہیں...... حاجات جدا جدا ہیں...... لیکن قربان جاؤں اپنے رب کی شان پر...... کہ:

دل دھڑکنے کی صدا کیا معنیٰ
پھول کھلنے کی صدا سنتا ہے
اسکے دربار میں اندھیرا نہیں
کہہ کے دیکھو تو ذرا سنتا ہے

تلاوت کلام لاریب:

آیئے میری یہ گفتگو کا سلسلہ تو چلتا رہے گا...... لیکن ضروری ہے کہ ساتھ ساتھ محفل کو آگے چلایا جائے تو اب ضروری ہے کہ ہم سب سے پہلے کلام لاریب کی تلاوت مقدسہ سن کر اپنے لئے راحت قلب و جاں کا سامان حاصل کریں...... تو تلاوت کلام لاریب فرمانے کی سعادت حاصل فرمانے والی عظیم قاریہ...... اور خوش قسمت حافظہ...... آج کی ہماری اس محفل میں موجود ہیں...... تو میں تمام بہنوں سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ ادب کے خاص قرینے کا دامن تھامیں رکھیں...... انتہائی محبت اور توجہ کے ساتھ...... تلاوت کلام مقدسہ سماعت فرمائیں

تو تشریف لاتی ہیں عظیم قاریہ، عظیم حافظہ میری مراد ہیں باجی حافظہ قاری

اقراء شوکت صاحبہ

تو ان کی آمد سے پہلے آپ سامعات قرآن کی عظمت اور میلاد پاک کی برکت کے نام ایک محبت بھرا نعرہ لگایئے۔

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

محترم سامعات!

جب چاہو...... جہاں چاہو...... جیسے چاہو...... آپ اس حقیقت کو قرآن سے حاصل کرسکتی ہیں...... کہ:

دلوں کا قرار...... قرآن سے ملے گا

روح کا قرار...... قرآن سے ملے گا

ظاہر کی پاکیزگی ...... قرآن سے ملے گی
باطن کی روشنی ...... قرآن سے ملے گی
جنت کی بشارت ...... قرآن سے ملے گی
سوچوں کو طہارت ...... قرآن سے ملے گی

مدحت سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم

محترم سامعات!

ہمیشہ سے محبت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے منور قلوب واذہان رکھنے والے لوگوں کا یہ طریقہ رہا ہے ...... کہ وہ ہر محفل ...... ہر بزم کی ابتدا کلام لاریب کی تلاوت مقدسہ سے کرنے کے بعد ...... صاحب اسریٰ، صاحب شرم وحیاء، شفیع روز جزاء صاحب قرآن، جان ایمان ...... ضیائے ایمان، ضیائے صداقت ...... ضیائے باغ ارم، ضیائے حرم ...... سید البشر، غازی بدروخیبر ...... فاتح خندق ومکہ، خواجۂ دوسراء آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھی اور سنی جاتی ہے۔

''نعت کا مفہوم!

اس حوالے سے بہت سارے محققین کا قول موجود ہے کہ ''نعت'' تاجدار حرم، شہریار ارم، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت وثناء کا نام ہے اور یہاں میں اپنی بہنوں کے سامنے جوبات پرلطف عرض کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ نعت کا لفظ خود حسن رعنائی، پیکر زیبائی، آقا مکی مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان اقدس سے

بیان فرمایا ہے......آیئے میں آپ سامعات کے ذوق کی نظر عرض کر دیتی ہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کو امام المحدثین، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں نقل فرمایا ہے......کہ

ایک یہودی لڑکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا ایک مرتبہ وہ بیمار ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے......تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اس لڑکے کا والد اس کے سرہانے بیٹھ کر ''تورات'' پڑھ رہا ہے......تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے والد سے پوچھا......اے یہودی

هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِي؟

کیا تم تورات میں میری نعت پاتے ہو؟

اس لڑکے کے یہودی والد نے جھوٹ بولا......اور کہا کہ نہیں تو فوراً اس کے لڑکے نے اپنے باپ کے کہے کی تردید کر دی اور نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ''تورات'' میں موجود ہونے کی تصدیق کر دی وہ لڑکا بولا اور کہنے لگا۔

بَلٰى! وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتَكَ

ہاں اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم تورات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ''نعت'' پاتے ہیں۔

محترم سامعات!

یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ ''نعت'' کا لفظ سب سے پہلے خود آقائے دو جہاں، سیاح لامکاں، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان اقدس سے ادا فرمایا ہے اور تمام محققین نے اس بات پر مکمل اتفاق فرمایا ہے کہ نعت تاجدار حرم، شہریار ارم، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ''

صفت وثناء'' مقام ومرتبہ، فضیلت وعظمت کیلئے ہی بولا جاتا ہے۔

آیئے آج کی محفل میں نعت سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے ...... میں آج محفل کی پہلی ثنا خوان اور ہماری خواتین کی محافل کے حلقے میں شہرت اور پذیرائی رکھنے والی ثنا خوان سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ اسٹیج کی زینت بنیں...... یعنی تشریف لائیں اور ہم سب محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے والی سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کنیزوں کو نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنانے کی سعادت حاصل فرمائیں۔

میری مراد باجی صائمہ صاحبہ ہیں

آپ درود شریف پڑھیئے اور باجی صائمہ صاحبہ مائیک پر تشریف لاکر ہمیں سراج منیر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت دلپذیر سناتی ہیں ......تو ان کی آمد سے پہلے ایک نعرہ لگایئے گا!

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محترم سامعات!

ابھی آپ تمام بہنیں ہماری مہمان ثناء خوان کے میٹھے میٹھے...... پیارے پیارے...... نکھرے نکھرے...... سلجھے سلجھے...... اُجلے اُجلے...... محبت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات سے مزین الفاظ میں نعت سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم سن رہی تھیں تو ایسے میں میرا ذوق بھی اپنے جوبن پر پرواز کررہا تھا...... اور کلام نوک زباں پر یوں مچل رہا تھا...... آیئے آپ سماعت فرمایئے...... میں کلام پیش کرتی ہوں ...... کہ:

نعت سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جب بھی سوچوں اور خیالات کو طہارت دیکر کوئی شاعر نعت سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے بیٹھتا ہے تو اس گھڑی جو کیفیت ہوتی ہے...... جو

عنایات کی بارش ہوتی ہے......اس کو یوں بیان کیا جاتا ہے شاعر کہتا ہے...... کہ:

قلم کو اپنی سپرد کلام کرتا ہوں
میں نعت لکھنے کا یوں اہتمام کرتا ہوں
نبی کی نعت کا صدقہ جہاں بھی جاتا ہوں
میں قدسیوں کے پروں پر قیام کرتا ہوں

اگلا مصرعہ سنیئے......واہ کیا حقیقت اور محبت کے موتی پیش کیے گئے ہیں

وہ جس کے ہاتھوں سے دنیا میں تاج بٹتے ہیں
میں ایسے حاکم کو ان کا غلام کرتا ہوں

سامعات مزید توجہ چاہوں گی......توجہ کیجیے گا اللہ پاک آپ کو سدا خوش رکھے مصرعے کو سمجھنا اور پھر بولنا سبحان اللہ! آیئے سماعتوں کو معطر کیجیے اور پھر سنیئے ......کہ شاعر نے کہا

درود پاک شجر ہے کہ باغ رحمت، ہے
میں جس کے سائے میں اکثر آرام کرتا ہے

اور!

نبی ﷺ کے تلووں کا دھون جسے نصیب ہوا
میں ایسی ہستی کو جھک کر سلام کرتا ہوں

محترم سامعات!

یہ حقیقت ہے کہ اگر خیالوں اور سوچوں کو طہارت دیکر......نعت کے بابرکت الفاظ

کو زباں کی زینت بنایا جائے تو میری بہنو! یہ صداقت عیاں ہو جاتی ہے...... کہ:

مدحت سید دوسرآء ...... نعت ہے
سنت رب العلیٰ ...... نعت ہے
کائنات میں بدر منیر ...... نعت ہے
حرف بہ حرف تنویر ...... نعت ہے
مغفرت کا سامان ...... نعت ہے

اور اگر عشق و محبت کی روشنی رکھنے والی نظر سے دیکھا جائے ...... تو یہ سچائی چمکتے سورج کی طرح نظر آئے گی...... کہ:

مدنی منٹھار کی بات ...... نعت ہے
محبوب پروردگار کی بات ...... نعت ہے
مدنی دلبر کی صفات ...... نعت ہے
اُن کے ابرو رخسار کی بات ...... نعت ہے
بے مثل سیرت و کردار ...... نعت ہے
گلشن جہاں کی مہکار ...... نعت ہے

محترم سامعات!

مجھے آپ کے قیمتی وقت کا پورا پورا احساس ہے انشاء اللہ آج وقت سے وفا بھی کی جائے گی اور ذوق و شوق کر نعت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی ادا کی جائے گی...... تو اب میں آج کی محفل پاک کی دوسری ثناء خوان بہن کو دعوت دینا چاہتی ہوں...... لیکن ان

کو نعت شریف پیش کرنے کیلئے دعوت دینے سے پہلے یہ بھی عرض کرنا چاہتی ہوں...... کہ جب ہماری کوئی ثناء خوان بہن...... یا پھر ہماری کوئی خطیبہ یا مقررہ باجی اسٹیج پر تشریف لائیں اور نعت سرور کونین ﷺ شعری انداز میں یا نثری انداز میں پیش کرنا چاہیں تو آپ سامعات کا بہت زیادہ حق بنتا ہے کہ ہر پڑھنے والے کے ذوق و شوق کو مزید بڑھانے کیلئے...... اپنے ذوق سماعت کا باادب طریقے سے اظہار کیا کریں تاکہ سننے والے کے اس انداز سماعت سے پڑھنے والے کی صحیح طریقے سے حوصلہ افزائی بھی ہو سکے...... اور سب سننے والی بہنوں کی حاضری بھی ہو سکے!

تو اب تشریف لاتی ہیں ہماری آج کی محفل پاک کی دوسری مہمان ثنا خوان...... میری مراد باجی زیب النساء صاحبہ ہیں

تو آپ سامعات ایک عقیدت اور خلوص بھرا نعرہ لگائیے

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل سرور کونین ﷺ

محبت سے نعت سرور کونین ﷺ سماعت فرمایئے...... تشریف لاتی ہیں...... محترمہ و مکرمہ باجی زیب النساء صاحبہ

محترم سامعات!

ماشاء اللہ ابھی ہماری باجی زیب النساء صاحبہ نے تو کمال کر دیا...... اصل میں یہ کمال ان کا نہیں یہ کمال نعت سرور کونات ﷺ کا ہے کہ جہاں پڑھی جائے ماحول معطر و مطہر ہو جاتا ہے...... خوشبوئیں رقص کرنے لگتی ہیں...... چاندنی نچھاور ہونے لگتی ہے...... ''نعت گو'' کے دل و دماغ کو محبت

بھرا کیف و سرور میسر ہونے لگتا ہے...... اور وہ دیوانہ وار محبت کے دریا میں غوطہ زن ہو کر...... یوں کہنے لگتا ہے...... کہ:

دریائے حقیقت ہے پیمانہ محمد ﷺ کا
سر چشمۂ رحمت ہے میخانہ محمد ﷺ کا
مدہوش ہو کتنا ہی ٹھوکر نہیں کھا سکتا
ہشیار سے بہتر ہے دیوانہ محمد ﷺ کا

تمام سامعات محبت بھرے انداز میں کہہ دیجئے...... سبحان اللہ

میری قابل قدر سامعات!

آج آپ کے اس عظیم ذوق سماعت کو دیکھتے ہوئے میرا ذوق بھی مچل رہا ہے اور امام المرسلین، امام العالمین، امام الزاہدین، امام الاکرمین، ارشد الراشدین، آقا ﷺ کے ذکر پاک کی محفل میں مزید ذوق کا حسن پیدا کرنے کیلئے، میلاد پاک کے حوالے سے کچھ عرض کرنے کو دل چاہ رہا ہے...... محترم سامعات انتہائی توجہ سے سماعت فرمایئے...... ایک دن باغ ابراہیمی کے گلاب کی خوشبو سے ماحول مہکا مہکا تھا...... نور حق کی نورانیت سے ماحول چمکا چمکا تھا...... ہوا مسکرا مسکرا کر...... سید دو جہاں، رحمت ہر جہاں، صاحب قرآں، سیاح لامکاں محبوب رحمٰن ﷺ کی مسکراہٹ پر فدا ہو رہی تھی...... مجلس میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کرنے والے تمام غلاموں کو...... عطاؤں اور عنایات کی بھیک عطا ہو رہی تھی...... آقا ﷺ کے جاں نثار، وفادار، پیارے غلام...... حضور ﷺ کے مبارک حسین

چہرے کو دیکھ رہے تھے...... بس اسی پاکیزہ ماحول میں نماز عشق ادا ہو رہی تھی......
سائل آتے جا رہے ہیں...... سوال کرتے جا رہے ہیں...... آقا ﷺ سب
غلاموں، گداؤں اور سائلوں پر نظر کرم فرماتے جا رہے ہیں...... بس اسی بندہ
نوازی اور غریب پروری کے عالم میں آنے والے تمام غلام فیوض و برکات سے
اپنی جھولیاں بھرتے جا رہے ہیں...... اور در مصطفیٰ ﷺ...... رفعت
مصطفیٰ ﷺ...... عزت مصطفیٰ ﷺ...... مدحت مصطفیٰ ﷺ...... آن
مصطفیٰ ﷺ......شان مصطفیٰ ﷺ...... مقام مصطفیٰ ﷺ کی بلندیوں کے گن
گاتے جا رہے ہیں...... ایسے دلنشیں......اور نکھرے ہوئے حسین ماحول میں ایک
سوال کرنے والے کے جواب میں فرمان رسالت مآب ﷺ یوں ہوتا ہے...... کہ:

میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے

اور اب جو بہنیں پنجابی زبان شوق سے سنتی ہیں اور آسانی سے سمجھتی ہیں، ان
کی فرمائش پر میں عرض کر رہی ہوں...... ایک پنجابی شاعر کا پنجابی میں لکھا ہوا میلاد
نامہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں...... عرض کر رہی ہوں...... کہ:

کُن توں پہلے سی اک نور پیدا ہویا
دیکھ کے جس نوں خود مولا شیدا ہویا
نور ایسا کہ رب دے کمالاں دی حد
ایڈا سوہنا کہ حسن و جمالاں دی حد
شاعراں دے تخیل توں اُچا ہے جو

سچ دی ہے ابتدا ایڈا سچا ہے جو
جس دے چمکار چوں چن ستارے بنے
جس دی پاکیزگی چوں نظارے بنے
جس دی شاہی چوں یوسف نوں خیرات ڈھئی
جس دا صدقہ رسولاں نوں سوغات ڈھئی
زلف نچڑی بہشتاں دے چشمے بنے
زلف بکھری تاں جگ تے کرشمے بنے
زلف سمٹی تاں بدل سیاہ بن گئے
زلف الجھی تاں کالی گھٹا بن گئی
زلف سنوری تاں رحمت دی چھاں بن گئی
زلف رب دی زبانی قرآں بن گئی
اس نوں والیل دے ناں توں رب جاندا اے
ساڈی بخشش دا مولا سبب جاندا اے
چشم روشن جدوں آقا کھولی ہو سی
ذات رب دی سبحان اللہ بولی ہو سی
جھتے پہلی نظر سوہنے پائی ہو سی
اوہا تھاں مولا جنت بنائی ہو سی
اکھ اٹھیندی گئی آسماں بن گیا

اکھ جھکائی تے سارا جہاں بن گیا
کجلا ماذاغ دا اکھ چہ پایا گیا اے
جندے وچ سارا عالم لکایا گیا اے
ابرو محبوب دے انج سنوارے گئے
پردہ چہرے توں جس دم اٹھیندا گیا
سارا عالم سی مدہوش تھیندا گیا
جو سی پردے چوں انوار چھندے گئے
او مقرب ملائک سی بندے گئے
لب کشائی جدوں سوہنے کیتی ہو سی
اودوں رحمت دی ہک چھل اٹھیتی ہو سی
جندا ہک قطرہ لوح وقلم بن گئے
حور و غلماں دیر وحرم بن گئے
ہک تبسم چوں عرش بریں بن گیا
حسن پیدا ہویا جگ حسیں بن گیا
جدوں متھے دے تیور بدلدے گئے
بنیاں دوزخ تے بھانبڑ سی بلدے گئے
پہلی واری جدوں سینہ دھویا گیا
رب دے انوار وچہ سی ڈبویا گیا

گرڈے قطرے سی شبنم تے پھل بن گئے
او خدا دی خدائی دا مل بن گئے
سوہنے قدماں نوں دھوتا سمندر بنے
جد نچوڑے قدم تے قلندر بنے
جو سی نعلین سوہنے دے چھنڈے گئے
ساری دنیا تے دربار ونڈے گئے
کی میں دساں نبی پاک دی شان دا
کی میں دساں گا عرشاں دے مہمان دا
جندی اُنگلی چوں چشمے رواں ہوندے نے
جے اوچاہون تے بڈھڑے جواں ہوندے نے
جے اوچاہون تے سورج ولا جاندن
جے اوہ چاہون تے پتھر ترا جاندن
جے اوہ چاہون تے روندے ہسا جاندن
جے او چاہون تے وچھڑے ملا جاندے
ایڈا رب نال منسوب کوئی ہور نئیں
ایڈا لجپال محبوب کوئی ہور نئیں
کملی والے دا جیہڑا وی سگ بن گیا اے
اوہ خضر ساری دنیا دی پگ بن گیا اے

محترم سامعات!

بس آقا ﷺ کی محفل کا سارا وقت اشعار کی نظر ہی نہیں کر دینا بلکہ مجھے پورا احساس ہے کہ آج کی محفل میں تشریف لانے والی اپنی اسلامی بہنوں کو وقفے وقفے سے ہم نے قرآن کی ایک آیت مقدسہ بھی سنانی ہے اور حدیث مبارکہ بھی سنانی ہے...... خیر یہ سلسلہ تو انشاءاللہ چلتا ہی رہے گا...... پہلے آیئے میں آپ کو حدیث قدسی سنانے کی سعادت حاصل کرتی ہوں یعنی...... پہلے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ حدیث قدسی کیا ہوتی ہے؟

میری بہنو!

حدیث قدسی کی آسان سی تعریف یہ ہے کہ کلام تو خدا کا ہو لیکن بیان زبان مصطفی ﷺ سے ہو اس کو "حدیث قدسی" کہتے ہیں اور یاد رہے کہ "حدیث قدسی" محدثین کرام کی ایک خاص اصطلاح ہے اور احادیث کو "ذات قدوس" کی طرف منسوب کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ احادیث جو اصل میں فرمان الٰہی ہیں اور زبان رسالت مآب ﷺ سے اس کی وضاحت فرمائی گئی ہو۔

آیئے محبت سے سماعت فرمایئے کہ میلاد النبی ﷺ کی اس پاکیزہ محفل میں بات کرتے ہوئے...... میں ناچیز آپ سامعات کو ایک حدیث قدوسی سناتی ہوں ...... پڑھیئے! قرآن پاک کی مشہور زمانہ تفسیر، تفسیر روح البیان اور جلد نمبر ۹ ہے صفحہ نمبر ۵۰۰ ہے...... اس کتاب میں یہ روشن اور مبارک حدیث قدسی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

"محبوب اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا"

جب کبھی بھی کسی محفل میں...... یا کسی بزم میں یہ حدیث قدسی پیش کی جاتی ہے تو اس گھڑی ایک دلپذیر سرور دلوں کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے...... اور اس گھڑی عشاق کی زبان سے "صدائے محبت" یوں نکلتی ہے

زمین روشن، فلک روشن، مکان و لامکاں روشن
حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے بحمد اللہ، ہوئے دوجہاں روشن
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تکوین عالم کا سبب ٹھہرے
انہیں کی روشنی سے ہے چمن زار زماں روشن

آیئے آج کے ماحول کو نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے روشن روشن بنانے کیلئے...... مہکا مہکا بنانے کیلئے...... پرکیف پرلطف بنانے کیلئے...... ایک اچھی سی ثناء خوان سے نعت تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں...... تو تشریف لاتی ہیں...... میری مراد باجی ام کلثوم صاحبہ ہیں...... کہ وہ تشریف لائیں...... اور محفل کے اس مہکے ہوئے ماحول میں اضافہ فرمائیں...... تو ایسے میں پہلے آپ سامعات ایک نعرہ لگائیں۔

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی سماعتوں کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چاشنی اور مٹھاس دینے کیلئے تشریف لاتی ہیں...... ہماری اسٹیج کی باوقار شخصیت

محترمہ ومکرمہ باجی ام کلثوم صاحبہ

قابل قدر سامعات!

یہ ایک حقیقت ہے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت وثناء کرنیوالی تمام ثناء خوان

قابل قدر ہیں...... قابل عزت ہیں...... بلکہ میں تو یوں کہوں گی کہ قابل رشک مقدر پانے والی خوش نصیب ہیں...... کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کریم اور پیارے حبیب ﷺ کی صفت وثناء بیان کرنے کیلئے چن لیا ہے...... میرا یقین ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی رضا شامل حال نہ ہو اس وقت تک کوئی بھی ثنا گو یا نعت گو نہ تو ثناء خوانوں کے حلقے میں شامل ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کی زبان سے ...... پیکر تسلیم ورضا، پیکر نور وحیاء...... پیکر صدق وصفا، پیکر جود وسخا...... پیکر فخر وغنا، پیکر حمد وثناء...... یعنی آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی مبارک اور پاکیزہ نعت ادا ہو سکتی ہے...... بلکہ قرآن کی آیت مقدسہ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تاجدار کائنات...... معلم کائنات ﷺ کا ذکر کسی بشر کا محتاج رہنے ہی نہیں دیا...... آقا ﷺ کا ذکر:

نہ وقت کا محتاج

نہ لمحوں کا محتاج

نہ کسی شخصیت کا محتاج

نہ کسی تصنیف کا محتاج

نہ کسی محقق کا محتاج

نہ کسی مورخ کا محتاج

بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ تمام ذکر مصطفیٰ ﷺ کرنے والے...... سید دوسراء خواجہ ارض وسماء ﷺ کا ذکر پاک زبانوں سے ادا کر کے ثناء خوانوں میں اپنا نام شامل کر کے اپنی آخرت کی بہتری کا سامان اکٹھا کر رہے ہیں:

بلکہ یہاں مجھے ایک مشہور و معروف نعت گو شاعر کا کلام یاد آیا...... کہ جس میں شاعر موصوف نے اپنی عاجزی کا کھل کر اظہار بھی فرمایا ہے...... اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت و ثناء کی بلندی کا اقرار بھی کیا ہے...... عظیم نعت گو شاعر الحاج محمد حنیف نازش فرماتے ہیں...... کہ:

جز انکے گیا کون ہے افلاک سے بالا
کوئی بھی نہیں صاحب لولاک سے بالا
کیا ان کی ثناء نازش عاصی سے بیاں ہو
ہے شان پیغمبر حد ادراک سے بالا

محترم سامعات!

میں آپ تمام سامعات سے معذرت چاہتی ہوں...... کہ میں آپ کا زیادہ وقت لے رہی ہوں...... لیکن سچ پوچھئے تو وقت زیادہ لینے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ سید و سردار، امتوں کے تاجدار، سید الاسرار، انبیاء کے سردار، سید و مختار، سرور با اختیار، سید و برتر، سلطان بندہ پرور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دل کھول کر شان بیان کرنا چاہتی ہوں اور زمانے بھر کو یہ حقیقت بتانا چاہتی ہوں...... کہ:

اس کو دنیا میں کس چیز کی کمی ہوتی ہے
جن کو خیرات تیرے در سے ملی ہوتی ہے
آنکھ بند ہو تو ہوتی ہے زیارت اُنکی
آنکھ کھلتی ہے تو مدینے کی گلی ہوتی ہے

قابل رشک ہیں زمانے میں تحسین وہ لوگ
جس کے ہونٹوں پہ سدا نعت نبی ﷺ ہوتی ہے

آج کی محفل کا اصلاحی سبق:

اس بات کی میری بہنو آج ضرورت ہے کہ جہاں محفل میلاد سرکار ﷺ کا انتظام کیا جائے تمام میری بہنیں ذوق وشوق سے اس میں شرکت کو یقینی بنایا کریں......اور ہم آج کی محفل سے یہ سلسلہ بھی شروع کریں گے کہ ہر محفل میں مختصر مگر کم از کم ایک اصلاح طلب پہلو سامعات کی رہنمائی کیلئے پیش کیا کریں......تو توجہ فرمایئے میں ''پہلی حدیث'' اور پہلا ''اصلاحی سبق'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں ...... کہ محافل میں جب آپ تشریف لائیں تو میری بہنو اور بیٹیو باپردہ تشریف لایا کرو...... ذرا سوچیئے کہ پردہ تو فرض ہے اور اگر آپ میں سے کوئی ہماری مسلمان بہن...... آئے تو محفل میلاد میں شریک ہونے کیلئے لیکن منہ کھلے آئے یعنی پردہ نہ کیا ہو تو پھر آپ ثواب کی بجائے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف جارہی ہیں اکثر ہماری بہنیں کہتی ہیں کہ اگر ہم پردہ کریں تو ہمارے شوہر ناراض ہوتے ہیں...... یا ہماری سہیلیاں ناراض ہوتی ہیں کہ محفل میں جارہی ہو تو برقعہ نہ پہنو......نقاب نہ کرو لوگوں کو کیسے پتہ چلے گا کہ ہم نے محفل میں کتنے نفیس کپڑے پہن کر شرکت کی ہے......(استغفر اللہ)

افسوس ہے ایسا مشورہ دینے والے شوہروں پر اور گمراہی میں ڈالنے والی ایسی دوستوں پر...... میری بہنو آپ اللہ کو ناراض نہ کرو......اس کے بدلے دنیا

والوں کے ناراض ہونے کی پروانہ کرو!...... آیئے حدیث پاک سماعت فرمایئے:

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

''مخلوق کی جس بات کے ماننے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اس پر عمل نہ کیا جائے''

حوالہ: مسند امام احمد	جلد نمبر ۵	صفحہ نمبر ۶۶

میری بہنو آج کی اس باوقار محفل پاک سے یہ سبق لیکر جایئے کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی رضا کو ہر کسی کی رضا پر مقدم رکھنا ہے...... اور اللہ کی نافرمانی سے از حد محفوظ رہنا ہے۔

محترم سامعات:

اصلاحی سبق حاصل کرنے کے بعد آیئے محفل کی اگلی کارروائی جاری رکھتے ہیں...... تو آج کی محفل پاک میں ہماری دور سے تشریف لائی ہوئی ایک مہمان ثناء خوان اور مرکزی ثناء خوان ہماری محفل کی اسٹیج کو رونق بخشے ہوئے ہیں...... اور مجھے اس بات کا احساس ہے کہ آپ سب ان کا انتظار کر رہی ہیں کہ کب وہ محفل کی جان شخصیت تشریف لائیں اور ہم سب کو اپنے اچھے اور سلجھے ہوئے...... سوز و گداز کی دولت اور حسن سے مزین انداز و آواز میں نعت سرور کونین ﷺ سنائیں...... تو محبت سے مہکتے ہوئے انداز میں استقبال کیجئے گا...... تشریف لاتی ہیں...... آج کی محفل کی جان شخصیت...... محفل کی آن شخصیت...... میری مراد ذاکرہ ذکر حبیب ﷺ

محترمہ و مکرمہ زینب بتول صاحبہ ہیں

نعرے سے استقبال کریں تا کہ ہماری مہمان ثنا خوان کو آپ کے ذوق سماعت کا اندازا بھی ہو جائے......اور ان کی حوصلہ افزائی بھی ہو جائے:

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد تاجدار مدینہ ﷺ

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

محفل کا ذوق بتا رہا ہے باجی زینب صاحبہ کو سن کر آپ کا ایمان تازہ ہو گیا ہے......اور آپ اپنے ذوق کو اسی طرح سدا بہار رکھیئے گا:

دیکھئے ہماری محترمہ باجی صاحبہ نے آقا ﷺ کی نعت جہاں انتہائی سلیقہ شعاری سے ادا فرمائی......وہاں خصوصی طور پر انہوں نے ایک موضوع بھی اپنے کلام کی صورت میں ہمیں دے دیا......اور وہ دلوں میں اترنے والا حسین موضوع ہے ''حسن مصطفیٰ ﷺ'' تو میں ناچیز محفل کے ذوق میں مزید اضافے کیلئے ان کے اس پیش کردہ نعتیہ کلام کی تائید میں یوں عرض کرنا چاہوں گی......کہ:

ہونٹوں پہ مرے رہتی ہیں سرکار کی باتیں
محبوب خدا سید و سردار کی باتیں
اللہ نے ہر پھول کے چہرے پہ لکھی ہیں
سرکار ﷺ ہی کے چہرہ و رخسار کی باتیں

اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ انشاء اللہ......میری بہنو ہم اپنی ہر محفل میں اپنی بہنوں کو جہاں ذکر سرکار ﷺ کی رفعتوں کے چرچے سنایا کریں گے......اور ''اصلاحی سبق'' دیا کریں گے وہاں ایک حدیث پاک......شافع امت، شفیق

امت...... شمعِ ہدایت، شمعِ خلافت...... شہکار قدرت، شمعِ نبوت...... شان رسالت، پیکر سخاوت...... تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ''حسن مبارک'' کے بارے میں بھی سنانے کی سعادت حاصل کیا کریں گے۔

''حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک حدیث''

میری بہنو محفل کو اس طرح سے چلانے کا ایک فائدہ یہ ہوا کرے گا...... کہ محفل میں تشریف فرما تمام سامعات ''احادیث مبارکہ'' کی برکات بھی حاصل کیا کریں گی...... اور دوسرا فائدہ کہ ہم احادیث کو سن سنا کر یاد کرنے کی سعادت بھی حاصل کر سکتی ہیں...... تو آیئے حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک مبارک حدیث سماعت فرمایئے...... احادیث مبارکہ کی معتبر کتاب ''سنن نسائی'' کے اندر یہ حدیث موجود ہے...... آیئے میں حصول برکت کیلئے حدیث مبارکہ کا پورا عربی متن پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں...... کہ:

عَنْ سَعْدٍ، کُنْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ یَسَارِہٖ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہٖ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں طرف سے دیکھتے...... اور سلام پھیرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخِ انور کی چمک اور سفیدی دائیں طرف سے دیکھتے...... اور سلام پھیرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخِ انور کی چمک اور سفیدی دائیں طرف سے معلوم ہوتی ہے:

حوالہ: سنن نسائی	کتاب القبلہ	حدیث نمبر ۱۳۱۸

میری تمام بہنیں ایک مرتبہ محبت سے کہہ دیجئے...... سبحان اللہ!

میری عزیزو!

قرآن وحدیث سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کے جو تذکرے ملتے ہیں ان کے متبادل اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی...... ہم جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کی باتیں کرتے ہیں...... وہ تو جو مقام رکھتیں ہیں وہ آپ جانتی ہی ہیں...... لیکن جب قرآن پڑھیں تو...... دل و جاں سے یہ صدا بلند ہوتی ہے...... کہ:

والشمس کی اور والقمر کی تفسیر میں دیکھو
قرآن ہے بس آپ کے انوار کی باتیں
ظاہر ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ سے یہ اجمل
ہوتی ہی رہیں آپ کے کردار کی باتیں

آخر میں دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی ایسی ہزاروں محفلیں سجانے کی توفیق عطا فرمائے...... اور ان محافل کو ہمارے لئے دین سیکھنے اور ہماری اصلاح کرنے کا ذریعہ کامل بنائے اور محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک لمحات کا صدقہ ہماری دنیا اور آخرت بہتر فرمائے...... (آمین)

آخر میں ایک مرتبہ میں محفل کو سجانے والی تمام انتظامیہ کو بھی تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتی ہوں...... اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان محافل کا انعقاد کرنے والوں کا ذوق وسیع فرمائے...... اور ان کو اور ہم سب کو آنے والے دکھ درد اور آفات سے محفوظ فرمائے...... (آمین)

نقابت نمبر 2

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ إِذَا سَجٰى ۝

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ابتدائی گفتگو

بے شمار مرتبہ شکر اس ذات پاک کا کہ جس کی مثل نہیں...... مثال نہیں...... کہ اس ذات بلند تر نے ہمیں ایک مرتبہ پھر یہ موقعہ عنایت فرمایا...... کہ ہم تمام بہنیں ایک میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے سجی ہوئی محفل پاک میں باوضو ہو کر...... باپردہ ہو کر...... شریک ہو رہی ہیں

نہ ہی تو کسی کو یہ معلوم ہے کہ نہ جانے سانسیں کب تک وفا کریں اور کوئی یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ کب سانسوں کا رشتہ ٹوٹ جائے...... اور یہ خاکی جسم بے جان اور بے روح ہو کر رہ جائے...... تو ایسے میری بہنو! ان محافل ذکر خداوندی اور محفل ذکر مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے خوش بختی کی دلیل جانتے ہوئے شرکت کرنی چاہیئے...... اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہماری چند سانسیں آج پھر اپنی

اوراپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی محفل کیلئے پسند فرمالیں......اور ہم محفل پاک کے اس بربا کت ماحول میں سانس لیکر خود کو تسکین جاں کا سامان مہیا کر رہی ہیں:

''تمہیدی گزارشات''

اس بات پر ہمارا مکمل یقین ہے کہ ہر قسم کی تعریفات، تحمیدات، خالق ارض وسماء، رب العلیٰ، وحدہ لاشریک کیلئے ہیں......جس افضل اعلیٰ ذات پاک نے ہمیں تمام مخلوقات میں اشرف، اعلیٰ اور احسن تخلیق فرما کر اپنی خلافت کا تاج اس خاکی انسان کے سر پر سجایا۔

الحمدللہ! ہم اپنی محافل میں خواتین کو ''درس توحید'' بھی دیتے ہیں تاکہ ہر حال میں ہمارا عقیدۂ توحید پختہ رہے......اور انسان اپنے خالق و مالک کی قدرتوں کا مشاہدہ کرتا رہے اور ہر حال اس کی بارگاہ میں سربسجود رہے......تو اپنے خالق حقیقی کی قدرتوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے دیکھئے اور پھر سوچیے کہ کتنی عزتوں کا مالک ہے ہمارا وحدہٗ لاشریک رب......جس کی نہ کوئی مثل اور نہ مثال ہے اگر آپ قدرتوں کا مشاہدہ کرنا چاہئیں تو ویسے تو کائنات کا ذرہ ذرّہ اس کے حسن کاریگری کی عکاسی کرتا ہے......ہم اپنی بہنوں کو بطور درس کیلئے چند مثالیں یہاں محفل پاک کے شروع میں عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں...... دیکھئے باغوں اور جنگلوں کے اندر یا پھر گھروں میں سجی ہوئی...... دلنواز مہکتی ہوئی کیاریوں کا مشاہدہ کیجئے......کہ کتنے خوبصورت درخت اور باغات ہیں......پھران

کے حسن میں مزید اضافہ کرنے کیلئے خالق کائنات نے ان سب کو کس قدر نکھار دیا ہے...... کہ:

کوئی باغ یا جنگل اپنی بناوٹ اور سجاوٹ میں دوسرے سے نہیں ملتا......اور ان باغوں اور جنگلوں میں موجود پھول اور پھل سب ہی جدا جدا رنگ رکھتے ہیں...... کوئی بھی اپنے رنگ میں اپنی خوشبو میں...... اور اپنے ذائقے میں دوسرے سے مماثلت نہیں رکھتا...... دیکھئے جو پھول یا پھل......کو ایسی انفرادی حیثیت دیتا ہے کہ دوسرے میں اس کی مثال موجود نہ ہو وہ رب خود کتنا بے مثل و بے مثال ہوگا؟"

نہ اُس جیسا ...... بنانے والا کوئی
نہ اُس جیسا ...... نکھارنے والا کوئی
نہ اُس جیسا ...... تخلیق کرنے والا کوئی
نہ اُس جیسا ...... حفاظت کرنے والا کوئی
نہ اُس جیسا ...... عطا فرمانے والا کوئی
نہ اُس جیسا ...... نوازنے والا کوئی
نہ اُس جیسا ...... رحم فرمانے والا کوئی
نہ اُس جیسا ...... در گزر فرمانے والا کوئی
نہ اُس جیسا ...... مصیبتوں سے بچانے والا کوئی
نہ اُس جیسا ...... سیکھانے والا کوئی

محترم سامعات!

کہہ دیجئے...... سبحان اللہ...... آیئے مزید سنیئے رب کی شان بندہ نوازی کے بارے میں کہ قربان جاؤں جس کو بھی تخلیق فرماتا ہے...... اس کے رہنے کا انتظام پہلے فرمادیتا ہے...... اس کے کھانے کا انتظام پہلے سے ہی فرمادیتا ہے...... اور اس دنیا میں آنے والے کو رزق کہاں سے ملے گا...... یہ بات بھی اس آنے والے کے ذہن میں اپنی قدرت کاملہ سے پہلے ہی سے ڈال دیتا ہے...... بے شک وہ کسی اور کے ذریعے سے ہی اپنی غذا حاصل کرتا ہو لیکن سوچیئے تو سہی...... کہ:

میرا کریم رب...... میرا بے مثل و بے مثال خالق و مالک...... سب کچھ اپنے پاس سے دیتا ہے اور باقی لوگ جو کچھ دیتے ہیں وہ اپنے رب کے دیئے ہوئے خزانوں سے ہی عطا کرتے ہیں...... ذاتی مالک تو ہونے کا کوئی دعویٰ نہیں کرسکتا...... یہ دعویٰ تو اسی مالک و خالق کی کبریائی اور یکتائی کو زیب دیتا ہے۔

تو پھر میری عزیزو اور محترم بہنو! ہمارا بھی حق بنتا ہے کہ ہم اپنے رب کو کثرت سے یاد کریں اور اس کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کائنات کی مالک ذات مبارکہ کا شکر ادا کریں...... اور انتہائی عاجزی و انکساری سے یوں عرض کریں...... کہ:

برتر ہے خدایا تو مرے وہم و گماں سے
لاؤں میں تری حمد کو الفاظ کہاں سے

بن جائیں قلم سارے شجر، بحر سیاہی
ممکن نہیں توصیف تری پھر بھی جہاں سے
نازشؔ نے ہر اک غم میں تجھے یاد کیا ہے
نکلا ہے سدا نام ترا اس کی زباں سے

''تلاوت کلام لاریب''

اب ہم محفل پاک کی اگلی کارروائی شروع کرنے سے پہلے تلاوت قرآن پاک سننے کی سعادت حاصل کرنا چاہیں گے...... لیکن اس سے پہلے کہ میں آج کی محفل میں تلاوت قرآن کی سعادت حاصل کرنے والی قاریہ کو دعوت دوں پہلے ضروری ہے...... کہ چند باتیں اپنی سننے والی بہنوں کو قرآن کی رفعت کے حوالے سے بھی سنا دی جائیں...... تو انتہائی توجہ فرمائیے گا...... کہ:

الحمدللہ! ہم اپنی محافل اور جلسوں کی اور اس کے علاوہ بھی ہر طرح کی بزم میں کوئی کارروائی شروع کرنے سے پہلے تلاوت قرآن ضرور سنتے اور سناتے ہیں...... دیکھئے ایک یہ ہمارا حق تو ہے ہی کیونکہ یہ ہم مسلمانوں کی سب سے بلند تر مذہبی کتاب ہے...... دوسری طرف اس کے فائدے اور برکات کو بھی مدنظر رکھیئے کہ ذات رسالت، ذات نبوت...... ذات پاکیزہ، ذات مطہرہ...... ذات مقدسہ، ذات شرفیہ...... ذات رحمت...... ذات عظمت، آقا ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔

اِقْرَأُ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ

قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے ساتھیوں کی شفاعت کرے گا

حوالہ: صحیح مسلم	کتاب صلاۃ المسافرین	جلد نمبر ۱

تو آیئے اس فرمان رسالت ﷺ پر عمل کرتے ہوئے...... تلاوت قرآن سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں...... اس وقت محفل کی اسٹیج پر بہترین قاریہ قرآن...... رموز تجوید سے واقف قاریہ قرآن...... میری مراد محترمہ و مکرمہ باجی رضیہ صاحبہ ہیں...... تو میں ان سے انتہائی ادب سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ تشریف لائیں...... اور اپنی پرسوز آواز میں تلاوت کلام مجید فرمائیں...... آپ ان کی آمد سے پہلے قرآن کی عظمت اور عزت کے نام ایک وجد آفریں نعرہ لگایئے

......نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل تاجدار کونین ﷺ

تو میں گزارش کروں گی...... قاریہ قرآن...... باجی رضیہ قادریہ صاحبہ سے کہ وہ تشریف لائیں اور تلاوت قرآن پاک فرمانے کی سعادت حاصل فرمائیں:

عزیز سامعات!

ابھی آپ نے تلاوت قرآن مجید سننے کی سعادت حاصل کی...... تو میں قرآن کے معارف کے حوالے سے اور قرآن کے مضامین پاکیزہ کے بارے میں یوں عرض کرنا چاہوں گی...... کہ اگر قرآن کو دل کی محبت سے اور پاکیزہ نظر سے اور طہارت والی زبان سے پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن ہی آقا ﷺ کی حیات طیبہ کے شب و روز کی ترجمانی کرنے والی سب سے بڑی اور مقدس کتاب ہے...... عزیز سامعات دیکھئے...... کہ:

قرآن بتاتا ہے...... حضور ﷺ کا سراپا حسن کیا ہے

قرآن بتاتا ہے...... حضور ﷺ کے مزاج کی نرمی کیا ہے

قرآن بتاتا ہے...... حضور ﷺ کے احوال کی بلندی کیا ہے

قرآن بتاتا ہے...... حضور ﷺ کے اقوال کی پاکیزگی کیا ہے

قرآن بتاتا ہے...... حضور ﷺ کا کمال بندگی کیا ہے

قرآن بتاتا ہے...... حضور ﷺ کی عادت بندہ پروری کیا ہے

قرآن بتاتا ہے...... حضور ﷺ کے مقام کی رفعت کیا ہے

قرآن بتاتا ہے...... حضور ﷺ کے علوم کی عظمت کیا ہے

قرآن بتاتا ہے...... حضور ﷺ کے غزوات کا حال کیا ہے

قرآن بتاتا ہے...... حضور ﷺ کے بندہ نوازی کا کمال کیا ہے

مدحت سرورِ کونین ﷺ:

تلاوت قرآن پاک کے بعد ہمیشہ سے عشاقان، تاجدار مدینہ ﷺ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ نعت سرکار ﷺ ضرور پیش کرتے ہیں...... ویسے بھی ہم نے اپنی ان محفلوں کو مزید چلانے کا ایک طریقہ یہ طے کر رکھا ہے کہ محفل کے شروع میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے حوالے سے گفتگو کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد میں تلاوت قرآن سن کر اپنے دلوں کی تازگی کا سامان کرتے ہیں ...... اور پھر اس کے بعد جان سخاوت، جان عبادت...... جان صداقت، جان شرافت...... جان فصاحت، جان بلاغت...... حسن امامت، پیکر عظمت، قابل

رفعت ...... حامل شفاعت، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک پیش کرتے ہیں

قابل قدر عزیز سامعات!

عالم اسلام کے تمام محقق کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ نعت کا لفظ صرف اور صرف تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور کمالات مطہرہ کو بیان کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

اور اس کے علاوہ صحابہ کرام و اہلبیت اطہار ...... اور اولیاء کرام کیلئے منقبت ...... تعریف وتوصیف ...... مدح وقصیدہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے ...... بے شک اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا اور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت لکھنا، پڑھنا، سننا اور سنانا عبادت ہے

اور محقق کہتے ہیں کہ نعت دراصل ایک ایسے پاکیزہ اور معتبر مضمون کا نام ہے جس میں وہ تمام حقیقتوں اور محبتوں کا ذخیرہ موجود ہوتا ہے جس سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف وثناء مراد ہوتی ہے ...... چند لفظوں میں تو نعت کے بارے میں یوں عقیدت ومحبت بھرے الفاظ پیش کئے جاتے ہیں ...... کہ

ذکر خیر الوریٰ ...... نعت ہے
توصیف حبیب خدا ...... نعت ہے
اذکار کی سردار ...... نعت ہے
حسین پیکر انوار ...... نعت ہے
گلستانوں میں بہار ...... نعت ہے

محبتوں کا اظہار ...... نعت ہے

طریقِ محبت ...... نعت ہے

ہدیۂ عقیدت ...... نعت ہے

آیئے اب محفل کا نعتیہ مرحلہ شروع کرتے ہیں تو اس کیلئے میں آج کی اس حسین اور باوقار محفل پاک کی پہلی ثنا خوان کو دعوت دینا چاہوں گی ...... تو محبت رسول ﷺ سے مزین ذوق سماعت سے سنیئے گا ...... تشریف لاتی ہیں ...... اس محفل کی پہلی ننھی ثنا خوان ...... یعنی کم عمر بچی جو آقا ﷺ کی نعت بھی پڑھتی ہیں ...... اور قرآن سے لگاؤ بھی رکھتی ہے ...... تو اپنی محبتوں کی رفعت ...... پہاڑوں جیسی عقیدت ...... کلیوں جیسی معصومیت ...... اور گلاب کی کلیوں جیسی مسکراہٹ لئے ہوئے تشریف لا رہی ہیں ذکر شاہ مدینہ ﷺ سنانے کیلئے ...... ہماری قابل فخر بچی اور قابل رشک بیٹی محترمہ ومکرمہ میمونہ صاحبہ ...... تشریف لا رہی ہیں ...... آپ تمام سامعات کا حق بنتا ہے کہ آپ اس بچی کی حوصلہ افزائی دل کھول کر فرمایئے اور ایک محبت بھرا نعرہ لگایئے

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل سرورِ کونین ﷺ

تشریف لاتی ہیں ہدیہ نعت پیش فرمانے کیلئے

محترمہ ومکرمہ میمونہ صاحبہ

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

کیا معصوم سا انداز تھا ...... اس میمونہ بچی کے نعت سرور کونین ﷺ پیش

کرنے کا...... یقین جانیئے ان کے منفرد اور پر لطف انداز بیان میں اتنی چاشنی تھی کہ مجھے کہنا پڑتا ہے کہ یہ نعت سرکار ﷺ سنا کر ہمیں عقیدتوں کا اثاثہ وسامان دے رہی تھیں...... تو ان کے انداز نعت گوئی کو دیکھ کر مجھے اسی حوالے سے ایک کلام یاد آیا...... میں ابھی آپ سامعات کو سناتی ہوں...... کہ:

اس رنگ سے اب مدح رسول دوسرا ہو
انداز جدا لہجہ جدا فکر جدا ہو
قرآن کے الفاظ ہوں اور فکر رضا ہو
لہجے میں محمد ﷺ کے خدا بول رہا ہو
اخلاص ہو الفت ہو محبت ہو وفا ہو
اوصاف یہ جب ہوں تو محمد ﷺ کا گدا ہو
اس واسطے جنت کو خداوند نے بنایا
یہ بھی میرے محبوب کی نعتوں کا صلہ ہو

اور یقین جانیئے یہ آپ اسلامی بہنوں کی خوش بختی ہے...... کہ آج آپ محفل ذکر سرکار ﷺ میں وقت دے رہی ہیں...... اور روحانیت کے موتی لے رہی ہیں...... کیونکہ ہمارا تو عقیدہ ہے...... کہ:

جس بزم میں ذکر رسالت مآب ہے
اس بزم میں سانس بھی لینا ثواب ہے
کیونکہ امی لقب ہیں وہ ام الکتاب ہیں

ان پر سلام جن کا پسینہ گلاب ہے

ہاں...... ہاں! یہ ذکر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو وہ گوہر نایاب ہے کہ جب بھی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونٹوں پر آجائے...... تو اس وقت اس ذکر کی برکت سے دل راحت وسکون کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے...... یہی وہ بابرکت ذکر ہے جو مشعل بزم وفا ہے...... امراض کیلئے شفاء ہے...... اعمال کی جان اور حسن و بقا ہے...... اسی ذکر کی طفیل ہی تو ماحول میں پاکیزگی ہے...... اور ذکر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے خوش نصیبوں کے چہروں پہ تازگی ہے...... اسی ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہی تو چمن چمک رہا ہے...... گلشن گلشن مہک رہا ہے...... اور اسی کے سبب سے تو وفاداریاں قائم ہیں...... پرہیزگاریاں قائم ہیں:

قابل قدر عزیزو!

یہ باتوں کا سلسلہ تو چلتا ہی رہے گا...... آیئے پہلے ایک اور نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سننے کی خواہش پوری کرتے ہیں...... الحمدللہ! میں انتہائی مسرت سے باغ باغ ہو کر یہ جملے کہہ رہی ہوں...... آج کی محفل کی انتظامیہ نے جس محبت سے آج کی اس محفل پاک کو سجایا ہے...... یہ جو ہر طرف بزم ذکر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا نکھرا نکھرا ...... سنورا سنورا...... سجا سجا...... مہکا مہکا...... چمکا چمکا ماحول آپ سامعات کو نظر آ رہا ہے یہ اس انتظامیہ کا اپنے لجپال کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت اور قلبی تعلق ہی کا نتیجہ ہے

یہ حقیقت ہے کہ محفل سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں بھی سجانے کا اہتمام کیا جاتا ہے

وہاں تمام سجانے والوں کا ایک عقیدہ ہوتا ہے...... ایک سچا تصور ہوتا ہے...... ایک پاکیزہ دلی خواہش ہوتی ہے...... کہ ہم اچھے سے اچھا سجائیں...... ہم محفل کی رونق کو خوب سے خوب تر دوبالا فرمائیں...... کیونکہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا قلبی تعلق جو ہوتا ہے وہ ہر حوالے سے انفرادیت اور نفاست تلاش کرتا رہتا ہے...... محفل ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حسین سے حسین بنایا جائے...... اس حوالے سے ایک شاعر نے انتہائی خوبصورت موتیوں سے حسین الفاظ جوڑ کر یوں اظہار محبت کیا ہے...... کہ:

زبان کا سینہ بنے سفینہ
ذرا طبیعت رواں دواں ہو
ہوا میں خوشبو کے دائرے ہوں
گلاب گلنار آسماں ہو
زمیں زمرد اُگل رہی ہو
کلی کلی کنز کن فکاں ہو
چمن کے سینے پہ فخر گل کا
نشاں بانداز کہکشاں ہو
جبین کونین پنجتن کے
کرم سے فردوس انس و جاں ہو
سبھی سمندر ہوں میرے بس میں
شجر شجر میرا راز داں ہو

خیال کی انجمن سجاؤں
دہن میں جبریل کی زباں ہو
سرور ہو سبیل میرا
تو دل میں لفظوں کا کارواں ہو
چمن سجاؤں میں ہر وفا کا
محبتوں سے بھرا جہاں ہو
کہیں قبیلہ ہو اولیاء کا
کہیں پہ بہلول کی دوکاں ہو
بچھا کے مسند بشارتوں کی
دلوں پہ ادراک سا رواں ہو
میں اپنی سوچوں کو آبِ کوثر سے
غسل دے لوں تو انتہا ہو
پڑھوں میں تسبیح فاطمہؓ جب
تو کعبہ فکر میں ادا ہو

مجھے احساس ہے کہ بات ذرا دور چلی گئی تھی بات میں طوالت پیدا ہو گئی ہے.....تو میں بلاتاخیر آج کی محفل میں ہدیہ نعت پیش فرمانے کی سعادت حاصل کرنے کی خواہش لیکر تشریف لانے والی.....ہستی کو دعوت نعت دیتی ہوں......

میری مراد باجی سعدیہ صاحبہ ہیں

تو ان سے میں ناچیز ملتمس ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی میٹھی سی پرسوز آواز میں نعت نبی ﷺ سنائیں......تو تشریف لاتی ہیں......محترمہ ومکرمہ باجی سعدیہ صاحبہ

عزیز سامعات!

بہت اچھا اور انتہائی نفیس کلام پیش کیا باجی سعدیہ صاحبہ نے بے شک ان کے نصیب میں یہ ساری سعادتیں نعت خواجۂ دوسرا ﷺ ہی کے سبب سے ہیں......کہ:

بزم تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ کی گلی تھی ابھی ابھی
معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبرائیل
یہ کس نے نبی ﷺ کی نعت پڑھی تھی ابھی ابھی

ہم اس سچائی کو تسلیم کرتے ہیں کہ نعت مجموعہ ہے صورت و سیرت مصطفیٰ ﷺ کے اوصاف کا......اور نعت ایک ایسا خوش رنگ گلاب ہے جس کے توسل سے شاعر عشق ومستی کی کیفیات کو رقم کرتا ہے......اور نعت خواں نعت کے ذریعے اپنے جذبہ عشق ومحبت کا اظہار کرتا ہے ''نعت'' نعت خواں کا سرمایہ فن ہی نہیں ان کیلئے سرمایہ آخرت بھی ہے......نعت نبی ﷺ میں روتی ہوئی آنکھ کا فراق بھی ہے......اور مژدۂ شفاعت سنکر مسکراتے ہوئے لبوں کا تبسم بھی ہے......نعت احساس کے حسین تاروں سے پھوٹنے والے نغمات قدس کا ترنم بھی

ہے......اور فرطِ ادب سے خاموش لبوں کا تکلم بھی ہے...... میں تو اکثر محافل میں یوں کہا کرتی ہوں......کہ:

نعت سرور کونین ﷺ ...... وادی شعر و سخن کا نکھار ہے
نعت سرور کونین ﷺ ...... محبتوں کا اعلیٰ اظہار ہے
نعت سرور کونین ﷺ ...... رات کے پچھلے پہر کا افتخار ہے
نعت سرور کونین ﷺ ...... اصل میں رحمت پروردگار ہے

اور...... حقیقت تو یہ ہے......کہ:

نعت کہنے کیلئے دل پاک ہونا چاہئے
درد الفت دیدۂ غمناک ہونا چاہئے

ارے میں تو کہتی ہوں کہ تم نعت سرور کونین ﷺ کی طرف آؤ تو سہی پھر دیکھنا نعت کے فیض کیسے حاصل ہوتے ہیں...... کیسے فوائد حاصل ہوتے ہیں...... کیسے رحمت کے چشمے پھوٹتے ہیں:

عزیز بہنو!

آیئے اب ایک اور ثناء خوان کو سنتے ہیں اور اپنے قلوب و اذہان کو محبت رسول ﷺ کی پاکیزہ طراوت سے معطر کرتے ہیں......اور اس دلنشیں ماحول میں......نعت سرور کائنات ﷺ پیش فرمانے کیلئے تشریف لاتی ہیں ہماری ہر دلعزیز ثنا خوان...... ثنا خوانوں میں ایک سلجھی ہوئی اور نفیس ثنا خوان......میری مراد

محترمہ ومکرمہ حافظہ عارفہ صاحبہ

میں انتہائی احترام کیساتھ گزارش کرتی ہوں اپنی اس مہمان ثناخوان کہ وہ تشریف لائیں...... اور اپنی مٹھاس بھری آواز میں نعت تاجدار کائنات ﷺ سنانے کی سعادت حاصل فرمائیں

اللہ تعالیٰ ان کے حسن سخن کو اور حسین بنا دے...... تو تشریف لاتی ہیں باجی حافظہ عارفہ صاحبہ...... نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل سرور کونین ﷺ

میری عزیز بہنو اور دوستو!

الحمدللہ! جہاں ہم اپنی محافل میں آقا ﷺ کی نعت پیش کرتے ہیں اور اسی طرح ہم نعت نبی ﷺ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے اہل وعیال کا ذکر بھی کرتے ہیں...... یعنی اہلبیت اطہار کا ذکر بھی شوق سے کرتے ہیں...... تو ۱۳ رجب کا دن قریب آرہا ہے جس میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارکہ ہوئی...... تو میں یہاں شان مولائے کائنات کے حوالے سے بھی اپنی بہنوں کو چند باتیں فضائل کی سنانا چاہتی ہوں...... آیئے سب سے پہلے اس عنوان کے حوالے سے ایک حدیث مبارکہ پیش کرتے ہیں...... اس کے بعد بات کا سلسلہ آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے:

عَنْ شَرَاحِیْلَ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اَبْشِرْ یَا عَلِیُّ حَیَاتُكَ وَ مَوْتُكَ مَعِی

اب اس حدیث پاک کا ترجمہ سماعت فرمایئے!

شراحیل بن مرہ سے روایت ہے کہ بے شک آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی

تمہیں بشارت ہے کہ تمہاری موت اور حیات میرے ساتھ ہے

یہ حدیث مبارکہ امام المحدثین حضرت امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور و

معروف کتاب ''المعجم الکبیر'' میں نقل فرمائی ہے

دیکھئے سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کس حد تک قرب

عنایت فرمایا..... کہ جو حدیث پاک سے ظاہر ہے

اس لئے ہم کہتے ہیں جہاں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنی محافل میں کرتے ہو وہاں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر بھی کیا کرو...... اور تمام اہلبیت اطہار کا ذکر لازمی کیا

کرو...... کیونکہ احادیث کی کتب میں ان کے فضائل و مناقب پر بے شمار پھول

یعنی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں..... فخر السادات، پیر سید نصیر الدین نصیر

گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب موتی مدحت علی رضی اللہ عنہ میں پیش کئے ہیں...... غور

سے سماعت فرمائیے..... قبلہ پیر صاحب فرماتے ہیں:

در مصحف حق آیت دین است علی رضی اللہ عنہ

بر چرخ عطا مہر مبین است علی رضی اللہ عنہ

گوہر چہ نصیر از علو قدرش

در بزم ولا صدر نشین است علی رضی اللہ عنہ

کیا بات ہے میرے پیر علی رضی اللہ عنہ کی...... کہ:

کنز خالق کا ہے جو تابندہ گوہر وہ علی رضی اللہ عنہ

ہے جو سلطان جہاں، جان پیغمبر وہ علی رضی اللہ عنہ
جو ولایت کی ولایت کا ہے سرور وہ علی رضی اللہ عنہ
جو علوم باطنی کا ہے سمندر وہ علی رضی اللہ عنہ

میری عزیز سامعات!

بولتے ہوئے میرا ساتھ دیجئے گا...... اور سبحان اللہ...... ماشاء اللہ کا ورد زینت زباں رکھیئے گا...... کیونکہ ابھی میرا دل مولائے کائنات کی عظمت کے حوالے سے اور بھی کچھ کہنے کو کر رہا ہے...... تو یہاں میں گدائے آل رسول، خادم در بتول، مفسر قرآن علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ایسا حسین موتیوں سے نکھرا ہوا نذرانہ عقیدت جو انہوں نے مولائے کائنات کی بارگاہ میں پیش کیا...... میں آپ سامعات کو سنانا چاہتی ہوں!

قاسم خلد علی رضی اللہ عنہ ساقی کوثر ہیں علی رضی اللہ عنہ
ہادی و مہدی علی رضی اللہ عنہ حیدر و صفدر ہیں علی رضی اللہ عنہ
مرتضٰی شیر خدا فاتح خیبر ہیں علی رضی اللہ عنہ
مظہر نور خدا عکس پیغمبر ہیں علی رضی اللہ عنہ
مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم چاند ہیں تو چاند کا ہالہ ہیں علی رضی اللہ عنہ
صبح اسلام کے چہرے کا اجالا ہیں علی رضی اللہ عنہ

آیئے میری بہنو!

پہلے ایک سیدہ شہزادی سے...... داماد رسول، شوہر بتول، حضرت مولائے

کائنات کی پیاری سے منقبت سنتے ہیں اور پھر اپنے موضوع کو مزید آگے بڑھاتے ہیں..... تو تشریف لاتی ہیں میری مراد باجی

سیدہ، عالمہ، معلّمہ، سیدہ آمنہ بتول ہیں

میں اس سیدزادی سے ملتمس ہوں کہ وہ اسٹیج پر تشریف لائیں تاکہ ہماری محفل میں موجود تمام سامعات انتہائی عقیدت و محبت سے خون رسول کی زیارت بھی کریں..... ایک سیدہ کی زبانی..... امام الاولیا، حجتہ اللہ، اخی رسول، شوہر بتول، سید المسلمین، سید المؤمنین، سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی منقبت بھی سماعت کیجئے..... نعرہ تکبیر..... نعرہ رسالت..... نعرہ حیدری

قابل قدر عزیز سامعات!

اب آپ کے سامنے میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صفاتی ناموں کی ایک محبت بھری فہرست پیش کرتی ہوں..... اور ان صفاتی ناموں پر آپ کی زبان "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی صدائے دلنواز سے تر رہنی چاہیے..... تو توجہ فرمائیے میں پیش کر رہی ہوں..... کہ یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

تو ماہ فروزاں، تو مہر درخشاں ...... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو نیّر تاباں، تو شاہد یزداں ...... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو رحمت رحمٰن، تو مظہر رحمان ...... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو قلزم فیضان، تو قوسین کا عنوان ...... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو کونین کا سلطان، تو دلبر ذیشان ...... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو قبلۂ ایماں، تو سرور جاناں ...... یا رسول اللہ ﷺ

تو صاحب قرآں، تو کعبۂ ایقان ...... یا رسول اللہ ﷺ

تو روح تجلی، تو مدنی مکی ...... یا رسول اللہ ﷺ

تو شاہ معظم، تو نور مجسم ...... یا رسول اللہ ﷺ

تو نور اتم، تو شاہ امم ...... یا رسول اللہ ﷺ

تو شاہ عرب، تو شاہ عجم ...... یا رسول اللہ ﷺ

تو مہر مبیں، تو ماہ حسیں ...... یا رسول اللہ ﷺ

تو خلق متیں، تو سرور دیں ...... یا رسول اللہ ﷺ

تو جان بلاغت، تو کان فصاحت ...... یا رسول اللہ ﷺ

تو لطف سراپا، تو کیف مجسم ...... یا رسول اللہ ﷺ

تو سید اکرم، تو سرور عالم ...... یا رسول اللہ ﷺ

اور محبت میں غوطہ زن الفاظ میں تو بس یونہی نذرانہ عقیدت پیش کیا جاتا ہے...... کہ:

بزم کونین نمائش ہے تمہاری ساری
حق نے یہ بزم تمہیں سے تو سنواری ساری
پاس عاشق کے جو شے ہے تو وہ معشوق کی ہے
تم خدا کے ہو اور خدائی ہے تمہاری ساری
آپ بنا دیں گے قیامت میں تو بن جائے گی یہ
ورنہ بگڑی ہوئی باتیں ہیں ہماری ساری

خلق تو جرم کرے اور خدا فضل کرے
حق تو یہ ہے کہ یہ خاطر ہے تمہاری ساری
اچھے ان کے ہیں تو اے کیفؔ برے کس کے ہیں؟
اپنی امت شہِ طیبہ کو ہے پیاری ساری

اور یہ جو آج کی محفل سجی ہوئی ہے اور نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات سے نکھری ہوئی ہے...... یہ میلاد پاک کی پاکیزہ محفلیں جن میں مسلک حق کی ترجمانی کی جاتی ہے اور آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں...... اس دور اور اس نازک وقت میں بڑی اہم ضرورت ہے کہ ایسے دور میں اللہ عزوجل اور اس کے حبیب، مبلغ ارفع، مبلغ اعلیٰ...... مجاہد اعظم، مشفق اعظم...... مرسل اکرم، معزز و مکرم...... مہمان محترم، محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی ایسی ہزاروں محفلوں کا انعقاد کیا جائے...... تا کہ صحیح عقیدے اور صحیح راہ کا تعین یقینی بنایا جاسکے...... اور تمام امتیوں کا اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے قلبی و روحانی تعلق مضبوط بنایا جاسکے:

یہ محفل ...... لعل بحر کرامت کی محفل ہے
یہ محفل ...... شہر یار ہدایت کی محفل ہے
یہ محفل ...... گنج بخش سیادت کی محفل ہے
محفل ...... مہر و ماہ شرافت کی محفل ہے
یہ محفل ...... بحر جودو عنایت کی محفل ہے
یہ محفل ...... تاجدار شفاعت کی محفل ہے

یہ محفل ...... حسن صبح سعادت کی محفل ہے
یہ محفل ...... سلسبیل سخاوت کی محفل ہے
یہ محفل ...... دافع ہر مصیبت کی محفل ہے
یہ محفل ...... بے نواؤں کی دولت کی محفل ہے
یہ محفل ...... قاسم کنز حکمت کی محفل ہے
یہ محفل ...... کوکب شمع عظمت کی محفل ہے
یہ محفل ...... کاشف سرّ وحدت کی محفل ہے
یہ محفل ...... گلشن حق کی نکہت کی محفل ہے
یہ محفل ...... محرم راز فطرت کی محفل ہے
یہ محفل ...... نیّر بامِ نصرت کی محفل ہے
یہ محفل ...... حسن بزم رحمت کی محفل ہے
یہ محفل ...... بہارِ شرف و عزت کی محفل ہے

آج کی محفل کا اصلاحی سبق:

ہم اپنی ان محافل میں خواتین کیلئے ایک محفل میں ایک اصلاحی سبق دینے کا سلسلہ جو شروع کیا ہے...... اس پر عمل کرتے ہوئے...... آج ہم اپنی بہنو اور بیٹیو! کو اخلاق کی درستگی کا سبق دینا چاہتے ہیں...... دیکھئے میری بہنو! سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات نے جہاں ہم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں اور امتیوں کو زندگی کو کامیاب بنانے کے بے شمار اصول اور احکام بیان فرمائے ہیں...... وہاں ایک

مہذب اصول ''اخلاق کی بہتری'' بھی ہے اور آج کی اس روحانی محفل پاک میں اس حوالے سے بات کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی ہے...... کہ آج کی ہماری عورتوں میں جہاں دوسری بہت ساری خامیاں اور کوتاہیاں آچکی ہیں وہاں ایک بہت بڑی خامی ''حسن اخلاق'' کی کمی بھی ہے۔

آج ہماری ایک بہن جس کے کندھوں پر ایک خاندان کے لوگوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے...... تو وہاں زیادہ حق بنتا ہے کہ پہلے ان کی اپنی اخلاقی اصلاح بھی ہونی چاہئے...... تو میں یہاں اپنی تمام چھوٹی بڑی بہنوں سے گزارش کروں گی کہ اپنے ''اخلاق'' خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کریں...... کیونکہ اگر اسی طرح سے اخلاق کی کمی رہی تو یہ زہر ہمارے زیر تربیت پروان چڑھنے والے ننھے پھولوں میں بھی پھیلتا جائے گا...... اور اس کا مشاہدہ آج آپ اپنی نظروں سے بھی کرسکتی ہیں...... تو میری بہنوں یاد رکھیئے اسلام نے یہ ''حسن اخلاق کی دولت ہمیں عطا فرمائی ہے اگر اس سے ہاتھ خالی ہوں تو انسان بے شمار انسانی مہذب خوبیوں سے دور ہو جاتا ہے ...... کیونکہ اصل میں میری بہنوں اور بیٹیو! حسن اخلاق ہی ایک اسلامی پاکیزہ معاشرے کی اصل بابرکت بنیاد ہے...... جس میری بہن کو حسن اخلاق کی یہ دولت میسر ہے تو وہ یقین جانے کہ اس کو بہت ساری نعمتیں اور کامیابیاں اس ایک مہذب صفت کی برکت سے میسر ہو رہی ہیں۔

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گلاب سے حسین فرمان بے مثال سنیئے اور اپنے

اخلاق کو سنوارنے کی کوشش کریں...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ

نیکی ''حسن اخلاق'' کا نام ہے

ترمذی شریف	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۳۶۳

تو آج کا وعدہ پکا وعدہ ہونا چاہئے کہ ہم انشاء اللہ خود کو اچھے اخلاق کی دولت کے حوالے سے خود کفیل کر کے ہی سانس لیں گی۔

کتنی اہم چیز ہے اچھے اخلاق کی دولت کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے اخلاق کا تعارف نیکی کے حوالے سے کروایا...... یعنی ہر نیکی کی بنیاد اخلاق پر ہوتی ہے...... اور انسان کی مہذب زندگی کی کامیابی کیلئے اچھا اخلاق دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کیلئے کنجی کی حیثیت رکھتا ہے...... اللہ آج کی محفل کے اس ''اصلاحی سبق'' پر ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اخلاق کو ایسا کر دے جیسا اس کو پسند ہے...... (آمین)

عزیز سامعات!

آیئے اب محفل پاک کا اگلا مرحلہ شروع کرتے ہیں...... ایک نفیس نعت خواں سے نعت حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں ...... تو آپ سامعات درود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے تصور مدینہ کیجئے...... اور ایسے میں تشریف لاتی ہیں لائق صد احترام...... نعت کی رموز سے واقف ثنا خوان، میری مراد باجی خدیجۃ الکبریٰ صاحبہ ہیں...... حوصلہ افزائی کا حق ادا کرتے ہوئے...... اور آنے والے

مہمان کے سامنے اپنے ذوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ...... ایک نعرہ بلند فرمائیے......نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد حضور ﷺ

حسن سرکار ﷺ پر ایک حدیث:

آپ سامعات کو معلوم ہے کہ ہم ہر محفل کے آخر میں ایک حدیث مبارکہ آقا ﷺ کے حسن و جمال کے حوالے سے پیش کرتے ہیں......یعنی ''اعضائے مبارکہ'' میں سے کسی ایک خوبصورتی کا ذکر کرتے ہوئے اس موضوع پر ایک حدیث حصول برکت کیلئے اپنی بہنوں کو سناتے ہیں......تو آیئے آج کی حدیث پاک سنیئے اور یاد کیجئے:

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ اکَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّیْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

سیدنا ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے سیدنا برا بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی مثل تھا۔

صحیح بخاری	کتاب المناقب	حدیث نمبر ۳۵۵۲

کیا بات ہے میرے کریم آقا ﷺ کے حسن و جمال کی ......جس کی مثال نہ پہلے گزر جانے والوں میں ہے اور نہ ہی بعد والوں میں اس کا تصور کیا جا سکتا ہے......ایسا حسن مبارک کہ جس کو دیکھ کر:

گلاب جھومتے ہیں ...... کلیاں مہکتی ہیں

پتھر درود پڑھتے ہیں ...... ستارے چمکتے ہیں
شجر سلام کرتے ہیں ...... غلام قربان جاتے ہیں

اور محبت سے دیوانہ واریوں کہتے ہیں...... کہ

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیب تنا ہی سے ہیں بری
حیران ہوں میرے شاہا میں کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

میری عزیزو!

میں نہیں چاہتی کہ میں اپنی گفتگو کو مزید طوالت دوں اور ہم آج کی جان شخصیت ...... محفل کی آن شخصیت کے نورانی...... روحانی...... ایمانی...... وجدانی......ایقانی خطاب سننے سے قاصر رہ جائیں۔

تو اب میں بلا تاخیر ایک ایسی شخصیت کو دعوت خطاب دیتی ہوں ...... کہ جن کا ظاہر و باطن علم دین کے نور سے منور ہے...... اور جن کی زبان سے ادا ہونے والے کمالات سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ہر جملہ قیمتی ہے، معتبر ہے...... جن کو سنتے ہی خطاب سننے والوں کے دل یاد مدینہ اور دیدار سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مچل جاتے ہیں ...... اور سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صورت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بات

کرتے ہوئے ...... ہماری آج کی خطیبہ کے جملے سامعات کے دلوں میں اتر جاتے ہیں ......اور پھر ان کلمات کی برکات کے انوار یوں عمل کی صورت میں نظر آتے ہیں ...... کہ ہماری بہنیں نماز کی پابندی اپناتی ہیں ...... اپنے بچوں کو لوری میں نعت نبی ﷺ سناتی ہیں ......اور قرآن وحدیث کے یہ پرانوار کلمات مقدسہ سن کر اللہ ﷻ اور اس کے حبیب ﷺ کا قرب خاص پاتی ہیں بس یہ چند جملے جو میں نے اس شخصیت کے تعارف کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ...... اب تشریف لاتی ہیں ...... دلوں کو مہکانے کیلئے ......اور قرآن وحدیث کی برکات سے معتبر الفاظ میں نثری انداز میں مدحت سرور کونین ﷺ پیش فرمانے کیلئے ......
میری مراد حافظہ، قاریہ، عالمہ، خطیبہ خوش الحان محترمہ ومکرمہ باجی رقیہ صاحبہ ہیں

تو ایک انتہائی خوبصورت نعرے سے آنے والی مہمان شخصیت کا استقبال کیجئے گا...... نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

تو تشریف لاتی ہیں ...... حافظہ قرآن، قاریہ قرآن، خطیبہ خوش الحان،
محترمہ ومکرمہ باجی رقیہ تبسم صاحبہ

محترمہ سامعات!

ابھی آپ نے باجی جان صاحبہ سے قرآن وحدیث کی صورت میں شان مصطفیٰ ﷺ کی سماعت فرمائی ...... میں ان کی زبان سے نکلے ہوئے با مقصد الفاظ کی تائید یوں کرنا چاہوں گی ...... کہ:

کوئی مثل مصطفیٰ کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

کسی اور کا یہ رتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
انہیں خلق کر کے نازاں ہوا خود ہی دست قدرت
کوئی شاہکار ایسا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

اور حقیقت تو یہ ہے...... کہ:

سر حشر ان کی رحمت کا صحیح میں ہوں طالب
مجھے کچھ عمل کا دعویٰ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

آیئے اب اس محفل کو اختتامی دعا کی طرف لیجاتے ہیں...... میں دعا سے پہلے مبارکباد پیش کرتی ہوں تمام انتظامیہ کو جن کی محنت اور محبت کا منہ بولتا ثبوت آپ سامعات کے سامنے ہے...... اللہ تعالیٰ ان کے اس خلوص کو قائم رکھے اور ان کو اس کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے اور ان کی نیک حاجات پوری فرمائے...... آمین

تو میں دعا کیلئے محفل کی اسٹیج پر بیٹھی ہماری وہ بزرگ ہستی کہ جو ابھی چند دن پہلے ہی مدینہ طیبہ کی زیارت کر کے آئی ہیں...... میری مراد ہماری بزرگ اماں جی نفیسہ صاحبہ ہیں تو میں ان سے التماس کرتی ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے حقیقت بھرے پر سوز انداز میں دعا فرمائیں...... کہ اس محفل کے صدقے میں ہمارے حالات سنور جائیں...... مشکلیں ٹل جائیں...... مقدر نکھر جائیں...... اور ہم سب بہنیں اسی طرح مل کر مدینہ طیبہ جائیں...... اور زیارت روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف پائیں...... (آمین)

نقابت نمبر 3

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ابتدائی گفتگو

پہلے تو یہ بات سننے کی حد تک تھی...... کہ ''جب کرم ہوتا ہے تو حالات بدل جاتے ہیں''، لیکن میں آج محفل ذکر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسٹیج پر بیٹھ کر یہ سوچ رہی تھی اور اب یہ محفل کے شروع میں ہی آپ سامعات کے گوش گزار کر رہی ہوں ...... کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کس حد تک کرم و فضل ہے...... کہ ہماری مصروفیت محافل میں بنا دی...... جس دور میں کوئی ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہے ......کوئی ''نیٹ'' پر مصروف ہے......کوئی بازار میں مصروف ہے......کوئی سیر گاہ میں مصروف ہے......اور کوئی بس بیٹھ کر دنیاوی باتوں میں مصروف ہے......تو ایسے میں میں ناچیز یہ سوچ رہی تھی یہ کتنی بڑی کرم نوازی ہے اس ذات پاک کی

کہ ہمیں اپنے اور محبوب کے ذکر کو سننے اور سنانے میں مصروف کر دیا ہے۔

اللہ اس محفل کو ہمارے لئے عمل کا ذریعۂ بنائے...... اور آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے...... (آمین)

''تمہیدی گزارشات'':

ہر ڈالی پر...... پتے پتے پر...... شاخ اور تنے پر...... پھلوں اور پھولوں پر...... خوشوں اور گوشوں پر...... بحر و بر پر...... ہوا اور فضا پر...... حیوانوں اور انسانوں پر...... جو ہر گھڑی...... ہر لمحہ نظر رکھے ہوئے ہے...... وہی تو سب کا پالنہار ہے وہی تو ہر شے کا پروردگار ہے...... اسی قادر مطلق کا فرمان عالیشان ہے

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

ہم نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا

اب انسان کو اپنی ابتداء سے لیکر...... قبر تک یعنی اپنی انتہا تک...... ہر لمحہ...... ہر گھڑی...... ہر ساعت...... ہر دن...... ہر رات اپنے خالق و حقیقی کی کرم نوازیوں کی ضرورت ہے انسان ہر پل اسی کا محتاج ہے...... تو ذرا سوچو پھر کس کے احکامات سے منہ موڑ رہے ہو؟ تمہیں تو اپنی ہر سانس میں اس کی محتاجی ہے اور اس کی نگاہ عنایت کی ضرورت ہے...... وہی وحدہ لاشریک ہے...... کہ جس کو:

نہ ہوا...... کی ضرورت ہے

نہ فضا...... کی ضرورت ہے

نہ غذا...... کی ضرورت ہے

نہ عطا...... کی ضرورت ہے

نہ دعا...... کی ضرورت ہے

نہ تخت...... کی ضرورت ہے

نہ وقت...... کی ضرورت ہے

نہ آرام...... کی ضرورت ہے

نہ غلام...... کی ضرورت ہے

نہ دولت...... کی ضرورت ہے

نہ شہرت...... کی ضرورت ہے

نہ موسم...... کی ضرورت ہے

نہ محسن...... کی ضرورت ہے

وہ اکیلا یکتا ہے...... کبریاء ہے...... یہ اسی کو زیب دیتا ہے...... کہ وہ فرمائے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا

یہ اسی کی شان ہے کہ وہ یہ دعویٰ کرے...... کہ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندہ اور قائم رکھنے والا ہے

یہ اس کو زیب دیتا ہے......:

عدم سے وجود عطا کرے

بھوکے کو روزی عطا کرے

پیاسے کو پانی عطا کرے

بے اولاد کو اولاد عطا کرے

بے ہدایت کو ہدایت عطا کرے

بیمار کو شفا عطا کرے

ظالم سے نجات عطا کرے

تمناؤں کو تکمیل عطا کرے

انسان تو بس عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنی محتاجی کو تسلیم کرتے ہوئے اور اپنے رب کی قدرتوں کا اقرار کرتے ہوئے...... یوں کہے...... کہ:

خالق و مالک تو ہی ہے دوسراء کوئی نہیں

اے مرے رب جز ترے رب العلیٰ کوئی نہیں

تو ہی رحمان و رحیم و قادر و قیوم ہے

کون کہتا ہے کہ میرا آسراء کوئی نہیں

ذرّے ذرّے سے نمایاں ہے تری قدرت قدیر

تو ہی تو ہے ہر طرف تیرے سوا کوئی نہیں

ہر مومن و مسلمان کے ایمان اور عقیدے کا حسن یہی تو ہے...... کہ:

کبریائی تجھ کو زیبا ہے ترا ہی وصف ہے

ماسوا تیرے الٰہی کبریاء کوئی نہیں

''تلاوت کلام لاریب'':

اب اس بارعب اور باوقار محفل پاک میں تلاوت قرآن مجید شروع ہونے والی ہے......تو بس تھوڑی دیر کیلئے قرآن کے حوالے سے بات کرتے ہیں...... پھر تلاوت کلام لاریب سننے کی سعادت حاصل کریں گے......تو انتہائی غور طلب گفتگو کر رہی ہوں......کہ:

جس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت و رحمت کا منبع بنا کر آقا ﷺ کے قلب اطہر پر نازل فرمایا ہے......سنیئے قرآن اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَهُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

یہ ہدایت اور رحمت ہے، اس قوم کیلئے جو ایمان رکھتی ہے

اس وقت پوری دنیا میں قرآن حکیم ہی واحد ایسی کتاب ہے جو ایک وقت میں تمام قوموں اور افراد کو صحیح اور درست راستے کی طرف نشاندہی کرتی ہے...... اور قرآن ایسا فیوضات اور برکات کا منبع ہے کہ جس کے فیض سے کوئی بھی پڑھنے والا محروم نہیں رہتا......آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا

اِقْرَءُوْا الْقُرْآنَ فَاِنَّكُمْ تُؤْجَرُوْنَ عَلَيْهِ

قرآن پڑھا کرو اس پر تمہیں اجر ملے گا

اور ایک باریک بینی سے قرآن کا مطالعہ کیا جائے......تو قرآن پڑھنے والا یہ جان لیتا ہے......کہ:

قرآن میں ...... اللہ کی ربوبیت کے دلائل ہیں
قرآن میں ...... اللہ عزوجل کی قدرت کے دلائل ہیں
قرآن میں ...... اللہ عزوجل کی حیات کے دلائل ہیں
قرآن میں ...... اللہ عزوجل کی وحدانیت کے دلائل ہیں
قرآن میں ...... اللہ عزوجل کی صمدیت کے دلائل ہیں
قرآن میں ...... اللہ عزوجل کی عزت کے دلائل ہیں
قرآن میں ...... اللہ عزوجل کی صداقت کے دلائل ہیں

میری عزیز سامعات! میرا تو ذوق اس وقت یوں کہنا چاہ رہا ہے...... کہ:

قرآن ہی بس درد کا درماں ہے جہاں میں
مسلم کی یہی جاں یہی ایمان ہے جہاں میں
انوار جہاں کیلئے قرآن ہے جہاں میں
سچ ہے یہی اک شمع فروزاں ہے جہاں میں

اور یہ حقیقت اور صداقت پر مبنی مصرعہ ہے...... کہ:

قرآن ہی سے دور ہوئی ظلمت عالم
دراصل یہی مہر درخشاں ہے جہاں میں

اور شاعر انتہائی خوبصورت شعر کہتا ہے...... کہ:

کچھ غم نہیں کچھ فکر نہیں مجھ کو اے عظمت
جب تک مرے ہمراہ یہ قرآن ہے جہاں میں

بلا تاخیر اب کلام مجید...... کلام مقدسہ...... کلام معتبر...... کلام منور...... کلام ذیشان...... کلام رحمٰن...... کلام حقیقت...... کلام صداقت...... یعنی قرآن کی تلاوت کا شرف حاصل کرنے کیلئے تشریف لاتی ہیں...... ہماری بچیوں کی مشہور درسگاہ کی مدرسہ حافظ قاریہ باجی نرگس قادریہ صاحبہ

آپ تمام سامعات سے گزارش ہے کہ آپ قرآن سے محبت کا اظہار فرماتے ہوئے تلاوت کلام پاک سننے کے ذوق وشوق کو بڑھاتے ہوئے...... ایک آواز میں نعرہ لگایئے

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی ہیں محترمہ ومکرمہ قاریہ باجی نرگس قادریہ صاحبہ

مدحت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم:

اب ہم سلسلہ شروع کرتے بدر الدجیٰ، بحر رشد و ہدیٰ...... بے سایہ، بلند پایہ...... برج ماہ رسالت، بدر فلک نبوت، بحر سخاوت...... بحر ہدایت...... جان رحمت، باعث راحت...... بے مثل آقا، بحر جود وسخا، آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک کا...... جب دلوں کا ذوق محبت نعت کی تعریف کرتا ہے...... تو اس گھڑی محبتیں یوں وجد کرتی ہیں...... اور زبانیں یوں گویا ہوتی ہیں...... کہ:

شہر یارِ ارم صلی اللہ علیہ وسلم ...... کے حسن و زیبائی کی بات نعت ہے
تاجدار حرم صلی اللہ علیہ وسلم ...... کی صفتِ بندہ پروری کی بات نعت ہے
امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ...... کے خورشید تاباں ہونے کی بات نعت ہے

شفیع الوریٰ ﷺ ...... کے جاناں جہاناں ہونے کی بات نعت ہے

خیر الانام ﷺ ...... کے عظیم العظام ہونے کی بات نعت ہے

رسولِ تمام ﷺ ...... کے رہنمائے تمام ہونے کی بات نعت ہے

محبوب خدا ﷺ ...... کے افصح الفصاحت ہونے کی بات نعت ہے

مقصود انبیاء ﷺ ...... کے ابلغ البلاغت ہونے کی بات نعت ہے

منبع اکرام ﷺ ...... کے قاسم وقسیم ہونے کی بات نعت ہے

صاحب انعام ﷺ ...... کے خطیب وحکیم ہونے کی بات نعت ہے

ہادی کل ﷺ ...... کے باعث عظمت انسانی ہونے کی بات نعت ہے

سرخیل رسل ﷺ ...... کے شمعِ بزم امکانی ہونے کی بات نعت ہے

نبوت کے نیر ﷺ ...... کے پیکر قناعت ہونے کی بات نعت ہے

ساقی کوثر ﷺ ...... کے ضامن شفاعت ہونے کی بات نعت ہے

شہ لولاک ﷺ ...... کے دلیل راہ نجات ہونے کی بات نعت ہے

سیاحِ افلاک ﷺ ...... کے وسیلۂ قرب ذات ہونے کی بات نعت ہے

رحمت عالم ﷺ ...... کے خدا کے عبد کامل ہونے کی بات نعت ہے

فخر دوعالم ﷺ ...... کے دو جہاں کے حاصل ہونے کی بات نعت ہے

نور ھدیٰ ﷺ ...... کے دلکشائے عرب ہونے کی بات نعت ہے

محبوب رب العلی ﷺ ...... کے دلنوازِ عجم ہونے کی بات نعت ہے

اور یہ نعت کے الفاظ کیا ہیں؟

اگر محبت وعشق کے نور سے چمکنے والی آنکھ سے دیکھا جائے.....تو!

قرآن کی تفسیر ہیں ...... الفاظ نعت کے
عشق کی تصویر ہیں ...... الفاظ نعت کے
حرف بہ حرف تنویر ہیں ...... الفاظ نعت کے
ذکر رسالت کی تشہیر ہیں ...... الفاظ نعت کے
ورق دل پہ تحریر ہیں ...... الفاظ نعت کے

اور!

سوچوں کو مہکاتے ہیں ...... الفاظ نعت کے
ابرِ رحمت برساتے ہیں ...... الفاظ نعت کے
غلاموں کی زباں پہ رہتے ہیں ...... الفاظ نعت کے
غمزدوں کو بہلاتے ہیں ...... الفاظ نعت کے
خدا کو بھی بھاتے ہیں ...... الفاظ نعت کے

حقیقت تو یہ ہے.....کہ!

رونق شام و سحر ہیں ...... الفاظ نعت کے
وظیفہ آٹھوں پہر ہیں ...... الفاظ نعت کے
تحریر معتبر ہیں ...... الفاظ نعت کے
رشکِ شمس و قمر ہیں ...... الفاظ نعت کے
دیکھاتے طیبہ نگر ہیں ...... الفاظ نعت کے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کیلئے!

رحمت کی برسات ہیں ...... الفاظ نعت کے
سکون دل کی خیرات ہیں ...... الفاظ نعت کے
اچھی سے اچھی سوغات ہیں ...... الفاظ نعت کے
ترجمانِ جذبات ہیں ...... الفاظ نعت کے
سنوارتے حالات ہیں ...... الفاظ نعت کے

اگر سمجھنے والوں کی طرح سمجھو......تو!

دُرِّ ہدایت ہیں ...... الفاظ نعت کے
ازل سے حقیقت ہیں ...... الفاظ نعت کے
سائبان عنایت ہیں ...... الفاظ نعت کے
اظہارِ محبت ہیں ...... الفاظ نعت کے
جانِ عبادت ہیں ...... الفاظ نعت کے

قرآن گواہ ہے......کہ!

وَالضُّحٰی کی صورت میں نعت ذکر چہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے
حٰمٓ کی صورت میں نعت خم زلفِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے
وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی کی صورت میں نعت زلفِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے
وَالشَّمْس کی صورت میں نعت ضیائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے
قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ" کی صورت میں نعت ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ لَالسَّلَام کی صورت میں نعت دین مصطفیٰ ﷺ ہے
مَا ذَاغَ الْبَصَرُ کی صورت میں نعت نگاہِ مصطفیٰ ﷺ ہے
یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس کی صورت میں نعت اعزاز مصطفیٰ ﷺ ہے
اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْی" یُّوْحٰی کی صورت میں نعت فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ کی صورت میں نعت ملکیت مصطفیٰ ﷺ ہے
دَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ کی صورت میں نعت دعوتِ مصطفیٰ ﷺ ہے
اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا کی صورت میں نعت شہادت مصطفیٰ ﷺ ہے

ہاں! ہاں! یہ نعت ہی تو!

گفتار کی زینت ہے ...... گلزار کی عظمت ہے
حرم کا ادب ہے ...... عشق کا رعب ہے
رحمٰن کی سنت ہے ...... حسان کی وصیت ہے
خیالات کا حسن ہے ...... حیات کی پھبن ہے
بلبل کی چہک ہے ...... گلوں کی مہک ہے

قابل عزیز سامعات!

آیئے اب بلا تاخیر ہم آج کی محفل پاک میں پہلی نعت سرورِ کونین ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے گزارش کرتے ہیں...... محفل کی اسٹیج پر موجود ایک نفیس ثنا خوان...... تو آج کی محفل کو اپنی پرسوز آواز میں سوز اور گداز کی دولت بخشنے کیلئے اور محفل کے ذوق کو مزید بامِ عروج پر لیجانے کیلئے تشریف

لاتی ہیں......داتا کی نگری سے تشریف لائی ہوئی ہماری خواتین کی محافل میں کافی حد تک پذیرائی رکھنے والی عظیم ثناخوان شخصیت......میری مراد باجی زینت اقبال صاحبہ ہیں

آپ نعرہ لگائیں تاکہ تمام سامعات کی توجہ اسٹیج کی طرف مبذول ہو جائے اور نعت نبی ﷺ سنانے کیلئے باجی زینت اقبال صاحبہ کا ذوق بھی بڑھ جائے۔

- نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر معلم کائنات ﷺ

قابل عزت سامعات!

ابھی ہماری باجی زینت اقبال صاحبہ آقا ﷺ کی نعت شریف پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہیں تھیں......اور اپنے پر لطف اور پر کیف کلام مدحت میں وہ آقا ﷺ کے چہرہ انور کی دلنشیں ضیائوں کا ذکر فرما رہی تھیں...... مجھے یہاں ''اسید محمد ونی'' کا ایک عربی شعر یاد آیا وہ کہتے ہیں

"وبشمس حسنك كل يوم مشرق
وببدر وجهك كل ليل مزهر"

''آپ ﷺ کے آفتابی چہرے نے ہر دن کو روشن بنا رکھا ہے
اور آپ ﷺ کے چاند سے چہرے نے ہر رات کو تاباں بنا رکھا ہے''

اسی لئے تو ہم اپنی محافل میں شرکت کرنے والی تمام خواتین سے کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی لاریب کتاب قرآن پاک زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو......

کیونکہ قرآن کلام خدا بھی ہے اور نعت مصطفیٰ ﷺ بھی ہے...... قرآن پاک میں جا بجا محبوب ﷺ کی حسین اداؤں کا ذکر موجود ہے...... دیکھئے محترم سامعات! اللہ جل جلالہ کو اپنے محبوب ﷺ کی ادائیں کتنی پیاری لگتی ہیں کہ قرآن جیسی بے مثال کتاب میں ان اداؤں کا ذکر کر رہا ہے...... یہاں میں موضوع کی طوالت کے ڈر سے وہ تمام آیات تو پیش نہیں کر پا رہی جن میں آقا ﷺ کی کریمانہ اداؤں کا ذکر پاک ہے...... اگر زندگی نے وفا کی تو پھر کبھی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کروں گی...... اب یہاں آپ کے ذوق کی خاطر صرف چند مصرعے ایک اردو کلام کے پیش کیے جاتے ہیں...... انتہائی توجہ سے سماعت فرمائیے گا...... لاہور کے ایک شاعر محمد ندیم غازی صاحب لکھتے ہیں...... کہ:

رب نے حسین بنایا چہرہ حضور ﷺ کا
دیکھیں گے ہم کبھی تو جلوہ حضور ﷺ کا
طٰہٰ لکھا قرآن میں آیا ہے والضحیٰ
سب سے جدا بنایا رتبہ حضور ﷺ کا
نعلین پاک آپ کے کتنے عظیم ہیں
عرش بریں نے چوما تلوا حضور ﷺ کا

دیکھئے محفل کا نورانی ماحول دیکھئے...... اور اس وقت جو سامعات کے ذوق کا عالم ہے اس کا مشاہدہ بھی کیجئے اور محمد ندیم غازی نقشبندی صاحب کا لکھا ہوا آخری مصرعہ سماعت فرمائیے...... کہ:

پھیلا ہے نور غازی دونوں جہاں میں
ایسا چمک رہا ہے روضہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

عزیز دوستو!

ابھی حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک تذکرہ تو چلتا رہے گا...... آیئے پہلے ایک مہمان ثناء خوان سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مبارکہ سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں ...... ہماری خواتین کے زیر انتظام سجنے والی محافل کی معروف ثنا خوان...... خوش الحانی کی دولت رکھنے والی سریلی ثنا خوان...... میری مراد باجی حفصہ صاحبہ ہیں تو آپ ایک بلند آواز نعرے سے استقبال فرمایئے

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم
تو تشریف لاتی ہیں...... محترمہ ومکرمہ باجی حفصہ صاحبہ

عزیز سامعات:

محترمہ ومکرمہ باجی حفصہ صاحبہ کے نعت شریف پیش کرنے سے پہلے میں ناچیز اپنی محترم سامعات کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن مبارک کے قصیدے سنا رہی تھی...... اور باجی حفصہ صاحبہ نے بھی اپنے پیش کردہ کلام میں اس حسن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع کو جاری رکھا...... اور آج صدیوں بعد بھی جب کوئی حسن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بات کرنے والا بات کرتا ہے تو یوں لگتا ہے...... کہ حسن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے آج بھی ماحول مہکا مہکا ہے...... آج بھی جہاں نکھرا نکھرا ہے......

ایسا بے مثال حسن کہ یہ بے مثال حسن بذات خود اس بات کی روشن دلیل ہے......
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے سچے رسول ہیں کیونکہ جس حوالے سے بھی دیکھیں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اللہ جل جلالہ کی قدرت کا وہ حسین اور بے مثال کرشمہ نظر
آتا ہے...... کہ اپنے بھی اور غیر بھی جس کے معترف ہیں اور اس کی کوئی مثل پیش
کر سکا اور نہ ہی کوئی اس کی نظیر سامنے لا سکتا ہے...... یہ ہمارا عقیدہ ہے...... کہ:

نازاں ہے جس پہ حسن وہ حسن رسول ہے
یہ کہکشاں تو آپ کے قدموں کی دھول ہے

دیکھئے یہاں میں ایک حدیث پاک پیش کرتی ہوں...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
گرامی ہے...... کہ

مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهٗ بِالَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهٗ بِالنَّهَارِ

جو رات کی تاریکی میں کثرت سے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو
دن میں اس کا چہرہ حسین و جمیل دکھائی دیتا ہے۔

میری عزیزو! اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ جو رات کو رب کی بارگاہ میں جھکے
وہ دن کو حسین و جمیل دکھائی دیتا ہے...... تو جو ساری ساری رات اپنے رب کی بار
گاہ میں اس طرح سے سجود و قیام فرمائے کہ خود رب جس ہستی کو کہے...... کہ:

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ
وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝

اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے آدھی رات

یا اس سے کچھ کم کر دیا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

میری عزیز دوستو!

تو پھر بتائے اس ذات کے حسن کا عالم کیا ہوگا؟ جس کی رات کو عبارت کا دورانیہ بھی خود خدائے پاک متعین کر رہا ہو؟

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا پر آقا حضور...... آنکھوں کا نور...... پیکر نور...... سراطہر نور...... اولین نور...... آسمان نور...... ایماں کی آرزو...... اہل زمیں کی آبرو...... انتہائے کمال...... منتہائے جمال...... امام الرسل...... ختم الرسل...... افضل و اجمل...... احسن و اجمل...... اقدس و اکمل...... آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح سے کرم فرمایا اور...... ان کے گھر میں جس طرح سے معجزات کا ظہور فرمایا...... وہ تو باتیں اکثر آپ کتابوں میں پڑھتی رہتی ہیں...... یا معلمات سے سنتی رہتی ہیں میں حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بے مثال نقشہ پیش کر رہی ہوں...... جو حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت ابو معبد رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے پیش کیا...... سبحان اللہ!

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت ابو معبد رضی اللہ عنہا کو تعارف کرواتی ہیں کہ میں نے جو مبارک اور بلند صفات کی مالک ہستی دیکھی ہے...... ان کا مبارک حلیہ یہ تھا...... کہ: اس عظیم ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا:

ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ	رنگ	چمکتا	ہوا......	تھا
أَبْلَجَ الْوَجْهِ	تابناک	چہرہ	......	تھا

حَسَنَ الْخَلْقِ	بناوٹ میں حسن کا نظارہ ...... تھا
لَمْ تَعِبْهُ ثُجْلَةٌ	نہ ° بڑھے پیٹ کا عیب...... تھا
وَلَمْ تَزْرِيْهِ صَعْلَةٌ	نہ سر پر بالوں کی کمی کا مسئلہ......تھا
وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ	کھلا کھلا خوبصورت مکھڑا...... تھا
فِي عَيْنَيْهِ دَعْجٌ	آنکھیں سرمگیں ...... تھیں
وَفِي أَشْفَارِهِ وَطْفٌ	لمبی پلکیں ...... تھیں
وَفِي صَوْتِهِ صَهْلٌ	آواز رعب دار...... تھی
وَفِي عُنُقِهِ سَطْحٌ	گردن صراحی دار ...... تھی
وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ	گھنی داڑھی میں بال ہلکے سے گولائی دار
أَزَجُّ	ابرو باریک اور رراز...... تھیں
أَقْرَنُ	گھنی بھوؤں والے ...... تھے
إِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ	خاموش ہوں تو باوقار......تھے
وَإِنْ تَكَلَّمَ سَمَاهُ وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ	گفتگو فرمائیں تو. بالا و کشش دار
أَجْمَلَ النَّاسِ وَأَبْهَاهُ مِنْ بَعِيْدٍ	دور سے دیکھیں تو سب سے بڑھ کر باکمال اور پر جمال
وَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ مِنْ قَرِيْبٍ	قریب سے دیکھیں تو حسن و رعنائی کے آئینہ دار
حُلْوَ الْمَنْطِقِ	بولیں تو لگے شیرینی اور مٹھاس کا احساس
فَصْلًا لَا نَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ	جملے واضح اور دوٹوک، نہ اختصار نہ زیادہ بول بالا

كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ	بولتے تو یوں لگتے جیسے برسات میں
نَظْمٍ يَتَحَدَّرْنَ	برستے موتیوں کی لڑی سی لگی ہے
رَبْعَةٌ لَّا تَشْنَأُهُ مِنْ طُولٍ	قد درمیانہ، نا کہ اتنا لمبا کہ لگے ناگوار
وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ	نہ اس قدر چھوٹا کہ آنکھ کو لگے خراب حال
غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ	قد ایسا کہ وہ ہے دوشانوں کے درمیان ایسی شاخ
فَهُوَ أَنْضَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا	جو دیکھنے میں دیتی ہے سب سے زیادہ تازہ بہار
وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا	سب سے زیادہ متناسب اعضاء والا
لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَ بِهِ	اس کے ساتھی اس کے گرد (یوں) گھیرا ڈالے بیٹھتے ہیں (جیسے تاروں میں گھرا چاند)
إِنْ قَالَ سَمِعُوا لِقَوْلِهِ	آپ بولیں تو وہ گوش بر آواز ہوتے ہیں
وَإِنْ أَمَرَ تَبَادَرُوا إِلَى أَمْرِهِ	حکم فرمائیں تو بجا لانے میں پابہ رکاب ہوتے ہیں
مَحْفُودٌ	ہر کوئی خدمت کیلئے حاضر باش
مَحْشُودٌ	حاشیے کے اندر چادر پھول دار
لَا عَابِسٌ	پیشانی پہ شکن نہیں
وَلَا مُفَنَّدٌ	طبیعت ترش نہیں

محترم سامعات!

آپ نے ابھی حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کی

زبان سے ادا ہونے والے الفاظ میں سنے...... آیئے اب اس سلسلے کو روک کر محفل میں موجود ایک ثناخوان کو وقت دیتے ہیں...... کہ وہ آئیں اور اپنی میٹھی اور خوش الحانی والی آواز میں ہم سب کو نعت سرور کونین ﷺ سنائیں...... آپ ایک نعرہ لگائیں تاکہ باجی صفیہ صاحبہ تشریف لا کر ہمیں ''جلوہ جاناں'' کے متعلق دو چار کلام سنائیں اور ہمارے ذوق کو مزید بام عروج پر لیجائیں۔

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل زکر تاجدار مدینہ ﷺ

محترمہ ومکرمہ باجی صفیہ صاحبہ آف لاہور

میری بہنو اور بزرگو!

جب باجی صفیہ صاحبہ نعت سرور کونین ﷺ پیش فرما رہی تھیں تو اس گھڑی مجھے ایک کلام یاد آیا...... جو یقیناً آپ سامعات کے ذوق کی صحیح معنوں میں ترجمانی کرے گا...... محمد ندیم غازی نقشبندی صاحب کا کلام ہے...... وہ لکھتے ہیں...... کہ:

تیرے آنے سے ہوا ہے روشن جہاں سارا
نورانی بنا کر تجھ کو اللہ جل جلالہ نے اتارا
ٹل جاتی ہیں بلائیں ہو جاتی ہیں عطائیں
اک بار مصطفیٰ ﷺ کا جو ہو جائے نظارہ

اور انتہائی توجہ سے مقطعہ سماعت فرمایئے...... کہ

مشکل بنے تو غازی سرکار ﷺ کو پکارو

دنیا میں بس ہمیں ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا

آج کی محفل کا اصلاحی سبق:

اس باوقار محفل پاک میں ہم خواتین کی اصلاح کی طرف ایک سبق پر بات کرتے ہیں...... میری عزیزو، یہ حقیقت ہے کہ ہم نے اگر کوئی بات ایسی کرنی ہو جس میں شک نہ ہو...... یعنی وہ ضرور واقع ہو چکی ہو یا رونما ہونے والا کوئی بھی ایسا کام ہو کہ جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو تو ہم قسمیں اٹھا اٹھا کر اس بات اور واقعہ کی حقانیت کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں...... لیکن میری بزرگو بہنو اور بیٹیو...... ایک بہت بڑی حقیقت تو موت ہے...... کیا ہم اس کی حقانیت کا اعتراف کرتے ہوئے اس کی تیاری کر رہے ہیں؟ کیا کوئی اس دنیا میں ہے جو موت کے ذائقے سے بچ سکے...... کیا کوئی ہے جو اس کے ہاتھوں سے دور محفوظ مقام پر نکل سکے؟

یقیناً آپ کا جواب نہیں میں ہوگا...... لیکن میری بہنو! میں خواتین کے اس بارونق اور باوقار اجتماع میں اس حوالے سے عرض کرنا چاہتی ہوں...... کہ یاد رکھیے ''موت'' ہی ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا اگر کوئی انکار کرے تو کبھی بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ اس کے وار سے محفوظ رہ سکے...... یہی موت کا وہ سفر ہے کہ جس کے وجود کی سچائی کو قرآن یوں بیان کرتا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

ہر نفس کو موت کا ذائق چکھنا ہے

عزیز دوستو!

دیکھئے اس آیت مقدسہ میں ''موت'' کا واضح ذکر فرمایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس حقیقت کو بھی واضح فرمادیا گیا ہے کہ اس سے بچنا ہر جاندار کیلئے محال ہے...... ناممکن ہے۔

تو پھر آیئے میری بہنو اور دوستو! آج ہی سے اس کیلئے تیاری میں لگ جائیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا کی رونقوں سے دھوکا کھا کر رہ جائیں تو موت کا پیغام آ جائے...... پھر جب موت کا پیغام آ جاتا ہے تو اس کے بعد مہلت بھی نہیں ملتی...... تو بہتر ہے کہ اب جتنی بھی سانسیں وفا کریں ان کو اللہ تعالیٰ کی بندگی میں صرف کرنے کی کوشش کی جائے تا کہ اللہ تعالیٰ موت کی سختیوں میں ہمارے لئے آسانی فرمائے...... میری بہنو آج یہ ہمارے لئے انتہائی اصلاح طلب پہلو ہے کہ ہم دنیا حاصل کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں...... اور:

نماز سے غفلت کر رہے ہیں:

روزے سے غفلت کر رہے ہیں

حقوق العباد سے دور ہو رہے ہیں

حقوق اللہ سے غافل ہو رہے ہیں

تو ذرا سوچیئے کہ موت جب آئے گی اور قبر میں جب ہمارے اعمال کے بارے میں ہم سے سوال ہوگا تو پھر اس غفلت کی نحوست کی وجہ سے ہمارے پاس

منکر و نکیر کو دینے کیلئے کون سا جواب ہوگا؟

پھر تو مہلت نہیں مل سکتی میری بہنو! موت صرف ایک مرتبہ ہی آنی ہے اور پھر موت کے بعد موت کا تصور نہیں ہے...... پھر تو اعمال تولے جائیں گے اور اعمال پر انجام ہوگا...... تو میری عزیز دوستو! ان محافل میں ہم کو جو اصلاحی باتیں بتائی جاتی ہیں...... ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم ہر حال اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں سے منہ پھیرتے ہوئے...... اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے صحیح اور کامل سیدھے راستے کی طرف آجائیں...... اگر آج بھولے رہے اور موت نے اگر دبوچ لیا تو پھر سوائے ناکامی کے اور کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا...... آیئے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کا آج وقت ہے توبہ کرلیں

آیئے آج اپنے رب کو منانے کا وقت ہے اس مالک کو منالیں۔

آیئے آج حقوق العباد کا خیال کرنے کا صحیح وقت ہے ان کو ادا کرلیں

آیئے آج وقت ہے نماز ادا کرکے سرخرو ہونے کا نماز ادا کرلیں

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے راستے کی رہنمائی فرمائے اور ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم ایسے بن جائیں کہ ہمارا خالق و مالک ہم سے راضی ہوجائے...... آمین

قابل صد احترام عزیز بہنو!

آیئے میری بہنو اور دوستو! اب صاحب مدینہ، تاجدار مدینہ، سرور قلب و سینہ، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات نعت کی صورت میں پیش فرمانے کیلئے...... اور ہمیں مدینہ طیبہ کا پیارا پیارا...... اور دلنشیں تصور دینے کیلئے تشریف لاتی

ہیں...... انتہائی قابل نعت خواں...... باعمل نعت خواں...... حافظہ قرآں نعت خواں...... میری مراد سیدہ کوکب صاحبہ ہیں

میں انتہائی ادب سے ملتمس ہوں باجی کوکب صاحبہ سے کہ وہ یقین جانے کہ جب بھی کسی سیدہ کا نام زبان پر آتا ہے تو فوراً آنکھیں ادب سے جھک جاتی ہیں......اور سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی آل پاک کی عظمت وشان کا خیال آ جاتا ہے تو آج میں ہر دلعزیز نعت خواں...... محترمہ ومکرمہ باجی کوکب صاحبہ سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ ہمیں نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی سنائیں......اور اس کے بعد آخر میں ہمیں مخدومۂ کائنات ...... سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی دلوں میں اتر جانے والی ایک منقبت بھی سنائیں......اور آپ سے پہلے ہی گزارش کر دی جاتی ہے کہ تمام سامعات ایک وجد آفریں نعرہ لگائیں کہ یہ پتہ چل جائے کہ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیزیں سادات کا کس طرح سے استقبال کرتی ہیں نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر تاجدار حرم صلی اللہ علیہ وسلم

سیدہ فاطمۃ الزہراء بتول رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

آپ نے ابھی ایک سیدزادی سے نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی سماعت فرمائی......اور پھر اس کے بعد سیدہ کائنات، سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی منقبت بھی سماعت فرمائی...... میں ان کے اس منقبتِ سیدۂ کائنات کے پیش ہونے والے موضوع کو مزید بڑھانا چاہتی ہوں......اور پہلے اس حوالے سے ایک کلام پیش کرنا چاہتی ہوں...... کہ:

حیاء کے ماتھے کا تاج زہرا رضی اللہ عنہا
وفا پرستی کی لاج زہرا رضی اللہ عنہا

مقام خون رسول یہ ہے
کرے گی جنت پہ راج زہرا رضی اللہ عنہا

کسی کی بیٹی کو نہ ملے گا
ملا ہے تجھ کو جو داج زہرا رضی اللہ عنہا

جو تیرے شوہر سے بغض رکھے
مریض ہے لا علاج زہرا رضی اللہ عنہا

جو ہو گی تیرے قدم کی مٹی
خضر کے سر کا ہے تاج زہرا رضی اللہ عنہا

یہ ایک ہماری اس دنیا کی حقیقت ہے...... ہر کوئی کسی نہ کسی کا غلام ہے......

آیئے میں چند مثالیں عرض کر دیتی ہوں

ہم دیکھتے ہیں...... سایہ جسم کا غلام ہے...... کمزور طاقتور کا غلام ہے...... نشئی افیون کا غلام ہے...... مزدور تاجر کا غلام ہے...... غریب امیر کا غلام ہے...... عورت زر کی غلام ہے...... اس فانی دنیا میں کوئی شہرت کا غلام ہے تو کوئی دولت کا غلام ہے...... بلبل پھول کا غلام ہے...... لیکن میری بہنو! سب سے معتبر اور مقدر کا سکندر وہ غلام ہے جو آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے

اس حوالے سے چند مصرعے پنجابی کلام کے پیش کر رہی ہوں...... محمد ندیم

غازی نقشبندی صاحب کا کلام ہے......کہ:

اوہناں لئی جنت دے بوہے کھلے نیں
پیار جہاں نیں آل نبی نال پائے نیں

اور انتہائی توجہ چاہوں گی......کہ:

یارو میں تے آل نبی ﷺ دا منگتا ہاں
ایسے گل نیں بیڑے بنے لائے نیں
غازی تیرے عمل تے ایڈھے چنگے نیں
فیر دی سیداں کیسے کرم کمائے نیں

عزیز سامعات!

آیئے اب نعت نبی ﷺ سنتے ہیں......اور میں یہ آپ سامعات کو بتا دینا ضروری سمجھتی ہوں کہ یہ آج کی محفل کی آخری ثناء خواں ہیں......ان کے بعد انشاءاللہ ہم قرآن وحدیث پر مبنی خطاب ذیشان سننے کی سعادت حاصل کریں گی...... میری بہنو جب بھی کوئی نعت پیش کرنے والا اپنی طرف سے کوشش کرتے سب سے اچھا کلام منتخب کرتا ہے اور پھر اس کلام کی اچھی خاصی مشق کرکے اس کو سامعات کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے تو پھر بھی اس کے ذہن میں یہ حقیقی بات ہوتی ہے کہ کہاں میں اور کہاں خواجہ دوسرا ﷺ میں اس ذات کے اوصاف وکمالات پر کیسے لب کشائی کر سکتا ہوں......جس کے اوصاف خود رب کریم بیان کرتا ہوں......بس نعت پیش کرنے والا

پڑھتا جاتا ہے......اور اس کا دل یوں کہتا جاتا ہے......کہ

ہم نے تو جسے دیکھا دیکھا تیرا دیوانہ

تو پھر آیئے اسی جذبے اور خلوص کو لیکر نعت پڑھنے والی ایک نعت خواں کو دعوت دیتی ہوں......کہ وہ نعت تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش فرماتی ہیں......اور ہم سب سننے والیوں کو راحت قلب و جاں کا سامان مہیا فرماتی ہیں......آپ کے نعروں کی گونج میں تشریف لاتی ہیں......باجی مقدس صاحبہ

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر تاجدار حرم صلی اللہ علیہ وسلم

عزیز سامعات!

ابھی نعت میں باجی مقدس صاحبہ نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ شہر یعنی مدینہ منورہ کا ذکر فرمایا ہے......وہ مدینہ طیبہ جس کا نام آتے ہی دلوں میں ایک طرح کا سرور حاصل ہوتا ہے......اور دل فدائے مدینہ ہونے کیلئے مچلنے لگتا ہے......"مدینہ منورہ......نورانی شہر"

میری بہنو!

فرش کا دماغ بھی ....مدینہ منورہ

عرش کا حسن ......مدینہ منورہ

جنت کا باغ ......مدینہ منورہ

ہدایت کا چراغ ......مدینہ منورہ

شہروں کا سردار ...... مدینہ منورہ

چمن کی بہار ...... مدینہ منورہ

جنت کا گلزار ...... مدینہ منورہ

عاشق کی تکرار ...... مدینہ منورہ

صدیق کا یار ...... مدینہ منورہ

عمر جری کا پیار ...... مدینہ منورہ

عثمان کا دلدار ...... مدینہ منورہ

حیدر کا اسرار ...... مدینہ منورہ

الحاج محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... کہ:

وہ شہر بے مثال، مدینہ کہیں جسے
اللہ نے چن لیا اسے دلدار کیلئے
نسبت ظہوری روضۂ اطہر سے ہو گئی
لاکھوں سلام اس درو دیوار کیلئے

حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک حدیث:

آج کی محفل پاک میں ویسے تو سارا وقت تقریباً آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کی باتیں ہوتی رہی ہیں...... لیکن ہم اپنے وعدے کے مطابق یہاں ایک حدیث پاک حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ضرور پیش کریں گے...... تو آیئے حدیث پاک سماعت فرمایئے

......آفتاب ضوفشاں، ماہتاب عالمیاں، ابر بہاراں، امین بہاراں، امیر بہاراں، انیس بے کساں، امیر بزم امکاں، سید بزم جہاں، قائد مرسلاں، مرکز ایماں، افتخار سالکاں، افتخار زماں، ابر کرم، آقائے محتشم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پر انوار ہے......کہ:

مَابَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ نَبِيُّكُمْ اَحْسَنَهُمْ وَجْهًا وَ اَحْسَنَهُمْ صَوْتًا

اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا وہ (انتہائی) خوبصورت چہرے والا اور حسین آواز والا تھا اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سب سے زیادہ حسین اور شیریں آواز والا ہیں

فتح الباری	جلد نمبر ۷	صفحہ نمبر ۲۱۰

تو پھر حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے کرتے ہوئے......یوں کہا جاتا ہے......کہ

آقا صلی اللہ علیہ وسلم ...... احسن و اکمل ہیں
آقا صلی اللہ علیہ وسلم ...... اکرم و اجمل ہیں
آقا صلی اللہ علیہ وسلم ...... افضل و اجمل ہیں
آقا صلی اللہ علیہ وسلم ...... اقدس و اجمل ہیں
آقا صلی اللہ علیہ وسلم ...... اشرف و اکمل ہیں
آقا صلی اللہ علیہ وسلم ...... احکم الناس ہیں
آقا صلی اللہ علیہ وسلم ...... اجمل الناس ہیں
آقا صلی اللہ علیہ وسلم ...... اکمل الناس ہیں
آقا صلی اللہ علیہ وسلم ...... آفتاب رسالت ہیں
آقا صلی اللہ علیہ وسلم ...... احترام آدمیت ہیں

آقا صلی اللہ علیہ وسلم ...... نور کمال ہیں

آقا صلی اللہ علیہ وسلم ...... روح جمال ہیں

تو آیئے میں اپنے الفاظ کا شیرازہ سمیٹتے ہوئے ...... خطاب کیلئے دعوت دینا چاہوں گی ...... علم کی روانی سے دلائل کی فراوانی سے خطاب فرمانے والی میری مراد متکلمہ، خطیبہ، عالمہ، فاضلہ ...... محترمہ ومکرمہ باجی فضیلت صاحبہ ہیں آپ آج کی محفل کی جان شخصیت باجی صاحبہ کا خطاب سننے کیلئے ایک مرتبہ اپنے قابل دید ذوق کا اظہار کرتے ہوئے ...... ایک آواز ہو کر محبت بھرا نعرہ لگایئے۔

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل ذکر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

یاد رکھیئے ...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق علم رکھنے والے کی قدر اور عزت سب کیلئے ضروری ہے ...... میں چند لمحات کیلئے یہ بات عرض کرنا چاہتی ہوں ...... کہ اپنے علماء اور معلمات کا احترام کیا کریں ...... کیونکہ اب کامیابی کی راہیں انہی کے وسیلے سے حاصل ہونے والے قرآن وحدیث پر مبنی دورس سے ملتی ہیں تو تشریف لاتی ہیں

محترمہ ومکرمہ باجی فضیلت صاحبہ

عزیز سامعات!

آج کی یہ روحانی محفل اپنے اختتام کو پہنچی ...... دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے ...... آمین

☆☆☆

نقابت نمبر 4

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمِ

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

ابتدائی گفتگو:

انسان جہاں اپنے لئے صبح وشام میں بے شمار کام سرانجام دیتا ہے اس خواہش پر کہ اس کا مجھے کوئی فائدہ ملے یعنی جو بھی کام انسان کرتا ہے کسی نہ کسی مقصد کیلئے کرتا ہے اور اس کام کے کرنے سے فوائد حاصل کرنے کی خواہش بھی رکھتا ہے...... آج کی محفل میں جو آیت مبارکہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا گیا ہے...... اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایک عظیم کام کے کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اور اپنے رب کی نعمت کا شکر ادا کرو

اپنے موضوع کے اعتبار سے آج کی محفل میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے

سجائی گئی ہے...... دیکھئے میں بات کر رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حکم دیا ہے...... نعمت باری تعالیٰ کی تحدیث کا...... چرچا کرنے کا...... شکر ادا کرنے کا...... اب دیکھئے اس کائنات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں...... ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ انسان ان کا احاطہ و شمار کرنے سے قاصر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ساری کائنات کی نعمتیں ایک طرف...... احسان حدیث، آن نبوت...... اصل کائنات، آقائے کائنات...... امام کائنات، ہادی کائنات...... اشرف الاشراف، اکرم الاسلاف...... آگاہ حقیقت، جان شریعت...... آقائے انسانیت، آفتاب رسالت...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کا ہمیں عطا ہونا سب سے بڑی اور بلند تر نعمت باری تعالیٰ ہے...... تفسیر الدر المنثور...... میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا ایک قول مبارک نعمت باری تعالیٰ کے بارے میں نقل فرمایا ہے...... کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ...... جو کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں...... وہ فرماتے ہیں:

مِنْ شُكْرِ النِّعْمَةِ اِفْشَاؤُهَا

نعمت کا شکر یہ ہے کہ اسے عام کیا جائے

اور جب کوئی نعمت باری تعالیٰ کی ''تحدیث'' کرے گا اس کو عام کرے گا...... تو اس کا یقیناً بار بار تذکرہ کرے گا...... یہاں ایک قول مبارک حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا سماعت فرمائیے...... کہ آپ فرماتے ہیں۔

نعمت کا شکر یہ کیا ادا کیا جائے

اِنَّ ذِکْرَ النِّعْمَۃِ شُکْرٌ

بے شک نعمت کا تذکرہ کرنا شکر ہے

میری عزیز سامعات!

یہ بات تو چمکتے سورج کی طرح ثابت ہو گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ بہت بڑی نعمت الٰہی ہے......اور پھر ''نعمت کی تحدیث'' کا مطلب ہے کہ اسے عام کیا جائے......اور عام کرنے کا مطلب ہے کہ اس کا بار بار......لاکھوں بار تذکرہ کیا جائے...... الحمد اللہ ہم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی محافل کا اہتمام کر کے......اس نعمت باری تعالیٰ کا تذکرہ کر رہے ہیں......قرآن کے اس حکم پر عمل کر رہے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے بلند تر نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے......

اس کے تذکرے کر کے

اس کے نعرے بلند کر کے

اس کے اوصاف بیان کر کے

اس کے کمالات بیان کر کے

اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت عظمیٰ کا بار بار شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے...... اور ہم اسی طرح میلاد شریف کی محافل کا انعقاد کرتے رہیں......اور نعمت باری تعالیٰ کی ''تحدیث'' ہوتی رہے......(آمین)

تمہیدی گزارشات:

اس بات میں ایک رائی کے دانے برابر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ اللہ

تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا اور وہی ہماری تمام تر ضروریات کو پورا فرماتا ہے......

یقین جانیئے ہمارا یہ مکمل ایمان ہے کہ اللہ کی عطا اور نصرت ورحمت کے بغیر ہم ایک سانس بھی نہیں لے سکتے...... بے شک وہ ذات پاک۔

علم میں لامحدود ...... ہے

رحمت میں لامحدود ...... ہے

عنایت میں لامحدود ...... ہے

قدرت میں لامحدود ...... ہے

شہنشاہی میں لامحدود ...... ہے

کبریائی میں لامحدود ...... ہے

طاقت میں لامحدود ...... ہے

عزت میں لامحدود ...... ہے

عزیز سامعات!

اپنے رب کی عظمتوں کے گوہر سے حسین الفاظ سماعت فرمائیے......کہ۔

انسان اور جنات...... بوڑھے اور جوان...... مرد اور عورتیں...... اولین اور آخرین...... مقربین اور مرسلین...... واعظین اور مقررین...... مفسرین اور محدثین...... علماء اور فقہا...... فصیح اور بلیغ...... جانور اور پرندے...... سب اکٹھے ہو کر ایک ہی وقت میں اسی سے مانگیں تو پھر بھی اس کی رحمت کے خزانوں میں ایک قطرے کے برابر بھی کمی واقع نہیں ہو سکتی......اور اگر سب مل کر بھی اس کی حمد وثناء

میں لگ جائیں تو اس کی شہنشائی اور کبریائی کی بڑائی بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر سکتے...... وہ حافظ و ناظر رب...... وہ جبار و قہار اب...... بلند تھا، بلند ہے، بلند رہے گا، یاد رکھیئے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ، تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

ہم اس مالک و خالق کے بندے ہیں ہمارا ہر حال یہ حق بنتا ہے کہ ہم بندگی کی راہ اپنائیں اور ہر وقت اس خالق کی بندگی کرنے میں مصروف عمل رہیں...... جس کا پیدا کرنے والا اور رزق دینے والا اتنا عظیم اور بلند و بالا شان کا مالک ہو تو اس کو پھر در در کی ٹھوکریں کھانے کی کیا ضرورت ہے...... یاد رکھئے!

شمس و قمر...... پر اس حاکم کی حکومت ہے
برگ و ثمر...... پر اس قادر کی حکومت ہے
خشک و تر...... پر اس اعلیٰ کی حکومت ہے
شجر و حجر...... پر اسی مصور اعلیٰ کی حکومت ہے
جن و بشر...... پر اس بے عیب کی حکومت ہے
مکین و مکاں...... پر اس جبار کی حکومت ہے
انبیاء و اولیاء...... پر اس کریم کی حکومت ہے
ارض و سماء...... پر اس عظیم کی حکومت ہے

تلاوت کلام لاریب!

تلاوت قرآن سے محفل کی اگلی کارروائی کا آغاز کرنے سے پہلے میں ضروری

سمجھتی ہوں کہ پہلے چند حوالے قرآن کی عظمت وشان اور فضائل کے حوالے پیش کیے جائیں ...... اور بعد میں قاریہ قرآن سے ہم سب بہنیں تلاوت کلام لاریب سننے کی سعادت حاصل کریں گی:

میں اپنی سننے والی تمام بہنوں اور بیٹیوں سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے...... کہ قرآن جب سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل ہوا ہے اس وقت سے لیکر آج تک یہ بات صداقتوں سے مزین ہے کہ قرآن کریم بہت بڑی متاع ہے...... اور یہ ہمیں ہدایت کا راستہ دکھانیہ میں صحیح اصول زندگی بتانے اور کامیابیوں کی راہوں سے متعارف کروانے کیلئے نازل کیا گیا ہے ...... یہ اللہ تعالیٰ کا وہ عظمت اور شان والا کلام برحق ہے کہ جو اشرف الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر اس امت کی بھلائی کیلئے نازل فرمایا گیا ہے...... قرآن ایسا کلام ہے کہ جو حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا...... جو آج تک زبانوں پر جاری ہے...... جو اب تک زمانوں پر حاوی ہے...... اسی کلام مقدس کی یہ منفرد شان ہے کہ یہ سینوں میں محفوظ ہے...... اور تواتر کے ساتھ ہم تک منقول ہے اور قیامت کے دن بھی اپنے ساتھی کا یعنی تلاوت کرنے والے کا ساتھ نبھائے گا سفارش فرمائے گا...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن مجید کے بارے میں ارشاد مبارک ہے

اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ

قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہوگا

تو پھر میری بہنو اور عزیزو! ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم اپنی محافل اور اجتماعات کو قرآن کے

مضامین سے رونق بخشیں...... اپنے گھر بار کو تلاوت قرآن کی برکات سے بابرکت بنائیں......اور قیامت کے دن قرآن کی شفاعت کی سند پائیں......میری عزیزو ہمیں:

محبت اور رحمت ...... کا درس قرآن دیتا ہے

طہارت اور ہدایت ...... کا درس قرآن دیتا ہے

سخاوت اور صداقت ...... کا درس قرآن دیتا ہے

امانت اور خدمت ...... کا درس قرآن دیتا ہے

عزت اور شفقت ...... کا درس قرآن دیتا ہے

عظمت اور رفعت ...... کا درس قرآن دیتا ہے

احترام اور انعام ...... کا درس قرآن دیتا ہے

منصب اور مقام ...... کا درس قرآن دیتا ہے

تو آیئے پھر اسی عظمت والی کتاب مقدسہ کی تلاوت سنتے ہیں...... تلاوت قرآن کا شرف پانے کیلئے ......اور ہمارے قلوب اذہان کو قرآنی آیات کی برکات سے منور فرمانے کیلئے تشریف لاتی ہیں...... باعمل قاریہ قرآن...... صالحہ قاریہ قرآن

محترمہ ومکرمہ باجی عطیہ قادریہ صاحبہ

ایک وجد آفرین نعرہ قرآن کی عظمتوں کے نام لگا دیجئے

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت...... محفل سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

مدحت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم:

حق کے نبی، حق کی گواہی...... حق کی برہان، صاحب قرآن...... حاصل قرآن،

حامل قرآن...... حسن مکمل، حسن کامل،...... خاتم الانبیاء خطیب الانبیاء...... خیر البشر خیر کے مظہر...... بشیر ونذیر، خیر کثیر...... خواجۂ کل، مولائے کل...... ختم الرسل، دانائے سبل صلی اللہ علیہ وسلم...... کی نعت شریف آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار بھی ہے اور اصل میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مضبوط بنیاد بھی ہے...... اس حقیقت کو قرآن کو حرف بحرف پڑھنے کے بعد تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء...... سنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اور نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم...... سنت خداوندی ہے

اور نعت آج کی ایجاد ہی نہیں ...... بلکہ جب سے اس دنیا کے صبح وروز نے زیارت جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دن سے صدیاں بدلتی رہیں...... زمانے کروٹ بدلتے رہے...... لیکن قربان جاؤں، نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نغمے ہر دور میں دلوں کو محظوظ کرتے رہے...... اور جب تک یہ دنیا باقی ہے...... نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرنے والے کرتے رہیں گے ...... اور پڑھنے والے پڑھتے رہیں گے اور اس کریم بارگاہ کے مدح سراء ہونے کا دم بھرتے رہیں گے بلکہ ثناء خوانوں کا عقیدہ تو اس انتہا سے باتیں کر رہا ہے...... کہ:

میں ادنیٰ سا ثناء خوان رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں
میٹھی ہیں میری باتیں میں نمک خوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں
اے کاش نکیرین جو پوچھیں تو میں کہہ دوں
پڑھتا تھا جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں میں وہی ہوں

ارے جب بھی نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بات کرنی پڑتی ہے تو

زباں یوں گویا ہوتی ہے.....کہ

نعت ..... گفتار کی زینت ہے

نعت ..... گلزار کی عظمت ہے

نعت ..... حرم کا ادب ہے

نعت ..... عشق کا رعب ہے

نعت ..... رحمٰن کی سنت ہے

نعت ..... حسان کی وصیت ہے

نعت ..... بلبل کی چہک ہے

نعت ..... گلوں کی مہک ہے

نعت ..... شرفاء کا طریقہ ہے

نعت ..... صحابہ کا وطیرہ ہے

آیئے اب ہم اپنی گفتگو کا سلسلہ سمیٹتے ہوئے سب سے پہلے نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے.....ایک ایسی ثناء خواں کو بلاتے ہیں.....کہ جو نعت نبی ﷺ کی برکات سے مالا مال نظر آتی ہیں.....یعنی ان کو عمل کی دولت اور علم کی دولت بھی نعت سرورِ کونین ﷺ کے ہی سبب سے حاصل ہوئی ہے.....میری مراد محترمہ باجی مہ جبین صاحبہ ہیں

اللہ تعالیٰ نے ان کو نعت شریف پڑھنے کے ذوق سے بھی نوازا ہے اور سوز و گداز کی دولت سے بھی سرفراز فرمایا ہے.....تشریف لاتی ہیں۔

محترمہ ومکرمہ باجی مہ جبیں صاحبہ

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قابل عزت سامعات!

ابھی ہماری محفل پاک کی زینت بننے والی محفل کی آن شخصیت باجی مہ جبیں صاحبہ نے تاجدار کائنات، افتخار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کے حوالے سے نعت شریف پیش فرمائی تو یہ مہینہ بھی ''ربیع النور شریف'' کا جا رہا ہے جس مہینے کائنات کے والیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کو جگمگانے کیلئے تشریف لائے......تو آیئے میلاد شریف کے حوالے سے بات کرتے ہیں...... پہلے چار مصرعے سماعت فرمایئے......کہ:

جو سب سے بے مثال ہے وہی تو پھول آیا ہے
اصول تو یہ ہے کہ اصل اصول آیا ہے
جس کے سبب سے یہ کائنات ہے قائم
اسی مہینے تو وہ رب کا رسول آیا ہے

بارہ ربیع النور شریف کی تازہ صبح ہونے والی ہے......زمانے نے ہر سو نور کی نورانی چادر اوڑھ رکھی ہے......بس اس جہاں کے چمنستان میں کوئی صدا دینے والا ایک محبت بھری یوں صدا دے رہا ہے......کہ

جو سب سے بے مثال ہے وہی تو پھول آیا ہے

اب گلاب...... چمن کے باسیوں سے پوچھتا ہے کہ تم ہی بتاؤ وہ کیسا

پھول ہے؟..... گلاب پوچھ رہا ہے کہ کیا وہ ہم سب سے خوب تر ہے تو جواب یہ ملتا ہے..... کہ:

جو سب سے بے مثال ہے وہی تو پھول آیا ہے
اصول تو یہ ہے کہ اصل اصول آیا ہے

یقین جانیئے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اگر آقا ﷺ کی اس دنیا میں جلوہ فرمائی نہ ہوتی..... تو یہ حقیقت ہے کہ زمانے نے یہ حسن و جمال کی صورت پائی نہ ہوتی یہ سب تاجدارحرم، شہر یارارم، فخرامم، سید آدم، نبی مکرم ﷺ کے سبب سے دنیا وجود میں آئی ہے یعنی..... کہ:

جس کے سبب سے یہ کائنات ہے قائم
اسی مہینے وہ رب کا رسول آیا ہے

واہ..... واہ کیا خوب مصرعہ ہے کہ جو یہ ترجمانی فرما رہا ہے کہ یہ سارا نور ظہور آقا ﷺ کی ذات کا صدقہ ہے..... کیونکہ

محمد ﷺ کی گر مصطفائی نہ ہوتی
تو خلقت کی پھر رہنمائی نہ ہوتی
شفیع گر نہ آدم علیہ السلام کے ہوتے محمد ﷺ
تو ان کی بھی مشکل کشائی نہ ہوتی
اگر ضوئے احمد نہ دیتی تجلی
تو یوسف علیہ السلام نے صورت یہ پائی نہ ہوتی

بلکہ میں اس مصرعے کی حقیقت پر اور خوبصورتی پر قربان جاؤں جو ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے...... کہ:

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسین، وہی طٰہٰ

عزیز از جاں دوستو!

آیئے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہماری گفتگو کا سلسلہ تو چلتا ہی رہے گا لیکن جن مہمان ثناخوانوں کو ہم نے نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے کیلئے دعوت دی ہے...... ان کو بھی پورا پورا وقت دینا ضروری ہے...... لیکن میں کیا کروں جب بھی کوئی ہماری ثنا خوان بہن پڑھ کر جاتی وہ ماحول ہی ایسا چھوڑ کر جاتی ہے...... کہ خود بخود ہی الفاظ اس کی ترجمانی اور تائید کرتے ہوئے طوالت اختیار کرتے ہیں...... تو اب بلا تاخیر آپ سامعات کی پسندیدہ ثناء خوان...... بلکہ آج تو ان کیلئے میں یوں کہوں گی...... کہ آپ سامعات کے دلوں کی دھڑکن ثناء خوان...... ان پر اللہ تعالیٰ اور اس کے کریم حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا کس حد تک شکر ہے کہ یہ باجی حافظ قرآن بھی ہیں اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء خوان بھی ہیں...... تو ابھی آپ کے نعروں کی گونج میں تشریف لاتی ہیں۔

میری مراد باجی حلیمہ ظہیر صاحبہ ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل تاجدار حرم صلی اللہ علیہ وسلم

عزیز سامعات!

یقین جانیئے کہ مجھے ابھی آپ کے لگائے ہوئے نعرے میں عجیب طرح کی

سستی دیکھ کر افسوس ہوا...... اس لئے کہ یہ نعرہ تو مسلمان کی پہچان ہے اور باطل پر ضرب مومن ہے...... یقین جانیئے کہ جب مومن و مسلمان اللہ اکبر کی صدا نعرے کی صورت میں بلند کرتا ہے...... تو اس کی تائید میں سمندر میں بھی نام باری تعالیٰ سن کر ہلچل آجاتی ہے...... اور جب سنی اپنے کریم آقا ﷺ کا نعرہ یعنی نعرہ رسالت لگاتا ہے تو دیوانے دیوانہ وار جھوم اٹھتے ہیں اور مدینہ طیبہ کے درو دیوار آنکھوں میں سما جاتے ہیں...... یاد رکھیئے...... کہ:

یہ ایسا نعرہ ہے ...... جو دلوں کو قرار دیتا ہے
یہ ایسا نعرہ ہے ...... جو محبت کا اظہار دیتا ہے
یہ ایسا نعرہ ہے ...... جو جنت کی راہ دکھاتا ہے
یہ ایسا نعرہ ہے ...... جو محبت کے جام پلاتا ہے
یہ ایسا نعرہ ہے ...... جو شوکت سکندری بھی ہے
یہ ایسا نعرہ ہے ...... جو وظیفۂ قلندری بھی ہے
یہ ایسا نعرہ ہے ...... جو طریقۂ احباب بھی ہے
یہ ایسا نعرہ ہے ...... جو وطیرۂ اسلاف بھی ہے
یہ ایسا نعرہ ہے ...... جو برکتوں کا مظہر بھی ہے
یہ ایسا نعرہ ہے ...... جو ہر صدا سے معتبر بھی ہے

تو اب مل کر ایک آواز ہو کر محبت رسالت ﷺ کا اقرار کرتے ہوئے نعرہ لگائیے:

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد النبی ﷺ

تو تشریف لاتی ہیں..... محترمہ ومکرمہ باجی حلیمہ صاحبہ

قابل عزت سامعات:

مجھے آج اس باوقار محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سیدی و مرشدی، فخر السادات، پیر سید نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حسین کلام یاد آ رہا ہے:

قبلہ شاہ صاحب فرماتے ہیں..... کہ:

راستے صاف بتاتے ہیں، کہ آپ آتے ہیں
لوگ محفل کو سجاتے ہیں، کہ آپ آتے ہیں

اب مجھے تھوڑی دیر کیلئے اپنے ذوق کا اظہار کرنے دیجئے میں نے اپنے مرشد کامل کا میلاد پاک کے حوالے سے جو کلام شروع کیا ہے اس کی ترجمانی اور تائید الفاظ محبت کی صورت میں کرنے کی اجازت چاہتی ہوں..... دیکھئے یہ ربیع النور شریف کا مہینہ ہے جو ربیع الاول کے نام سے پوری دنیا میں جانا پہچانا جاتا ہے..... حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ربیع الاول کا لفظ ہی ایسی محبتوں اور الفتوں کا امین ہے کہ فوراً نام لیتے ہی بہار کا تصور ذہن کی تختی پر چمکنے لگتا ہے..... اور ربیع الاول کی بہار کا تعلق اس بہار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور ارفع و اعلیٰ ذات سے ہے کہ جن کی آمد آمد سے خزاں دم دبا کر بھاگ گئی..... چمن میں سدا بہار بہاروں نے ہمیشہ کیلئے اس گلشن جہاں کو سجانے کیلئے ڈیرے ڈال لئے..... صدا ہر سو دی جا رہی ہے..... کہ گواہ رہنا

راستے صاف بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

میری عزیزو! جب سے یہ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کے درمیان انسانی

گلوں کے مہکنے کیلئے یہ دنیا کے چمن کی کیاری بجی ہے......اس پہلے دن سے اس دنیا کی کیاری میں کتنے موتیا...... بے شمار گلاب......اور ان گنت چنبلی کھلے......لیکن کچھ وقت گزار کر خزاں کی نظر ہو گئے......لیکن اس پر تاریخ گواہ ہے کہ جب اس انسانیت کے سجے ہوئے چمنستان میں ایسی بہار آئی کہ جس کے آنےؐ سے بہاروں پر بہار آئی یعنی چراغ یقین، رحمتہ اللعالمین......چشم مہر، چشمہ انور...... چراغ بزم ہدایت، چشمہ علم و حکمت ﷺ کی ذات مبارکہ کی جلوہ نمائی ہوئی تو پھر ربیع الاول کو بھی یہ فیض حاصل ہوا کہ سب جانثار اور طلب گار کہنے لگے......کہ:

جو سب سے بے مثال ہے وہی تو پھول آیا ہے
اصول تو یہ ہے کہ اصل اصول آیا ہے
جس کے سبب سے یہ دنیا ہے قائم
اسی مہینے وہ رب کا رسول آیا ہے

اور جب!

سلطان دو جہاں ﷺ...... سلطان کائنات بن کر تشریف لائے
سردار دو جہاں ﷺ......سردار کائنات بن کر تشریف لائے
معلم دو جہاں ﷺ...... سردار کائنات بن کر تشریف لائے
محسن دو جہاں ﷺ...... معلم کائنات بن کر تشریف لائے
ہادی دو جہاں ﷺ...... محسن کائنات بن کر تشریف لائے
رہبر دو جہاں ﷺ...... رہبر کائنات بن کر تشریف لائے

تو ہر سو محبتوں کا یوں بسیرا ہوا...... کہ ہر کوئی آمد سرکار ﷺ کی خوشی میں یوں گویا ہوا...... کہ

راستے صاف بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
لوگ محفل کو سجاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

عزیز از جاں دوستو!

آیئے اپنے آج کے اس بے مثال ذوق میں اضافہ کرنے کیلئے گزارش کرتے ہیں ہر دلعزیز ثنا خواں...... ثناء خوانوں کی جماعت میں سے ایک نفیس ثنا خوان...... جن کے پاس آواز اور سوز کی دولت موجود ہے...... جب وہ نعت پڑھتی ہیں تو آنکھیں دیدار محبوب کی خواہش میں تڑپ جاتی ہیں...... اور جب ہجر مدینہ پر وہ عظیم ثنا خواں لب کشائی کرتی ہیں تو آنکھیں چھلک جاتی ہیں...... اس گھڑی منظر یہ ہوتا ہے کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہی زباں پر درود و سلام کے نذرانے آنا شروع ہو جاتے ہیں...... تو انتظار فرمانے پر میں معذرت چاہتی ہوں...... تشریف لاتی ہیں...... لائق صد احترام باجی سیدہ طیبہ صاحبہ

ہمیشہ کی طرح آج بھی سیدزادی کا انتہائی ادب و احترام سے استقبال کیجئے گا

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر سرور کونین ﷺ

محترمہ و مکرمہ باجی سیدہ طیبہ صاحبہ

قابل قدر سامعات!

آمد سرکار ﷺ ہوئی تو...... کعبے کو سجدے میں جھکا کر

محبوب ﷺ کا نوری جلوہ دکھا کر
جبرائیل امین نے جھنڈے لہرا کر

یہ بات واضح فرمادی کہ...... آج دنیا میں کوئی عام ہستی نہیں آ رہی ...... بلکہ وہ ہستی تشریف فرما ہو رہی ہے...... جس کے صدقے میں یہ نظام ہستی چل رہا ہے...... آپ ﷺ کے صدقے میں ہی:

آبشاروں کو ترنم ...... ملا
لالہ زاروں کو تبسم ...... ملا
پہاڑوں کو رفعت ...... ملی
کہساروں کو شوکت ...... ملی
شفق کو لالی ...... ملی
کھیتوں کو ہریالی ...... ملی
قوس قزح کو رنگینی ...... ملی
چٹانوں کو سنگینی ...... ملی
کندن کو ڈلک ...... ملی
گوہر کو جھلک ...... ملی
بادلوں کو للکار ...... ملی
بوندوں کو جھنکار ...... ملی
بجلیوں کو بے باکی ...... ملی

شمشیروں کو براقی ...... ملی

شبنم کو نرماہٹ ...... ملی

موسم کو سرسراہٹ ...... ملی

دھوپ کو وقار ...... ملا

چاندی کو نکھار ...... ملا

کلی کو مسکراہٹ ...... ملی

کرن کو جگمگاہٹ ...... ملی

بلبلوں کو ترانے ...... ملے

کوئل کو نغمے ...... ملے

حسن کو سادگی ...... ملی

اور:

عشق کو تازگی ...... ملی

اور جس طرف بھی آمد خواجہ دو جہاں، سید دو جہاں ﷺ کی خبر پہنچتی ہے بس سننے والوں کو یہی سنائی دیتا ہے...... کہ جیسے کوئی محبت بھری آواز میں آمد آمد کی خوشی منا رہا ہو! اور والہانہ عشق میں یوں کہہ رہا ہو...... کہ

ہم جنہیں یاد کیا کرتے ہیں

دل کی بستی کو آباد کیا کرتے ہیں

جب ستاتی ہے ہمیں تشنہ لبی

کوثر عشق پیا کرتے ہیں
بزم دل ہم نے سجا رکھی ہے
ان کی آمد ہے سنا کرتے ہیں

عزیز سامعات!

آیئے تھوڑی دیر کیلئے محفل کا یہ سلسلہ ایک دُوسری طرف کرتے ہیں......یعنی محفل میں موجود تمام سامعات آقا ﷺ کے اسی دنیا پر تشریف لانے کے بارے میں تفصیل سے ولادت مقدسہ کے وقت ظہور پذیر ہونے والے معجزات کے بارے میں سنتے ہیں......ایک انتہائی اچھی اور نامور معلّمہ صاحبہ اس وقت ہماری اسٹیج کی رونق بنی ہوئی ہیں......تو ہر حوالے سے تجربہ کار بھی ہیں اور باکردار بھی ہیں......یعنی اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرماتے ہوئے انہیں جو قرآن وحدیث کا علم عطا فرمایا ہے......وہ اس علم پر مکمل طور پر عمل بھی کرتی ہیں......اور اچھے اور سلجھے ہوئے انداز بیاں میں سننے والی سامعات کی اصلاح بھی کرتی ہیں......اسی لئے آج کی محفل میں ہم نے ان کو دعوت دی ہے کہ وہ آقا ﷺ کے میلاد پاک کے دلپذیر موضوع پر گفتگو بھی فرمائیں اور ہماری تمام بہنوں اور بیٹیوں کو حالات حاضرہ کے فتنوں کے بارے میں اصلاح طلب پہلو پر بات بھی سنائیں...... یاد رکھیئے وہی قومیں کامیاب ہوتی ہیں جو اپنے اہل علم کا احترام کرتی ہیں......صرف کسی اصلاح کرنے والے کی باتیں اس لئے نہیں ہوتیں کہ ان کو سن کر بس وقت پاس کیا جائے اور پھر گھر جاتے ہی بھول جائیں...... نہیں نہیں میری بہنو! آج ویسے ہی ہمارے حالات بہت خراب ہو رہے ہیں......

ہمارے دل زنگ آلود ہو رہے ہیں...... اور ہم کردار اور اصلاح کا دامن چھوڑ رہے ہیں...... تو ایسے میں سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ اجتماعات کا اہتمام کیا جائے...... اور وہاں قرآن وحدیث کا علم رکھنے والی ایک عالمہ، معلّمہ، خطیبہ کو دعوت بیان دی جائے...... اور ان کی تمام بیان کردہ باتوں کو دل و دماغ میں جگہ دی جائے اور ان پر عمل کیا جائے ...... تو آیئے پھر تیاری کیجئے اور خطاب سننے کیلئے ہر دلعزیز شخصیت کا احترام نعروں کی گونج میں کیجئے گا۔

میری مراد حافظہ، قاریہ، خطیبہ خوش بیان، باجی راحیلہ صاحبہ ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکرِ شاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو تشریف لاتی ہیں محترمہ ومکرمہ، معلّمہ، مبلغہ باجی راحیلہ صاحبہ

عزیز از جاں میری بہنو!

آج کے اس دور میں اس خلوص بھرے اہتمام کے محافل کا انتظام کرنا کوئی عام کام نہیں ہے اور نہ ہی یہ انسانی صلاحیتوں کی معراج ہے بلکہ یہ تو تحفہ خداوندی ہے کہ وہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کیلئے کسی کو چن لیتا ہے اور جس خوش نصیب کو در حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری نصیب ہوتی ہے...... یا نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت نصیب ہوتی ہے تو وہ یہ جان لے کہ یہ سب اللہ کی رحمت سے ہی میسر ہوا ہے...... جس طرح کہ سیدی، مرشدی سید نصیر الدین نصیر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... کہ:

تھی جس کے مقدر میں گدائی تیرے در کی
قدرت نے اسے راہ دکھائی تیرے در کی

یہ ارض و سموت تیری ذات کا صدقہ
محتاج یہ ساری خدائی تیرے در کی
پانے کو تو خورشید و قمر چرخ نے پائے
کیا پایا اگر خاک نہ پائی تیرے در کی

اور ایسا کرم ہوا ہے...... ایسا میرے سخی نے نوازا ہے کہ جس دن سے مدینہ اور والیٔ مدینہ ﷺ کی محبت دل میں بسائی ہے...... حالت یہ ہے...... کہ:

میں بھول گیا نقش و نگار رخ دنیا
صورت جو میرے سامنے آئی تیرے در کی
رویا ہوں میں اس شخص کے قدموں سے لپٹ کر
جس نے بھی کوئی بات سنائی تیرے در کی

انتہائی بامقصد اور سارے کلام کی جان مقطعہ محترم قبلہ پیر صاحب نے لکھا ہے آپ قبلہ سید نصیر الدین نصیؔر شاہ فرماتے ہیں...... کہ

آیا ہے نصیؔر آج تمنا یہی لیکر
پلکوں سے کئے جائے صفائی تیرے در کی

آج کی محفل کا اصلاحی سبق:

اصلاحی سبق جو آج کی محفل میں ہم اپنی عزیز سامدات کو دینا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ دیکھئے میری بہنو اور بیٹیو...... کہ ہم نے جو وقت گزار لیا جتنی زندگی کی بہاریں گزار لی ہیں وہ سارا ہمارا ماضی ہے اور اب ضرورت اس گزرے ہوئے وقت کو واپس لانے کی نہیں

بلکہ نہ ہی وہ گزرا ہوا وقت کسی کا واپس آ سکتا ہے اور نہ ہی اسے کوئی واپس لا سکتا ہے بلکہ ضرورت تو اس کام کی ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہمارے ماضی میں ہم سے گناہ کتنے ہوئے ہیں......اور پھر ان گناہوں کو یاد کر کے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گڑگڑایا جائے اور توبہ کی جائے کہ ہمارے مالک ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے اور ہمیں ایسا بنا دے جیسا تو چاہتا ہے......دیکھئے اگر وقت اسی طرح گزرتا گیا اور ہم نے غفلت کی تو پھر موت اتنی ہی ہمارے قریب آ رہی ہے......اگر زندگی کا ایک دن گزرے جائے تو سمجھو کہ ہماری موت کا ایک دن اور قریب آ گیا ہے اور اگر ایک سال گزر جائے تو پھر بھی سوچو کہ ہماری زندگی میں سے ایک سال کی کمی واقعہ ہوگئی ہے اور اب موت ایک سال اور نزدیک آ گئی ہے......تو ایسے میں میری عزیز بہنو اور بیٹیو! ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم موت کو یاد کریں اور زیادہ سے زیادہ توبہ کرنے کی کوشش کریں اور توبہ اسی چیز کا نام ہے کہ اپنے گناہوں پر نادم ہوا جائے اور اپنے رب سے مغفرت طلب کی جائے......آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ

دلی ندامت کا نام توبہ ہے

المستدرک	کتاب التوبۃ	جلد نمبر ۴

اور جب آپ اپنے گناہوں پر شرمندگی اور ندامت کا اظہار کرو گے تو وہ کریم و رحیم رب تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا......اور دل گناہوں سے بیزار ہو کر نیکیوں کی طرف راغب ہو جائے گا......اور ساتھ ہی دل کی سیاہی دور ہو جانے کے بعد دل میں روحانیت کا نور بھر آئے گا......دیکھئے میری عزیز بہنو اور بیٹیو! میرے

کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے...... کہ:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ

گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہیں ہے

ابن ماجہ شریف	جلد نمبر۲	صفحہ نمبر۳۲۳

عزیز بہنو اور بزرگو! ذرا سوچیئے کہ اگر ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی بجائے...... اپنے گناہوں پر نازاں ہوتے رہیں...... یا پھر گناہوں پر فخر محسوس کرتے رہیں...... یا پھر کبھی اس طرف دھیان ہی نہ کریں...... کہ گناہوں سے توبہ ہم پر فرض ہے تو میری عزیز بہنو! پھر اس طرح کا ذہن رکھنے سے دنیا تو برباد ہونی ہی ہے...... دنیا تو ہمارے لئے برکت سے خالی ہونی ہی ہے ساتھ ساتھ ہماری آخرت بھی برباد ہو جائے گی...... اور آخرت میں بھی خسارہ ہی نصیب ہوگا...... استغفر اللہ

تو اس لئے عرض کیا جاتا ہے کہ آج وقت ہے زیادہ سے زیادہ توبہ کریں...... اپنے ناراض رب کو گڑ گڑا کر اور رو رو کر منائیں ...... تاکہ دنیا اور آخرت کی کامیابیاں آپ کا مقدر بن جائیں...... آپ میں اور دوزخ میں دوریاں پیدا جائیں اور فاصلے قائم ہو جائیں اور یاد رکھیئے جو لوگ توبہ کرتے ہیں ان کے دل صاف و شفاف رہتے ہیں...... اور روحانی کیف وسرور کا مرکز بنے رہتے ہیں...... اور توبہ کرنے والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے خوف کا گوہر اور وصف موجود رہتا ہے۔

دعا کیجئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہت زیادہ توبہ کرنے والا بنا دے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر ہمیں سرخروئی عطا فرمائے...... (آمین)

عزیز سامعات!

آیئے اب آج کی محفل پاک کی اس باوقار نشست کی آخری ثناء خوان باجی کو دعوت نعت دیتے ہیں اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں.....یاد رکھیئے.....کہ:

جان گلستان، جگ کی شان.....جلووں کے جہان، صاحب قرآن..... ملائکہ کا چین، جد الحسن والحسین.....رونق بزم عرش بریں، زینت فرش زمیں..... جلوۂ دلنشین، جمال اولین.....جلوہ فرقان، حسن گلستان، جسم وقیم، جواد وکریم، آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر درود وسلام پیش کرنا اتنی بڑی عبادت ہے.....کہ:

" جو نبی کے قریب ہوتے ہیں
وہ خدا کے قریب ہوتے ہیں
جو سجائیں درود کی محفل
وہ بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں

میری عزیز بہنو اور بیٹیو!

آج ہم یہ ہر طرف محسوس کرتے ہیں اور اس بات کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں.....کہ

مفسرین ..... کوشش یہ کرتے کہ ہمارا عمل اچھا ہو
محدثین ..... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو
معلمین ..... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو
متعلمین ..... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو

مبلغین ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو

قائدین ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو

واعظین ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو

مورخین ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو

صالحین ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو

مقررین ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو

مقربین ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو

ذاکرین ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو

لیکن میں قربان جاؤں...... ہمیں اچھا کردار متعارف کروانے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر...... کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

بہترین ...... اور اچھا عمل

نکھرا ...... اور چمکتا عمل

مہکتا ...... اور باوقار عمل

دلنشیں ...... اور دلبہار عمل

درود وسلام کو قرار دیا ہے...... اس لئے ہم سب مسلمان بہنوں کو چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کریں ...... آیئے درود وسلام کی گونج میں نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنانے کیلئے تشریف لاتی ہیں

محترمہ و مکرمہ باجی ارم صاحبہ

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر تاجدار کائنات ﷺ

عزیز از جان میری بہنو!

جہاں عبادات میں فرائض کا خیال رکھتی ہو...... وہاں ہر دن میں اپنے آقا ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھنے کی عادت بھی اپناؤ!

بلکہ میں تو یوں کہا کرتی ہوں...... کہ:

درود آقا ﷺ پر ...... جو
سید السادات، سند السادات ہیں
سلام آقا ﷺ پر ...... جو
رحمت کی جان، صاحب برہان ہیں
درود آقا ﷺ پر ...... جو
سید الکونین، خواجۂ کونین ہیں
سلام آقا ﷺ پر ...... جو
صاحب قاب قوسین، قرۃ العین ہیں
درود آقا ﷺ پر ...... جو
گوہر دریائے جلالت، یوسف مصر رسالت ہیں
سلام آقا ﷺ پر ...... جو
انسانیت کیلئے معلم اور مکرم ہیں
درود آقا ﷺ پر ...... جو

قلوب ملائکہ کا سرور، نور علی نور ہیں

سلام آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر ...... جو

تخت سروری کے سلطان، اور شیریں بیان ہیں

درود آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر ...... جو

چمن فصاحت کے سلطان، صاحب قرآن ہیں

سلام آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر ...... جو

جود ابر کرم، جگر گوشہ کان کرم ہیں

درود آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر ...... جو

امام الکلام، جامع الکلام ہیں

سلام آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر ...... جو

اشرف الخلائق، جان حقائق ہیں

حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک حدیث:

آیئے ہمیشہ کی طرح جو ہماری محافل کا ایک طریقہ چلا آ رہا ہے کہ ہم ہر محفل کے اختتام پر اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کے حوالے سے ایک حدیث پیش کرتے ہیں اور پھر اسی موضوع پر چند باتیں عرض کر کے محفل کا اختتام کرتے ہیں...... تو آج جو حدیث مبارکہ میں ناچیز نے اپنی بہنوں اور عزیزوں کو سنانے کیلئے منتخب کی ہے...... وہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہتھلیوں کے بارے میں ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَلَا دِيْبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

ریشم کا دبیز یا باریک کوئی کپڑا یا کوئی اور چیز ایسی نہیں جسے میں نے چھوا ہو اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم و گزار ہو

صحیح بخاری	کتاب المناقب	حدیث نمبر ۳۵۶۱

کیا کہنے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کے اعضائے مبارکہ کے...... جو ایک مرتبہ دیکھ لیتا ہے وہ دیکھتا ہی رہ جاتا ہے......

اور زبان حال سے یوں کہتا ہے...... کہ:

دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا تو آیا نہیں کوئی
ایسا تو کسی ماں نے بھی جایا نہیں کوئی
اللہ نے نبیوں میں رسولوں میں کسی کو
جز ان کے حبیب اپنا بنایا نہیں کوئی
رتبہ انہیں بخشا ہے ریاضؔ ایسا خدا نے
ان سا کوئی ان کے سوا آیا نہیں کوئی

محفل کے آخر میں تمام انتظامیہ کی بہنوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ہم سب کو تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی محفل میں شریک ہونے کا موقعہ عنایت فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اس محفل پاک کو ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے...... (آمین)

نقابت نمبر 5

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ○

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ابتدائی گفتگو:

یہ ایک ایسا سچ جس کو سبھی جانتے ہیں چاہے کوئی علم والا ہے...... یا کوئی بے علم کہ اگر کسی کے کسی عزیز یا پھر محبوب کی تعریف کی جائے...... اس کسی کے محبوب کو دل وجاں سے محبت کا مرکز ومحور بنایا جائے تو وہ جس کے عزیز یا محبوب کو آپ اتنا پیار دے رہے ہیں یا خلوص کے پھول اس کے حضور پیش کر رہے ہیں...... تو جس کا وہ عزیز ہوگا یا جس کا وہ محبوب ہوگا...... وہ آپ کے اس عمل سے یقیناً خوش ہوگا اور وہ اسی خوشی میں آپ کو اپنا قرب دے گا...... آپ کو اپنی خصوصی توجہ دے گا...... صرف اس لئے کہ آپ اس کے محبوب کے ساتھ اچھا سلوک کر رہے ہیں...... اس محبوب کی تابعداری کر رہے ہیں لیکن اس حوالے سے بھی سوچیئے اور اپنے مقدر پر نازاں ہوں کہ آپ جب سید المرسلین، سید العالمین...... سید المعلمین، سید الصادقین...... سید

الصابرین، سید الشاہدین...... سید الزاہدین، سید الراکعین ...... سید الساجدین، سید القائدین، سید العابدین...... سید الناصرین، سید الناظرین...... سید الظاہرین، سید الکاملین...... سید القاسمین، آقا رحمتہ اللعالمین ﷺ کی اتباع کریں گے...... یا آپ ﷺ کے میلاد کی محافل کا انعقاد کریں گے...... یا پھر آپ ﷺ کی بارگاہ میں بلاناغہ درود و سلام کے تحفے پیش کریں گے تو رب کائنات، خالق کائنات، مالک کائنات، رازق کائنات، حافظ کائنات، ناصر کائنات، مصور کائنات، اللہ عزوجل ضرور آپ کے اس عمل سے خوش ہوگا اور آپ کو اپنے مقربین میں شامل فرمائے گا...... دعا کیا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کی توفیق بخشے جس میں اس کی اور اس کے محبوب کی رضا شامل ہو...... اور اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز ہم سے وہ کام نہ کروائے جس میں اس کی اور اس کے پیارے حبیب لبیب ﷺ کی ناراضگی کا پہلو ہو...... (آمین)

تمہیدی گزارشات:

ہر طرح کی حمد و ثناء کے لائق اس کی ذات ہے کہ جو وحدہ لاشریک رب کائنات بیک وقت ہر مخلوق کی سننے اور اس کو نوازنے والا ہے...... اور صبح کو پرندے اس کے توکل پر گھروں سے جاتے ہیں اور رات کو سیر ہو کر گھر لوٹتے ہیں...... اور تمام تعریفوں کے لائق ذات جو اس قدر بے نیاز ہو کر سب کو دیکر خوش ہو اور جو اس سے نہیں مانتے قربان جاؤں وہ رب کتنا کرم فرمانے والا ہے کہ وہ ان کو بھی روزی دیکر اور دوسری نعمتیں دیکر رات کو سلاتا ہے اور پھر بحفاظت صبح کو جگاتا ہے

اور انسان کو قادر مطلق دعوت فکر دیتا ہے کہ انسان جب چاہے...... جہاں چاہے...... جیسے چاہے...... اپنے رب کی قدرتوں کا مشاہدہ کرنا تو اس کیلئے مناظر

صاف موجود ہیں...... قدرت کی جلوہ فرمائیاں بہت واضح ہیں...... اور یہ حقیقت ہے کہ انسان اگر کچھ دیر کیلئے اپنے فکر کو اس دنیا کے مصنوعی بندھن سے آزاد کر کے قدرت کے کمالات کا مشاہدہ کرنا چاہے...... تو انسان دیکھے گا کہ کائنات میں ہر سو نور ہی نور بس رہا ہے...... ہر طرف سونا اور چاندی بکھری پڑی ہے...... گلستان میں گل مسکرا کر اس کی قدرت کی طرف دعوت فکر دے رہے ہیں...... آسمان پر چمکتے ہوئے تارے اس کی تخلیق اور حسن کاریگری کا منہ بولتا ثبوت ثابت ہو رہے ہیں...... گنگناتی ہوئی ہوائیں اس کی عظمتوں کے ترانے الاپ رہی ہیں...... چمن میں مسکراتی اور لہلہاتی معصوم کلیاں اس کی پاکیزگی اور بزرگی کی شہادت دے رہی ہیں...... یہ چمکتی ہوئی سونے سی قیمتی دھوپ اس کی کاریگری کا نشاں ہے...... میری بہنو اور بیٹیو! یہ تو ابھی میں نے مختصر عرض کیا ہے ورنہ اس کی قدرت کسی بہت زیادہ تعارف کی محتاج نہیں...... تو اب فیصلہ آپ کیجئے کہ جو خالق و مالک اتنی پاکیزگی کا مالک ہو...... لامحدود بزرگی کا مالک ہو...... تو کیا اس کا حق نہیں ہے کہ ہماری جبین بس اس کے حضور سر بسجود رہے...... نگاہیں اس قادر مطلق کے ادب احترام میں ہمہ وقت جھکی رہیں...... زبانیں اس کی عظمتوں کا چرچا کرتے ہوئے ہر لحہ بہ لحہ معطر رہیں؟ یقیناً آپ میری ان باتوں سے مکمل اتفاق کریں گی بلکہ ان پر ایمان رکھتی ہیں...... تو میری عزیز دوستو! سوچیئے کہ ہم اپنے رب کی عبادت کا حق کہاں تک ادا کر رہے ہیں؟ ہم اس کی بزرگی کے لائق کہاں تک اپنی زبانوں کو اس کے بلند تر ذکر سے تر کئے ہوئے ہیں...... آج سب کی کامیابی اسی میں ہے کہ اپنے رب کو منایا

جائے ...... اس کی بارگاہ میں عاجزی سے گڑگڑایا جائے ...... اپنی جبینوں کو پانچ وقت اس کے سامنے جھکایا جائے ...... اور زبان سے یوں کہا جائے ...... کہ:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

اور دل و جاں سے اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے ...... سربسجود ہوا جائے ...... کہ:

کبریائی تجھ کو زیبا ہے ترا ہی وصف ہے
ماسوا تیرے الٰہی کبریاء کوئی نہیں

تلاوت کلام لاریب!

ہم ابھی تلاوت کلام مجید سن کر اپنے دلوں کو تازگی کا ایمانی اور شگفتگی کا سامان مہیا کریں گے ...... مگر اس سے پہلے چند منٹ میں فضائل قرآن پر بات کرنا ضروری سمجھتی ہوں ...... دیکھئے عزیز سامعات اسلام سے تعلق رکھنے والے اپنوں نے اور قرآن کی صداقتوں پر تحقیق کرنے والے غیروں نے یہ بات بہت پہلے سے تسلیم کر لی ہے کہ قرآن مجید ہی شریعت کی بنیاد ہے ...... دین و مذہب کی قابل اعتماد اور اعمال کو سنوارنے والی واحد کتاب قرآن مجید ہے ...... کتاب لاریب رسالت کا معجزہ ...... بصیرتوں اور بصارتوں کا نور حقیقی ہے ...... اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا اس کو چھوڑ کر اور کوئی راستہ میسر نہیں ...... اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس پر عمل کیے بغیر ...... اس

کتاب سے ہدایت کا نور حاصل کیے بغیر ظاہر و باطن کا منور ہونا تصور نہیں کیا جا سکتا ......اور اس کے بغیر نجات تک بھی نہیں پہنچا جا سکتا......اور جس کو میری بہنو! اس عظمت والی کتاب کا علم حاصل ہو جائے...... وہ قابل رشک مقدر رکھتا ہے......

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ فَوْقَهُ أَحَدٌ

جس نے قرآن پڑھ لیا اس سے بڑھ کر کوئی نہیں

کیونکہ یہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے......کہ

محبت کی پیکر ...... کتاب ہے

ہدایت کی پیکر ...... کتاب ہے

طہارت کی پیکر ...... کتاب ہے

عظمت کی پیکر ...... کتاب ہے

صداقت کی پیکر ...... کتاب ہے

بشارات کی پیکر ...... کتاب ہے

عزیز از جاں میری بہنو!

آیئے اب تلاوت قرآن سن کر راحت و تسکین حاصل کرتے ہیں ......تو سب سے پہلے میں تلاوت قرآن فرمانے کا شرف حاصل کرنے کیلئے گزارش کرتی ہوں...... ہمارے پاس اسٹیج پر موجود قاریہ قرآن ...... ہمارے جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات ......کی قابل ترین استاذ اور قابل فخر قاریہ قرآن ...... جو قرآن

پڑھتی ہیں تو دل قرآن کی محبت کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں...... اور دوران تلاوت جب سامعات قرآنی آیات کے پیغامات پر غور کرتی ہیں تو اس گھڑی خوف باری تعالیٰ سے رواں رواں لرز جاتا ہے...... تو آپ اب قرآن کی عظمت کے حوالے سے ایک نعرہ بلند فرمایئے...... اور میں گزارش کرتی ہوں محترمہ و مکرمہ...... حافظ قاریہ، باجی شاہدہ صاحبہ سے کہ وہ تشریف لائیں اور تلاوت قرآن سے ہمارے قلوب واذہان کو منور فرمائیں۔

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر تاجدار حرم صلی اللہ علیہ وسلم

مدحت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

آپ میری بہنیں اگر سیرت کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو آپ کو تاجدار حرم، شہر یار ارم...... نبی مکرم، سید العرب والعجم...... سید الکونین، سید الثقلین، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار نعتیں ملیں گی...... اور وہ نعت کچھ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش فرمائیں...... اور کچھ صحابیات...... اور امہات المومنین...... اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے غلاموں سے سند کے ساتھ موجود ہیں...... جیسے حضرت سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ...... حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے نام مبارک روز روشن کی طرح نعت کے حوالے سے سامنے آتے ہیں۔

عزیز سامعات!

اگر آپ محبت اور عقیدت بھری نظر سے دیکھیں تو آپ کو نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و تجلیات ضرور نظر آئیں گی...... کیونکہ

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ...... سنت رب کریم ہے
محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ...... ثنائے خلق عظیم ہے
معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ...... صحابہ کا شیوہ ہے
ہادی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ...... اولیاء کا وطیرہ ہے
رہبر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ...... اصفیاء کا طریقہ ہے
مرشد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ...... اتقیاء کا وظیفہ ہے
جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ...... حکم قرآن ہے
بہار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ...... زینت قرآن ہے
مختار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ...... پیروی حسان ہے
روح کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ...... رحمت کا سائبان ہے
انوار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ...... اقرار غلامی رسول ہے
دلدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ...... بارگاہ حق میں مقبول ہے

تو آیئے پھر سماعت کو باوضو کرکے...... ایک میٹھی سی آواز والی ثنا خوان سے نعت تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں...... یقین جانیئے ایسی محبت اور لگن سے نعت پیش کرتی ہیں کہ سننے والے موجود تو محفل میں ہوتے ہیں...... اور محسوس خود کو مدینہ طیبہ کی گلیوں میں کررہے ہوتے ہیں...... اور جب موصوفہ لب کشائی کرتے ہوئے مدحت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتی ہیں تو درودیوار جھومتے محسوس ہوتے ہیں...... اور ہر طرف محفل میں صلّ علی۔صلّ علی۔کی

دلنواز صدائیں بلند ہوتی ہوئیں سنائی دیتی ہیں...... تو آیئے میری مراد باجی کشور قادریہ صاحبہ ہیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل نعت مصطفیٰ ﷺ

عزیز از جاں دوستو!

ایک شاعر نے محبت بھرے الفاظ کو یکجا کر کے چار مصرعے نفاستوں سے سجا کر بارگاہ سرکار ﷺ میں پیش فرمائے ہیں...... میں آپ کو وہ دلوں میں اتر جانے والے حسین مصرعے سنانا چاہتی ہوں......کہ

میں اک شاعر گمنام ہوں میرے آقا ﷺ
تیری ثناء کی میرے ہاتھ میں بھی مالا ہے
اور مجھے خود اپنے تشخص کی کیا ضرورت ہے
تیرا حوالہ ہی سب سے بڑا حوالہ ہے

کیا بات ہے ایسا عقیدہ رکھنے والے خوش نصیبوں کی...... جو محبت کا معیار یہ رکھتے ہیں کہ خود کو محبوب ﷺ کی توصیف و ثناء بیان کرنے میں لگا کر اسی تعارف......اسی پہچان......اسی حوالے کو اپنا حوالہ بنائے رکھتے ہیں......اصل میں جو ایسا حوالہ رکھتے ہیں وہ دنیا اور آخرت کی کامیابیاں اپنے مقدر میں لکھوائے ہوئے ہوتے ہیں...... کیونکہ جب قائد برتر، رہبر معتبر...... قائد عظمت، قائد رفعت...... قائد ذوالنورین...... جدِ حسنین، قاسم الخیرات، قاسم فیوضات......قاسم محبت، قاسم رحمت......قاصد حق، قاسم کوثر، آقا ﷺ کا نام

نامی اسم گرامی جب ہونٹوں پر آ جائے، وہ نام جو محبتوں کا مرکز و محور ہے، اور بزم وفا کا علمبردار ہے اور مریض عشق کیلئے نسخہ کیمیاء ہے باعث شفا ہے...... نام سرکار ﷺ لینے کیلئے ثناء گو سب کشائی تو کرتا ہے......اور اندر سے دل کانپ رہا ہوتا ہے...... کہ یہ تو وہ بارگاہ ہے جس در کی دربانی پر جبرائیل امین علیہ السلام بھی ناز کرتے ہیں...... ادب اور بہت زیادہ احترام کا سلیقہ لیکر پھر نعت مصطفیٰ ﷺ کے زباں کھولتا ہے......تو پھر ثنائے حبیب ﷺ کرنے والا لب ہلاتے ہی سب سے پہلے......زبان حال سے یوں کہہ رہا ہوتا ہے...... کہ:

میں مدحت سرکار ﷺ پہ پر تول رہا ہوں
اوصاف و محامد کی زباں بول رہا ہوں

کیا کہنے میرے حضور ﷺ کے اوصاف و محامد کے ......جن کی شان میں قرآن مدح سراء ہو......ان کی شان میں لب کشائی کرنا اور محبت سرکار ﷺ کا اظہار کرتے ہوئے آقا ﷺ کی مدح سرائی کرنا...... یقیناً مقدر کا دھنی ہونے سے کم درجہ نہیں رکھتا......اور جس کو ثنائے حبیب ﷺ کرنے کی دولت مل گئی......وہ تو پھر رہتی دنیا کو سناتا ہے......اور سب کو بتاتا ہے...... کہ:

رکھتا ہوں تیری یاد کے بھرپور خزانے
مدت سے ترے غم میں گھر رول رہا ہوں
رنگ ایک نیا دے کے میں ملبوس سخن کو
مدحت کا تیری باب نیا کھول رہا ہوں

اور یا سیدی...... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے غم زیبا کی فضاؤں میں بکھر کر
اپنے دل معطر کی گرہ کھول رہا ہوں
عرفان خطا کار ہوں بخشش کی نظر ہو
نادم ہوں خود اپنے ہی عمل تو رہا ہوں

سامعات ذی وقار!

آیئے انتظار کی گھڑیاں ختم کرتے ہیں...... محبت کے پھول اور عقیدت کی کلیاں برساتے ہوئے...... ہردلعزیز ثناء خواں کو دعوت نعت دیتے ہیں...... ہماری مہمان باجی جان ہماری آج کی محفل کی اسٹیج پر کافی دیر سے تشریف فرما ہیں...... چلیں ان کا بھی شکریہ کہ وہ کافی دیر تک محفل کی اسٹیج پر موجود رہیں...... اور ہم سب بہنوں کو ان کی زیارت کا موقعہ بھی ملا رہا...... یہ میں کوئی خوشامد نہیں کر رہی...... یہ حقیقت ہے کہ جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا باعمل ثنا گو...... اور ثنا خوان ہو اس کو دیکھنا بھی باعث ثواب کہلاتا ہے

میری مراد...... باجی فرزانہ چشتی صاحبہ ہیں

تو میں نعرے سے ان کا استقبال کرنے کی آپ سامعات سے التماس کرتی ہوں اور ان سے گزارش کرتی ہوں کہ اپنی پرسوز آواز...... اور اپنے منفرد انداز بیاں سے آج کی محفل کو ثنائے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے چار چاند لگا دیں...... اور ہمیں عالی جناب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بے مثل چاند کی باتیں سنا دیں۔

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی ہیں......محترمہ ومکرمہ باجی فرزانہ چشتی صاحبہ

واجب الاحترام سامعات!

پوری کائنات میں اس وقت کوئی بعد از خدا ہستی نہیں کہ جس کی اتنی تعریف و توصیف کی جاتی ہو کوئی ایسی ذات نہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کہ جس کی قبر انور پر جہاں ہر وقت خاکی حاضر ہوتے ہوں اور ان کے ساتھ نوری بھی صفیں باندھ کر سلام عقیدت پیش کر رہے ہوں...... جب سے یہ کائنات سجی ہوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک یہ کائنات لمحہ بہ لمحہ گواہ ہے کہ جو کمالات آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے سبب رونما ہوئے ایسا کمال اولین اور سابقین میں سے کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور نہ بعد میں حاصل ہوا...... کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کی دلیلیں تھیں کہ درخت چلنے لگے...... بت منہ کے گرنے لگے...... ہوائیں اور فضائیں رقص کرنے لگیں...... سراج منیر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمام جہاں بھر کے چراغ بجھ گئے اور نوراول کے چرچے اور ترانے ہر سو ہونے لگے...... بیت اللہ جس کے سامنے انسانیت جھکتی ہے وہ کعبہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس کی طرف جھکنے لگا...... سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں کمالات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ...... چاند چہرۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چہرہ چھپانے لگا...... سورج سامنا کرتے ہوئے ادباً شرمانے لگا...... صبح کی سفیدی نورانی شعاعوں سے شفاف ہونے لگی...... پھولوں کا حسن، حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے سرخی لیکر حسن و جمال سے مزین ہونے لگا......اور زمانے بھر کو یہ درس دیا گیا...... کہ:

نگاہیں رہ میں بچھا دو کہ آپ آئے ہیں
دلوں کو فرش بنا دو کہ آپ آئے ہیں
بتان کعبہ ولادت کا سن کے بول اٹھے
سر نیاز جھکا دو کہ آپ آئے ہیں
ظہوریؔ قبر میں منکر و نکیر یوں بولے
نبی کی نعت سنا دو کہ آپ آئے ہیں

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد پر کعبہ کو جھکا کر...... جھنڈے لہرا کر...... آتش کدے بجھا کر...... کائنات میں بسنے والوں کو یہ درس محبت دیا جا رہا ہے...... کہ:

تخلیق کا عنوان ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
توحید کا ارمان ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
ذات ان کی سراپائے کرم آیۂ رحمت
سرمایۂ ایمان ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
خاموشی میں اسرار رسالت کے نگہبان
گفتار میں قرآن ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

محفل کے اس مہکتے ہوئے ماحول کو مزید مشک بار...... دیدہ زیب بنانے کیلئے تشریف لاتی ہیں...... رموز ثنا خوانی سے آشنا ثناء خواں...... ہماری محافل میں ایک معتبر حیثیت کی حامل ثناء خوان...... میری مراد باجی عاصمہ صاحبہ ہیں...... ایک با مطلب سی خاموشی رکھنے والی ثناء خوان...... اور جب بولیں تو مٹھاس کے رس

گھولنے والی ثناء خواں..... تشریف لاتی ہیں..... اور نعت سرور کونین ﷺ سناتی ہیں

نعرہ تکبیر..... نعرہ رسالت..... محفل تاجدار کائنات ﷺ

محترم بہنوں اور دوستو!

آپ اس بات سے یقیناً اتفاق کریں گی..... کہ ابھی ہماری محفل کی زینت بننے والی مہمان ثناء خوان..... باجی عاصمہ صاحبہ نے جب اپنے مخصوص انداز میں نعت حضور ﷺ پیش کی تو..... پوری محفل پر ایک وجد کا کیف طاری تھا..... جیسے کوئی حرف بہ حرف تسکین جاں کا سامان بانٹ رہا ہو..... تو ابھی میں چند مصرعوں میں تمام ثناء خواں بہنوں کی ترجمانی کرنا چاہتی ہوں..... میرا ساتھ دیجئے گا..... کہ جب سے ہم نے اپنی زندگی کسی کے گن گانے پر لگالی ہے..... یعنی جس دن سے نعت سرور کونین ﷺ لب پر سجالی ہے..... اس سال کے اس خوش بخت مہینے کے اس مبارک دن کو آج بھی ہزاروں شکریہ کے سلام عرض کرنے کو دل کرتا ہے..... کیونکہ اس دن سے ہی دل کی کیفیت یہ ہے..... کہ:

زیارت کی یہ گھر بیٹھے نئی صورت نکالی ہے
مدینے کی حسیں دنیا نگاہوں میں سجا لی ہے

تو انتہائی خوش قسمتی کی بات ہے کہ جس کریم ذات مبارکہ کی تعریف و توصیف قرآن بیان کر رہا ہو..... اس ذات کریم کی توصیف وثناء میں زباں کو حرکت دینے کی جسارت کرنا..... ہم جیسے گنہگاروں پر بہت بڑی اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہے بس نعت کہہ کر ''یوسف'' کے خریداروں میں نام لکھوانے والی بات

ہے...... ورنہ قرآن کے مقابل مضمون کہاں سے لایا جا سکتا ہے...... یعنی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف وتعریف کر رہا ہے ثناء خوان کون ہے جو اس کا حق ادا کر سکتا ہوں...... بس ہم بھی اس اعلیٰ اور ارفع کریم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں چند لفظوں کے گلاب پیش کر کے...... اپنا نام بھی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں میں شامل کرنا چاہتے ہیں...... اور جب بھی کوئی نعت خوان...... نعت پیش کرنے لگتا ہے تو اس گھڑی ایک خیال جو بار بار اس نعت خواں کے دل و دماغ پر اپنا سکہ جمائے رکھتا ہے...... وہ یہ ہے...... کہ

مرے خیال و فکر کی عظمت نہ پوچھئے
نعت نبی کی کیا ہے نہایت نہ پوچھئے
نعت رسول سنت رب کریم ہے
اس نعت میں ہے کیسی حلاوت نہ پوچھے

اور انتہائی غور طلب شعر پیش کرنا چاہتی ہوں...... کہ:

میں کر رہی ہوں جرأت توصیف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اس وقت کیا ہے قلب کی حالت نہ پوچھئے

محفل کے اس نکھرے نکھرے...... اور مہکے مہکے ماحول میں مجھے ابھی آپ سامعات سے چند منٹ اور بات کرنی ہے...... کہ جو خوش بخت آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف وثناء کی دولت پا لیتے ہیں...... اور سید دو جہاں...... رحمت دو جہاں...... سیاح لامکاں، صاحب قرآں...... رحمت ہر زماں...... سید سیداں...... مونس بے کساں...... محبوب رحمٰن صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ حاصل کر لیتے ہیں...... اور

نعت کی خدمت کی ڈیوٹی اختیار کر لیتے ہیں..... تو ان کے حالات زندگی کے بارے میں شاعر نے پھول سے حسین اور موتیوں سے معتبر ترین ...... مصرعے لکھے ہیں...... میں آپ سامعات کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں...... کہ:

زندگی ان کی گزرتی ہے بڑی شان کیساتھ
جو بھی وابستہ ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دامان کیسا تھ
کوئی کیا سمجھے قرآن کے مضامین و رموز
جب تعلق ہی نہ ہو صاحب قرآن کیساتھ

بڑا خوبصورت شعر...... کہ:

کی عطا حضرت حسان کو چادر اپنی
اتنے الطاف و کرم اپنے ثناء خوان کیساتھ

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے خوش قسمت گدا کا تعارف تو یہی ہے...... کہ:

انکے دربار کا ہوں بھکاری میں بھی
جو ملا دیتا ہے انسان کو رحمٰن کیساتھ
بادشاہوں کی غلامی میں نہیں آ سکتا
واسطہ جن کا ہے کونین کے سلطان کیساتھ

اپنا تو حوالہ یہی ہے...... اور پہچان اور تعارف کیلئے بس اتنا ہی کافی ہے...... اور ہمیں اسی سعادت پر ناز ہے...... کہ:

الطاف میں بھی ہوں شہنشاہ مدینہ کا گدا
جانتی ہے مجھے دنیا اس پہچان کیساتھ

قابل قدر سامعات!

نعت سننے کو دل کر رہا ہے...... تو ایسی محبت بھری خواہش کی تکمیل کیلئے اس ثناء خوان کو دعوت نعت دیتی ہوں...... جن کا آپ سب کو نعت سرور کونین ﷺ سنانے کو دل کر رہا ہے...... یہ بھی میرے خیال میں خوش قسمتی اور خوش بختی کی دلیل ہے کہ اگر کسی کا دل نعت نبی ﷺ سن کر مسرور ہوتا ہو...... تو آیئے ایسے بابرکت ماحول کی رونقوں میں مزید اضافے فرمانے کیلئے تشریف لاتی ہیں...... ہماری بزرگ ثناء خواں...... جن کے تعارف اور حوالے کیلئے یہی کافی ہے کہ ان کو ۳۰ برس گزر گئے سید کائنات ﷺ کی نعت مبارکہ پڑھتے ہوئے...... میرے خیال میں ایک ثناء خوان کیلئے سب سے بڑا اعزاز اور ایوارڈ یہی ہوتا ہے...... کہ اس کو آقا ﷺ نے اپنی ثناء خوانی کیلئے قبول فرما رکھا ہو...... میری مراد...... ہماری بزرگ ثنا خوان اماں جی صغراں بی بی ہیں

تو آپ ان بزرگ ثناء خوان کا نعرے سے استقبال فرمایئے...... اور وہ تشریف لا کر نعت حضور ﷺ سناتی ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل نعت سرور کونین ﷺ

قابل عزت عزیز از جاں میری دوستو!

ابھی ہماری بزرگ ثناء خوان اماں جی صغراں بی بی صاحبہ انتہائی محبت بھرے انداز میں ہدیہ عقیدت پیش کر رہی تھیں...... اور نعت کا کلام بھی ہماری ایک بزرگ نعت گو شاعر الحاج محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا تھا...... کلام کے الفاظ یہ تھے...... کہ:

کیڈا سوہنا نام محمد دا اس ناں دیاں ریساں کون کرے

دو جگ تے سایہ رحمت دا اس چھاں دیاں ریساں کون کرے

سب سامعات ایک مرتبہ محبت سے کہہ دیجئے......سبحان اللہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ دلوں کو قرار دینے والا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم ہے آیئے میں آپ کو ایک ایمان کی تازگی دینے والا واقعہ سناتی ہوں...... سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا......کچھ کپڑوں کے جوڑے کہیں سے آئے......ان کی تقسیم کیلئے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نام محمد والے خوش نصیب لوگوں کو بلایا......کہ جن کا نام میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہے......ان کو بلایا جائے......اور جب نام ''محمد'' والے خوش نصیبوں کو بلایا گیا تو انہوں نے وہ کپڑے ان تمام لوگوں میں تقسیم فرما دیئے جن کا نام آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی ''محمد'' پر تھا......آیئے حصول برکت کیلئے میں ان خوش نصیبوں کے نام بھی آپ سامعات کو سنا دیتی ہوں 'محمد بن ابی بکر''

''محمد بن جعفر''......محمد بن طلحہ......محمد بن عمرو بن حزم......محمد بن حاطب...... محمد بن خطاب......یہ سب حضرات حاضر خدمت ہوئے......اور اپنے نام کے سبب سے انعام حاصل فرمایا

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ محسن کائنات، سید کائنات، ......آدمیت کے محسن صاحب خلق احسن......نبیوں کے امام، سید خیر الانام......دعائے خلیل اللہ......حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہی خاصہ ہے......کہ

اسم محمد ﷺ ...... کی دلوں پر بہار ہے

اسم محمد ﷺ ...... کی چہروں پر بہار ہے

اسم محمد ﷺ ...... کی روحوں پر بہار ہے

اسم محمد ﷺ ...... کی فکر و شعور پر بہار ہے

اسم محمد ﷺ ...... کی کعبہ کے در و دیوار پر بہار ہے

اسم محمد ﷺ ...... کی دو جہاں میں بہار ہے

اسم محمد ﷺ ...... کی زمین و آسمان میں بہار ہے

اسم محمد ﷺ ...... کی شریعت میں بہار ہے

اسم محمد ﷺ ...... کی طریقت میں بہار ہے

خالق کائنات نے درختوں کے پتوں پر لکھ کر...... مچھلیوں کے پلوں پر لکھ کر ...... پھلوں کے اندر لکھ کر...... پھولوں کی کلیوں پر لکھ کر...... جانوروں کے کانوں پر لکھ کر...... جنت کے دروازوں پر لکھ کر...... حوروں کی جبینوں پر لکھ کر...... محبوب ﷺ کے نام پاک کے چرچے اس لئے فرمائے...... کہ لوگوں کو یہ نام "محمد ﷺ" اچھی طرح یاد ہو جائے...... کہ یہی نام میری وحدانیت کی بڑی دلیل ہے...... یعنی کہ:

آفتاب کی نور افشانیاں بعد میں ...... ہوئیں

اسم محمد ﷺ کے چرچے پہلے تھے

کلیوں کی تبسم آرائیاں بعد میں ...... ہوئیں

اسم محمد ﷺ کے چرچے پہلے تھے

ماہتاب کی ضیاء باریاں بعد میں ...... ہوئیں
اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے پہلے تھے
پھولوں کی مہکتی رعنائیاں بعد میں...... ہوئیں
اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے پہلے تھے
شگفتہ غنچوں کی کیاریاں بعد میں...... سجیں
اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے پہلے تھے
سب دریاؤں میں روانی بعد میں...... آئی
اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے پہلے تھے
یہ قلزم میں جولانی بعد میں ...... آئی
اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے پہلے تھے
آبشاروں میں ترنم بعد میں ...... آیا
اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے پہلے تھے
فضاؤں میں تبسم بعد میں ...... آیا
اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے پہلے تھے
یہ تیز چلتی ہوائیں بعد میں......چلیں
اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے پہلے تھے
یہ معطر فضائیں بعد میں ...... آئیں
اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے پہلے تھے

آپ سامعات کے ذوق کیلئے یہاں یوں عرض کر رہی ہوں...... سماعت فرمائیے...... کہ:

فلک کے چاند تاروں سے کوئی پوچھے مقام ان کا
تجلی ہی تجلی ہے جہاں لکھا ہے نام ان کا
غم دوراں کی تلخی کیا ستائے گی کلیم اس کو
جو ہے ان کے غلاموں میں، لیا ہے جس نے نام ان کا

عزیز بہنو اور دوستو!

اب آئیے محفل کی اگلی ثنا خواں کو دعوت نعت دیتے ہیں...... پھر اس کے بعد آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ کا گلدستہ پیش کرتے ہیں...... اچھا پڑھنے والا وہی ہوا کرتا ہے...... جو موقعہ کی مناسبت سے بات کرے...... اور ماحول کے مطابق کلام پیش کرے...... ابھی جو ثناء خوان تشریف لانے والی ہیں یقیناً وہ بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ''اسم مبارکہ'' کے حوالے سے ہی کلام پیش فرمائیں گیں...... تو آئیے سب درود و سلام کی تازگی اپنے ہونٹوں پہ سجائے ہوئے ...... نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے کیلئے گزارش کرتے ہیں...... میری مراد باجی فریدہ صاحبہ ہیں آپ ایک نعرہ لگائیں...... اور اس کے فوراً بعد آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود و سلام کے نذرانے پیش فرمائیں...... اور باجی فریدہ صاحبہ سے میں گزارش کرتی ہوں کہ وہ تشریف لائیں...... اور نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پیش فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل نعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم

عزیز سامعات!

ابھی فریدہ باجی کی حاضری سے پہلے ہم ایک موضوع آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی برکات کے حوالے سے چلا رہے تھے...... تو اب ان کی نعت میں بھی وہی ہمارا پہلے والا موضوع دیا گیا...... تو آیئے پھر وہیں سے بات آگے چلاتے ہیں کسی خوش نصیب شاعر نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے حوالے سے یوں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے...... کہ:

جس طرح ملتے ہیں لب نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب
کاش ہم مل جائیں سب نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب
تھا کہاں پہلے ہمیں حفظ مراتب کا لحاظ
ہم نے سیکھا ہے ادب نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب
سرور عالم کے دم سے ہے عجم کی آبرو
محترم ٹھہرا عرب، نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب

محترم سامعات!

تاجدار مدینہ، سرور قلب وسینہ...... باعث تخلیق جہاں، راحت قلب و جاں...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' میں چار حرف استعمال ہوتے ہیں ''م'' ''ح'' اور ''میم'' دال...... قربان جاؤں...... خالق کائنات نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چار حرموں میں بے شمار کمالات...... اور عجیب اسرار و رموز رکھے ہیں...... یہ نام ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم محامد کا بحر عمیق و بحر بیکراں قرار پاتا ہے...... معانی و

عبارات...... فیوض و برکات کی لاتناہی چاشنی اس اسم گرامی میں موجود ہے......
یہاں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک قول پیش کیا جاتا ہے...... آپ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میم" کے معنی ہیں امین و مامون...... "ح" سے حبیب و محبوب مراد ہے...... اور اس کے بعد "میم" ثانی میمون کی ترجمانی اور "دال" دین کی علامت ہے اور کچھ عاشق لوگ اور صوفیا نے یوں بھی فرمایا...... کہ:

"میم" موت للکفر...... یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورد کفر کیلئے موت ہے
"ح" حیات القلب للمومن...... یعنی مومن کے قلب کی حیات ہے
"میم ثانی" موج المواھب...... یعنی بخشش و مہربانی کی لہر ہے
"دال" خیر دال...... یعنی آپ ہی خیر و خوبی اور بہتری کیلئے بہترین رہنما ہیں

اور پھر اس حقیقت کی ترجمانی ایک شاعر نے موتیوں سے زیادہ حسین الفاظ میں یوں فرمائی ہے...... کہ:

اکسیر خلق و ایمان کرکے بھیجا خدا نے
کہ مردہ دلوں کو جلائے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
محبوب ہے کیا صلِّ علیٰ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آنکھوں کی ضیاء دل کی جلا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آیئے یہاں پر میں اپنی اسلامی بہنوں کی فرمائش پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صفات "اسمائے مبارکہ" کا گلدستہ پیش کرتی ہوں...... اور آپ سامعات کی طرف سے...... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...... یا رسول اللہ کی صدائیں بلند ہونی چاہئیں...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے

صفاتی ''اسمائے مبارکہ'' پیش کرنے سے پہلے میں دو مصرعے آپ کے ذوق کی جولانی کیلئے عرض کرتی ہوں...... کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر ترا مری صبحوں اور مری شاموں میں رہے
تیری ٹھنڈک مری جلتی ہوئی سانسوں میں رہے
بس ترا نام ہی کافی ہے مجھے محشر میں
بس ترا نام مرے آخری لمحوں میں رہے

آیئے اسمائے مبارکہ...... سماعت کیجئے...... کہ:

ابتدا و انتہا ...... آزوے مسیحا، ابر سخا
کانِ لطف و عطا ...... ابر جود و سخا
افضل و اعلیٰ ...... احسن و اعلیٰ
آئینۂ حق نما ...... آئینہ ذات خدا
احمد مجتبیٰ ...... آفتاب ھدیٰ
افضل الانبیاء ...... اشرف الانبیاء
امام الانبیاء ...... اشرف الاشرفاء
اسم الوریٰ ...... امام الوریٰ
آقائے زمانہ ...... ہادی زمانہ
اکمل البرکات ...... اکمل الموجودات
افضل الموجودات ...... احسن الموجودات

اشرف الاشراف ...... اکرم الاسلاف

ادائے نزہت ...... اختر برج رفعت

آگاہ حقیقت ...... جان شریعت

روح شجاعت ...... جان بلاغت

حسن عبادت ...... اوج شفاعت

امام ہدایت ...... آفتاب ہدایت

افتخار آدمیت ...... احترام آدمیت

آنکھوں کی راحت ...... اوج شان فصاحت

افضل العباد ...... امیر جیش جہاد

اول و آخر ...... اقدس و اطہر

آن خضر ...... افضل البشر

احمد مختار ...... آفتاب نو بہار

آقا و حضور ...... آنکھوں کے نور

اولین نور ...... آسمان نوز

آرزو ایمان ...... اہل زمین کی آبرو

انتہائے کمال ...... منتہائے جمال

آن عدل ...... آرزوئے دل

اول و آخر ...... انسان کامل

آخری رسول ...... اصل اصول

آپ حق ...... انتخاب حق

اکرم الخلق ...... افضل الخلق

ابوالقاسم ...... آخرو خاتم

افتخار دو عالم ...... اشرف آدم

احسان مجسم ...... آفتاب حرم

آفتاب ھدیٰ ...... امام الانبیاء

یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تسکین کتنی وابستہ ہے تیرے نام کیساتھ

نیند کانٹوں پہ بھی آ جاتی ہے آرام کیساتھ

آج کی محفل کا اصلاحی سبق:

آج ایک ترقی کی رٹ بہت لگائی جاتی ہے کہ سائنس نے فلاں چیز ایجاد کر لی ہے اور سائنس نے آج فلاں سہولت ایجاد کر لی ہے...... ایسے میں ایک نئی ایجادات میں سے ''ٹی وی'' کی ایجاد بھی ہے...... ہو کیا رہا کہ بس ہماری بہنیں بچوں کو ساتھ لیکر ''ٹی وی'' کے سامنے بیٹھ جاتی ہیں اور جو فحش مناظر فلموں اور ڈراموں میں دکھائے جاتے ہیں...... وہ ماں بھی دیکھ رہی ہوتی ہے اور جوان بیٹیاں بھی دیکھ رہی ہوتی ہیں...... میری عزیز بہنو! کبھی سوچا آپ نے کہ آپ کے ایسا کرنے سے آپ کی اولاد پر کیا اثر پڑے گا؟...... کیا اس کی نحوستیں آپ کے گھر کے پاکیزہ ماحول کو

تباہ کرنے میں اپنا کردار ادا نہیں کریں گی؟ اور سوچیئے کہ کیا ہمارا پاکیزہ اور مہذب دین متین ہمیں ایسے فحاشی کے مناظر دیکھنے کی اجازت دیتا ہے...... میری بہنو یاد رکھیئے کہ یہ ٹی وی ڈرامے اور فلمیں بے حیائی اور اس کی اشاعت کا کامیاب آلہ ہیں...... ان کی اسکرین پر دکھائی جانے والی نیم عریانیت معاشرے اور اخلاق کی تباہی کی آلہ کار ہیں...... کیا خیال ہے یہ اداکاروں کے چست لباس، رقاصاؤں کے رقص...... عشق و محبت کی گندی ادائیں...... بے حیائی کی نحوست رکھنے والی مسکراہٹیں...... ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر غیر محرم سے باتیں کرنا...... کیا یہ سب کچھ ہماری مہذب اسلامی تہذیب کے برعکس نہیں ہے؟

تو پھر آج کی محفل میں آپ پر یہ بات لازم ہے کہ آپ توبہ کر کے اٹھیں اور آئندہ ایسا گناہ کرنے کا تصور بھی نہ کریں...... اور آج ہی اپنے بچوں اور بچیوں کو گھر جا کر سختی سے منع کر دیں کہ وہ ان ٹی وی ڈراموں اور فلموں کا مکمل بائیکاٹ کر دیں...... اور اپنی اولاد کی اخلاقی تربیت کریں تاکہ وہ ایک مہذب مسلمان کے طور پر پاکیزہ معاشرے کو پروان چڑھانے میں اپنا کردار ادا کر سکیں

آیئے اب تشریف لاتی ہیں ہمیں اصلاحی باتوں کا درس دینے کیلئے ہماری ہر دلعزیز خطیبہ...... میری مراد باجی فائزہ صاحبہ ہیں

میں ان سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور قرآن و حدیث پر مبنی خطاب سنا کر ہمارے قلوب و اذہان کو منور فرمائیں آپ ان کا احترام اور استقبال ایک نعرے کی صورت میں کیجئے

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد سرکار ﷺ

تشریف لاتی ہیں...... معلّمہ، خطیبہ، باجی فائزہ صاحبہ

حسن سرکار ﷺ پر ایک حدیث:

آقا ﷺ کے جانثار غلاموں نے جہاں آقا ﷺ کے حسن و جمال پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا...... وہاں یہ محبت میں اضافے کے جواہرات سینہ بہ سینہ محفوظ ہو کر آج ہم تک بھی پہنچ چکے ہیں...... تاکہ ہم بھی آقا ﷺ کے حسن و جمال کے تذکرے سن اور سنا سکیں...... تو آیئے ایک حدیث عرض کرتی ہوں۔

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَ كُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول ﷺ جب خوش ہوتے تو چہرہ انور دمک اٹھتا تھا، پرنور چہرہ انور یوں محسوس ہوتا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے، اور ہم اس بات کو پہچان لیا کرتے

صحیح بخاری	کتاب المناقب	حدیث نمبر ۳۵۵۶

آقا ﷺ کے حسن و جمال کے حوالے سے آج کی حدیث آپ نے سماعت فرمائی ہے اب اجازت دیجئے...... اللہ تعالیٰ اس محفل کو سجانے والوں کے گھروں کو سجا دے اور ان کو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے (آمین)

نقابت نمبر 6

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ابتدائی گفتگو:

آپ نے اس دنیا میں رہتے ہوئے...... یہاں ایک حقیقت کا مشاہدہ کیا ہوگا کہ ایک باغ کا مالک...... جس نے رقم خرچ کر کے باغ خریدا ہوتا ہے...... اور اپنی پسند کے پھول پودوں کا اس باغ میں چناؤ کیا ہوتا ہے...... اور پھر اس باغ کے مالک کو خیال آتا ہے کہ اس باغ کی دیکھ بھال کیلئے ایک مالی کا انتخاب کرنا ہوگا...... اور پھر وہ اپنی ضرورت کے لائق...... سب سے اچھے مالی کو باغ کی دیکھ بھال اور خدمت کیلئے رکھ لیتا ہے...... دیکھئے اس کا مالک تو خود وہ شخص ہوتا ہے...... اور اس میں لگے پودے...... درخت بھی اسی کی ملکیت ہوتے ہیں...... لیکن میری بہنو! منظر عجیب ہوتا ہے اس وقت کہ جب اس باغ کا مالی ایک بہترین پودے سے چند پھول چن کر بطور نذرانہ...... اسی باغ کے مالک کو دیتا ہے تو وہ اس تحفے پر انتہائی خوشی اور

مسرت کا اظہار کرتا ہے......اسی طرح دیکھئے کہ جب ایک بندہ اس کائنات کے مالک وخالق کی دنیا میں رہتے ہوئے اسی کی نعمتوں کو استعمال کرتے ہوئے......ان نعمتوں پر شکریہ کے کلمات اپنی التجاؤں اور دعاؤں کے گلدستے میں سجا کر ان نعمتوں کے مالک کے حضور پیش کرتا ہے تو ایسا کرنے سے کائنات کا مالک وخالق خوش ہوتا ہے......اور اسی خوشی میں مزید اپنی عطاؤں اور نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے......اور یہ بھی یاد رکھیئے کہ زبان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے جب بندہ ایک اہتمام کے ساتھ بیٹھ کر دنیاداری چھوڑ کر اپنے رب اور اس کے کریم رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتا ہے......تو وہ اس بندے کیلئے گناہوں سے معافی کے اسباب پیدا فرما دیتا ہے......اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ ان تمام نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے......اور اپنی خوشنودی کی دولت عطا فرمائے......آمین

تمہیدی گزارشات:

اس بات سے تو آپ سامعات کو مکمل اتفاق ہوگا کہ جب ایک بندہ صبح باوضو ہوکر اپنے رب کا ذکر کرنے میں مصروف ہوتا ہے تو اللہ کی نگاہ رحمت اس بندے کو سارا دن اپنی حفاظت میں رکھتی ہے......اور جب رات کو انسان اپنے خالق و مالک کا ذکر کر کے سوتا ہے تو پھر اس کا سونا بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے......دیکھئے اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ازلی وابدی حقیقت ہے کہ چرند پرند......شجر وحجر......جمادات و نبادات......شمس وقمر......ارض وسمٰوت......حتیٰ کہ ریت کے ذرے اور پتھر کے ٹکڑے......بھی ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے میں مصروف رہتے ہیں......کیونکہ وہ ذات پاک ہی اس لائق ہے کہ اس کو پکارا جائے......اپنی محافل کو اس کے

پاک ذکر سے نکھارا جائے ..... وہ ذات ہی ایسی با جمال و با کمال، بے مثال و یکتا ہے ..... جس نے تصویر کائنات میں ہمہ قسم کے جمال کو تقسیم کر دیا ..... وہ جس نے پتھروں اور پہاڑوں کو مضبوطی عطا کی ..... جس نے حسین کو حسن عطا فرمایا ..... جس نے ہر خوباں کو خوبی سے نوازا ..... ہر ذی ناز کو ناز عطا کیے ..... اور ہر دلکش کو دلکشی کی دولت سے مالا مال کیا ..... جب انسان اپنے عظیم اور کریم بلند تر بزرگ و بالا رب کی شان کے بارے میں سوچنے لگتا ہے تو مکمل طور پر اس کی قدرتوں کا شمار کرنے سے جب قاصر ہو جاتا ہے ..... تو پھر اس گھڑی یوں گویا ہوتا ہے ..... کہ:

تیری ہی ذات اے خدا، اصل وجود دوسرا
تیرے ہی غور کی جھلک، غازۂ روئے ماسوا
ترے ہی نور سے ملی، فکر و نظر کو روشنی
تیرے ہی نور کی تو ہے، شمس و قمر میں بھی ضیاء
دونوں جہاں کی نعمتیں، ہیں تیرے ہاتھ میں سبھی
تیرے ہی در سے جو ملا، جتنا ملا، جسے ملا

وہ رب کائنات اپنے بندوں کو خود یہ سکھا رہا ہے ..... کہ اے میرے بندو میں ہی تمہارا وحدہ لاشریک پیدا کرنے والا ہوں ..... اس کائنات کے بارونق اور پرکشش نظام کو چلانے والا ہوں ..... کائنات میں میرا کوئی شریک نہیں نہ صفات میں نہ ذات میں ..... اور میری بنائی ہوئی چیزوں سے میری بناوٹ اور حسن وکشش ..... اور میری قدرت کاملہ کی جھلک ہر دیکھنے والے کو دکھائی دیتی ہے۔

تلاوت کلام لاریب:

محترمہ قاریہ صاحبہ کو دعوت تلاوت قرآن دینے سے پہلے چند باتیں قرآن مجید کے فضائل کے حوالے سے عرض کر دینا ضروری ہیں...... انتہائی توجہ سے سماعت فرمایئے...... کہ اس وقت دنیا میں بے شمار کتابیں ہیں جو پڑھی جا رہی ہیں...... تحقیق ہو رہی ہے...... جن سے رہنمائی حاصل ہو رہی ہے...... لیکن یہ بات صرف آج تک کیلئے ہی نہیں بلکہ قیامت تک نہ کوئی کتاب قرآن جیسی عزت کی حامل آسکتی ہے...... اور نہ پہلے ادوار میں کوئی قرآن سے زیادہ معتبر کتاب گزری ہے۔

جب سے اس کتاب مقدس کا آقا ﷺ کے قلب اطہر پر نزول ہوا ہے اس دن سے لیکر آج تک نہ اس میں کوئی تبدیلی رونما ہوئی اور نہ ہی قیامت تک ہو سکے گی...... اور روز قیامت تک یہ کتاب حکیم سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی رہے گی...... اور جس طرح سے یہ دنیا اپنی ترقی کی منازل طے کرتی رہے گی ہر دور میں ہدایت اور رہنمائی کا مرکز و محور کتاب حکیم ہی رہے گی

حضور ﷺ کے سراپا حسن ...... کی خبر قرآن نے دی ہے

حضور ﷺ کے مزاج کی نرمی ...... کی خبر قرآن نے دی ہے

حضور ﷺ کے کمال بندگی ...... کی خبر قرآن نے دی ہے

حضور ﷺ کی عادات بندہ پروری ...... کی خبر قرآن نے دی ہے

حضور ﷺ کے خاتم المرسلین ہونے ...... کی خبر قرآن نے دی ہے

حضور ﷺ کے روز و شب ...... کی خبر قرآن نے دی ہے

حضور ﷺ کے بے مثال اوصاف ...... کی خبر قرآن نے دی ہے
حضور ﷺ کے بے مثال کمالات ...... کی خبر قرآن نے دی ہے

محترم سامعات!

آیئے اب تلاوت قرآن سے دلوں کو تازگی دینے کا اہتمام کرتے ہیں......یعنی تلاوت قرآن سنتے ہیں...... اور قرآن کی تلاوت سے حاصل ہونے والے فیوض وبرکات کو سمیٹتے ہیں...... تلاوت قرآن فرمانے کیلئے ہم نے دعوت دی ہے آج اس شخصیت کو جن کا پورا خاندان ہی حفاظ قرآن کے تعارف سے جانا اور پہچانا جاتا ہے...... جس گھر میں بچہ بچہ قرآن کا حافظ بن رہا ہے...... یا کچھ تکمیل حفظ قرآن کے بعد...... حافظ قرآن ہونے کا شرف حاصل کر چکے ہیں...... میری مراد باجی ثناء صاحبہ ہیں

تو نعروں کی گونج میں قرآن کی حافظہ کا استقبال فرمایئے گا

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل نعت حضور ﷺ

تشریف لاتی ہیں حافظہ قاریہ باجی ثناء صاحبہ

مدحت سرور کونین ﷺ:

اب وقت ہوا چاہتا ہے ...... نجم الھدیٰ، نمائندۂ خدا...... نبی ہدایت، نور ہدایت...... نعمت خدا، نعمت اعلیٰ...... نعمت عظمیٰ، نعمت بالا...... مخزن اخلاق، کان اخلاص...... مخزن شرافت...... کان صداقت...... تاجدار علم، مخزن حلم...... نبی مکرم ﷺ کی نعت خوانی شروع کرنے کا...... آپ سامعات کو یاد ہوگا کہ میں ناچیز اکثر ان محافل میں نعت کے حوالے سے عرض کیا کرتی ہوں...... کہ نکھرے ہوئے انداز

بیاں میں نعت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کہنا...... باوضو ہو کر نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا...... اور جذبۂ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم لیکر نعت تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سننا انتہائی شرف اور بے مثال سعادت کی بات ہے ...... یاد رکھیئے کہ جس نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے...... نعت کہنے...... نعت سننے کے ساتھ یہ ضروری چیزیں شامل ہو جاتی ہیں تو پھر نعت لکھنے والے...... نعت پڑھنے والے ...... اور تمام نعت سننے والوں کے دلوں میں حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کافی حد تک اضافہ ہوتا ہے...... ایمان میں تازگی آتی ہے...... اور خیالوں میں پاکیزگی کے حسن کیساتھ ساتھ شادابی آتی ہے...... نعت لکھنے...... نعت پڑھنے...... اور نعت سننے والوں میں سے کوئی بھی اس کی برکات سے محروم نہیں رہتا...... بلکہ خواجۂ دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کا صدقہ سب کو نوازا جاتا ہے اور فیوض و برکات سے حصہ عطا کیا جاتا ہے...... دیکھیئے...... آج لکھنے والے حمد باری تعالیٰ کے حوالے سے بھی بہت اچھے سے اچھا کلام پیش کرنے کی کوشش میں ہیں...... اور دوسری طرف یہی لکھنے والے نعت تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کے حوالے سے کافی سنجیدہ نظر آتے ہیں...... دیکھیئے ایک طرف حمد باری تعالیٰ ہے ...... اور دوسری طرف نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے...... دونوں ہی ایک لکھنے والے کیلئے سعادت کے کام ہیں...... کیسے؟

حمد ...... بارگاہ خدا میں عجز کا اقرار ہے

نعت ...... شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دلنشیں اظہار ہے

حمد ...... ورطۂ حیرت میں گم ہونے کا نام ہے

نعت ...... محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آنکھیں نم ہونے کا نام ہے

حمد ...... حسن عالم تاب میں کھونے کا نام ہے

نعت ...... الفت سرکار ﷺ میں رونے کا نام ہے

آخر کار ایک لکھنے والا حمد اور نعت لکھتے ہوئے جب اپنی قلبی حالت کو الفاظ کی صورت میں بیان کرنا چاہتا ہے...... یا پھر یوں کہہ لیجئے کہ حمد اور نعت کی وجہ سے اس پر جو کیفیات کی عنایت ہوتی ہے...... جب ان کو سپرد قلم کرتا ہے...... تو پھر کہتا ہے...... کہ:

حمد کی تنویر سے دنیا ہے روشن دم بدم

نعت کی تعظیم سے ہے قائم توقیر حرم

تو آیئے اب نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کیلئے...... ایک نعت خواں کو اسٹیج پر بلاتے ہیں...... اور ان سے نعت رسول کریم ﷺ سنتے ہیں...... یہ بات ایک تجربے سے ثابت ہے یقیناً آپ اس بات سے مکمل طور پر اتفاق کریں گی ...... کہ ایک نعت خواں کی آواز میں جتنی مٹھاس ہو...... آواز اور انداز کے اندر جتنی بھی خوش الحانی ...... اور خوش بیانی کی دولت ہو مگر وہ اس وقت ہی صحیح معنوں میں نعت حبیب کبریا ﷺ پیش کر سکتی ہے جب اس کا آقا ﷺ کی ذات پاک سے محبتوں کا قلبی تعلق قائم ہو...... تو ایک ایسی نعت خواں کو دعوت نعت دیتی ہوں کہ جب وہ نعت پڑھتے ہوئے آقا ﷺ کے حسن و جمال کا ذکر کرتی ہیں تو ان کی اپنی آنکھوں سے آنسو کی لڑیاں چھم چھم کر کے برسنا شروع ہو جاتی ہیں...... اور دوسری اس محبت اور لگن کا اثر سننے والوں میں بھی نظر آتا ہے...... تو میری مراد...... محترمہ و مکرمہ باجی قاریہ صاحبہ ہیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل تاجدار مدینہ ﷺ

عزیز بزرگو اور دوستو!

ابھی جو نعت شریف آپ سب نے سننے کی سعادت حاصل کی اس میں آقا ﷺ کے چاند کو دو ٹکڑے کرنے کا ذکر بھی ہوا......تو میں چاہتی ہوں کہ چاند کے حوالے سے بھی تھوڑی دیر بات ہو جائے تو اس کیلئے سب سے پہلے مفسر قرآن......گدائے آل رسول، علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک کلام پیش کرتی ہوں......جس میں انہوں نے ہر مصرعے میں چاند کا حسین ذکر کیا ہے......میں کہہ رہی ہوں......کہ:

کملی والا کبریا کا چاند ہے
ماہ طیبہ آمنہ کا چاند ہے
روشنی مانگو بھرے محبوب سے
ان کے قدموں میں سما کا چاند ہے

اگلا مصرعہ سنیئے کہ شاعر نے کتنی محبت کے ساتھ آسمان کے چاند اور سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے چاند میں تفریق کردی......اور محبت رسول ﷺ سے سرشار قلب و ذہن رکھنے والوں کے جذبات کی ترجمانی کردی......کہ:

داغ ہے اس میں مگر بے داغ یہ
وہ فلک کا یہ خدا کا چاند ہے
اپنے محور میں قمر محدود ہے

مصطفیٰ عرش معلٰی کا چاند ہے

آیئے مقطعہ سنیئے اور ذوق کی معراج کیجیے...... کہ:

انبیاء تارے ہیں صائمؔ نور کے

مرا آقا انبیاء کا چاند ہے

اللہ تعالیٰ آپ کا ذوق سلامت رکھے...... آیئے ایک ثنا خوان کو وقت دیتے ہیں اور پھر اس کے بعد اپنی گفتگو کا دورانیہ بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں...... ہمارے درمیان...... ایک ثناء خوان باپ کی ثناء خوان بیٹی موجود ہے...... بیٹیاں تو ویسے ہی رحمت کا سبب ہوتی ہیں اور جو بیٹیاں رحمت عالم ﷺ کی ثناء خوان ہوں...... تو پھر کیا کہنے نصیب کے...... میری مراد باجی طلعت صاحبہ ہیں...... میں ان سے ملتمس ہوں کہ وہ بلا تاخیر اسٹیج کی زینت بنیں...... اور ہم سب کو سید کائنات ﷺ کی نعت شریف سنائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل تاجدار مدینہ ﷺ

میں ان کی بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنی مصروفیات سے قیمتی وقت نکال کر ہمیں شکریہ کا موقعہ عنایت فرمایا...... تشریف لاتی ہیں باجی طلعت صاحبہ

محترم سامعات!

میں یہاں آقا ﷺ کے دورد پاک کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی اور سب سے پہلے کا محترم فخری صاحب کا کلام پیش کرتی ہوں...... اسی کلام کا سہارا لیکر میں اپنی گفتگو کا ایک موضوع متعین کرسکوں گی...... انتہائی توجہ طلب مقام اور

کلام ہے......کہ:

طلوع شمس و قمر سے پہلے
میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
ہر ایک شام و سحر سے پہلے
میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
سفر کا آغاز جب کروں میں
میرے لب پہ ہو آقا نام تیرا
پلٹ کے آؤں تو گھر سے پہلے
میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
خدا کی بھیجی کتاب ہے تو
میرا تو سارا نصاب ہے تو
حصول علم و ہنر سے پہلے
میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
ہے رونق کائنات تجھ سے
ہرا ہے نخلِ حیات تجھ سے
شجر پہ برگ و ثمر سے پہلے
میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
میں اپنے بچوں میں بیٹھ کر بھی

سناؤں بدر و احد کی باتیں
کشا کشے خیرو شر سے پہلے
میں تجھ پہ آقا دورد بھیجوں
بس ایک حبّ رسول فخری
میں اپنے ورثہ میں چھوڑ جاؤں
اس اختتام سفر سے پہلے
میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں

میں قربان جاؤں..... درود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور برکات پر..... ابھی آپ نے ایک خوبصورت کلام سماعت فرمایا..... جس میں شاعر نے درود سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت وعقیدت کو موتیوں جیسے الفاظ میں ایک کلام کی صورت میں پیش کیا..... اللہ تعالیٰ ایسی محبت کی دولت رکھنے والے شاعر ہر دور میں پیدا فرمائے..... آیئے اب جو موضوع ہمیں درود وسلام کا ملا ہے..... اس کے حوالے سے تھوڑی دیر بات کرتے ہیں..... کہ:

خدا کی رحمت کا ان پر رہتا ہے سدا سایہ
کہ راضی جس پہ محبوب خدا کی ذات ہوتی ہے
درودوں کی صدا سن کر چلو بزم محبت میں
یہ وہ محفل ہے جس پر انوار کی برسات ہوتی ہے

میری عزیز دوستو!

درود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہی انعام نہیں ملتا کہ درود خواں پر انوار کی برسات

ہوتی ہے بلکہ ہم نے تو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث یاد کر رکھی ہے...... آیئے سماعت کیجئے میں وہ حدیث پاک آپ کو بھی سناتی ہوں...... ہوسکتا ہے میری کوئی بہن یا بیٹی اس حدیث کو یاد کر لے اور درود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بلاناغہ وظیفہ کامل بنا لے...... حدیث مبارکہ ہے...... کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے

مسلم شریف	جلد نمبر	صفحہ نمبر ۱۷۵

واہ...... سبحان اللہ! کیا بات ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود و سلام کے پھول پیش فرمانے کی...... کہ اللہ تعالیٰ کو یہ ادا اتنی پسند آتی ہے...... کہ ادھر ہم جیسے ایک عاجز کی زبان سے محبت کا حسن لیکر اور والہانہ محبت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکھار لیکر درود پاک نکلا...... ادھر سے عرش سے خالق کائنات کی طرف سے رحمتوں کی بارش ہونے لگی

قابل عزت سامعات!

اب انتظار کی گھڑیاں ختم ہوتی ہیں اور ہم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف سننے کی غرض سے ایک معزز و مکرمہ ہستی کو اسٹیج پر دعوت دیتے ہیں...... کہ وہ اسٹیج پر تشریف لائیں...... اور اپنی دلوں میں اتر جانے والی آواز میں نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنائیں......

میری مراد باجی عالیہ قادریہ صاحبہ ہیں۔

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل نعت حضور ﷺ

اور میں گزارش کرتی ہوں......محترمہ ومکرمہ باجی عالیہ صاحبہ سے کہ وہ تشریف لائیں اور محفل کے ذوق میں اپنی آواز کی چاشنی اور نعت رسول ﷺ کی پاکیزگی سے اضافہ فرمائیں

میری عزیز دوستو!

ہم نے اکثر قرآن پڑھتے ہوئے......اور یقیناً آپ نے بھی تلاوت قرآن مجید کے دوران ایک آیت مقدسہ **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ** پڑھی ہوگی......دیکھئے تاریخ گواہ ہے کہ اس سے پہلے کسی نبی کو یہ انعام عطا نہیں فرمایا گیا......یہ صرف آقا ﷺ کی ذات مبارکہ کا خاصہ ہے......کہ رب لم یزل آپ ﷺ کے ذکر کو آپ کیلئے بلند تر کر رہا ہے......اللہ جل جلالہ نے تو بلند فرما دیا......لیکن اس کے ساتھ اب شرط یہ ہے کہ نہ کوئی اس کی انتہا کو پہنچ سکتا ہے......اور نہ ہی کوئی اس ذکر مبارک کا حق ادا کرسکتا ہے......اور نہ ہی کوئی اس کی عظمت کو کم کر سکتا ہے......اور نہ ہی کوئی اس کی عزت میں فرق ڈال سکتا ہے......عزیز سامعات! کوئی فرق ڈال بھی کیسے سکتا ہے کہ یہ ذکر تو اللہ تعالیٰ خود بلند فرما رہا ہے اب اس کا احاطہ کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے......کیونکہ:

آمد سے پہلے ہی......

سرکار ﷺ کی نعت کے چرچے کتابوں میں ہو رہے تھے

آمد سے پہلے ہی......

سرکار ﷺ کی نعت کے چرچے فرشتوں میں ہو رہے تھے

آمد سے پہلے ہی......

سرکار ﷺ کی نعت کے چرچے روحوں میں ہو رہے تھے

آمد سے پہلے ہی......

سرکار ﷺ کی نعت کے چرچے ارض وسما میں ہو رہے تھے

آمد سے پہلے ہی......

سرکار ﷺ کی نعت کے چرچے جہانوں میں ہو رہے تھے

آمد سے پہلے ہی......

سرکار ﷺ کی نعت کے چرچے نبیوں میں ہو رہے تھے

آمد سے پہلے ہی......

سرکار ﷺ کی نعت کے چرچے امتوں میں ہو رہے تھے

اور جب سرکار ﷺ اس دنیا میں تشریف لے آئے......تو پھر اس وقت ہر طرح زبان حال سے یہی صدا تھی......کہ:

آ گئے آج زمانے میں زمانے والے

روح خوابیدۂ ہستی کو جگانے والے

زیست کی راہ سے کانٹوں کو ہٹانے والے

تلخیاں عہد گزشتہ کی مٹانے والے

اور صرف بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی......بلکہ جن کی کوئی نہیں سنتا تھا......ان کی

باتیں تو آمد سرکار ﷺ سے بنی ہیں...... جیسے کہ شاعر کہتا ہے......

جس کا کوئی نہ ہو غم خوار زمانے بھر میں
ایسے نادار کو سینے سے لگانے آئے

ایسے کریم، رحیم، بے مثال اور لجپال آئے ہیں...... کہ

غم کے مارے ہوئے مایوس خطا کاروں کو
اپنے دامان شفاعت میں چھپانے آئے

ارے میں کہتی ہوں کہ آمد سرکار ﷺ ہوئی تو بہاروں پر بہار آئی...... بلکہ آمد سرکار ﷺ کے سبب اور برکت سے قدرت کی بے شمار نعمتیں ہمیں حاصل ہوئیں...... مثلاً

تاجدار مدینہ ﷺ آئے...... تو ...... رسالت آئی
راحت قلب و سینہ ﷺ آئے ...... تو ...... شریعت آئی
تاجدار حرم ﷺ آئے ...... تو ...... رحمت آئی
شہر یار ارم ﷺ آئے ...... تو ...... نبوت آئی
محسن کائنات ﷺ آئے ...... تو ...... عزت آئی
معلم کائنات ﷺ آئے ...... تو ...... عظمت آئی
ہادی کائنات ﷺ آئے ...... تو ...... وفا آئی
مرشد کائنات ﷺ آئے ...... تو ...... ضیاء آئی
رہبر کائنات ﷺ آئے...... تو ...... صداقت آئی

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آئے ...... تو ...... شرافت آئی
روح کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آئے ...... تو شجاعت آئی
باعث کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آئے...... تو بے مثال سیرت آئی

عزیز دوستو...... عظیم بزرگو!

سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کیلئے تشریف لاتی ہیں...... ہماری خواتین کی محافل کے حلقے کی ایک جانی پہچانی شخصیت...... میری مراد باجی سمیرا صاحبہ...... آپ بھی ان کیلئے نئی نہیں ہیں...... اور ان کے پڑھنے کے معیار سے آپ بھی اچھی طرح واقف ہیں...... دل کھول کر داد دیجئے گا...... تشریف لاتی ہیں

ہردلعزیز باجی جان...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء خوان...... محترمہ ومکرمہ باجی سمیرا صاحبہ
نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

عزیز سامعات!

ابھی باجی سمیرا صاحبہ نے محفل کو ذوق کے بام عروج پر پہنچا دیا...... نعت کے کیا ہی حسیں دلنشیں مصرعے تھے...... کہ:

میری بات بن گئی ہے تیری بات کرتے کرتے
تیرے شہر میں میں آؤں تیری نعت پڑھتے پڑھتے

یقیناً اگر حسنِ طلب کا ذوق رکھتے ہوئے...... پھر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کیا جائے تو بہت کچھ میسر ہوتا ہے...... اور ہم تو یوں کہتے ہیں...... کہ:

منگتے ہیں کرم ان کا سدا مانگ رہے ہیں
دن رات مدینے کی دعا مانگ رہے ہیں
ہر نعمت کونین ہے دامن میں ہمارے
ہم صدقہ محبوب خدا ﷺ مانگ رہے ہیں

دعائے دل ہے..... کہ اللہ تعالیٰ کا سب پر کرم ہو جائے..... اور ہم سب کو اس کریم و رحیم لجپال آقا ﷺ کی بارگاہ سے مانگنے کا طریقہ آ جائے..... محبت کا قرینہ آ جائے..... غلامی اور گدائی کا سلیقہ آ جائے..... غلاموں کی شامیں اسی خواہش سے حسیں رہتی ہیں..... اور منگتوں کے سویرے اس دعا و التجا سے روشن رہتے ہیں..... کہ

اے درد محبت ابھی کچھ اور فروزاں ہو
دیوانے تڑپنے کی ادا مانگ رہے ہیں

اور جب کرم ہوتا ہے..... اور جلوہ سرکار ﷺ جن خوش نصیبوں کی نظروں کا مرکز بنتا ہے..... تو ان خوش بختوں کے جذبات کو شاعر نے یوں رقم کیا ہے..... کہ:

یوں کھو گئے سرکار ﷺ کے الطاف و کرم میں
یہ بھی تو نہیں ہوش کہ کیا مانگ رہے ہیں

صرف ہم گنہگار ہی اس کریم سخی کی بارگاہ سے نہیں مانگ رہے بلکہ جب نظر ان کے چاہنے والوں کی طرف جاتی ہے..... تو پتہ چلتا ہے..... کہ

سرکار ﷺ کا صدقہ مرے سرکار ﷺ کا صدقہ
محتاج و غنی و شاہ و گدا مانگ رہے ہیں

یارسول ﷺ ہماری تو کوئی اوقات نہیں...... ہمارا تو کچھ بھی کمال نہیں جس پر ہم نازاں ہوں...... ہماری تو اوقات صرف اتنی ہے...... کہ:

دامان عمل میں کوئی نیکی نہیں خالدؔ

بس نعت محمد ﷺ کا صلہ مانگ رہے ہیں

عزیز سامعات!

اب بلا تاخیر بہت دور سے تشریف لائی ہوئی ہماری مہمان ثنا خوان...... اور میں تو یوں کہوں گی کہ آج کی محفل کی جان ثناء خوان...... میری مراد باجی طاہرہ زینب صاحبہ ہیں...... آپ جب نعت پڑھتی ہیں...... تو محفل پر ایک سرور کا رنگ چڑھ جاتا ہے...... ایک کیف کا حسیں جذبہ سب سننے والوں کو اپنے فیض سے سرشار کرنے لگتا ہے...... اور محفل میں موجود ہر کوئی نعت حضور ﷺ سن کر جھومنے لگتا ہے...... تشریف لاتی ہیں۔

محترمہ ومکرمہ باجی طاہرہ زینب صاحبہ

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلا دالنبی ﷺ

قابل صداحترام سامعات!

یہ بات تو قرآن وحدیث کے مطالعہ کرنے سے ثابت ہوگئی ہے...... کہ ایمان کا مرکز ومحور محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے...... اور پھر اس کامل مرکز ومحور سے وابستہ اپنے والے لوگ تو ادب کی اس انتہا کو بھی جانتے ہیں...... جس کا اظہار وہ ہونے لفظوں میں یوں کرتے ہیں...... کہ:

میرے لئے ہر گلشن رنگیں سے بھلی ہے
کانٹے کی وہ نوک جو طیبہ میں پلی ہے

آیئے سنیئے......محبت وعقیدت والوں کا مبارک عقیدہ......وہ تو یوں کہتے ہیں......کہ:

جو ان کی گلی ہے وہی دراصل ہے جنت
دراصل جنت ہے وہی جو ان کی گلی ہے
اے صلِّ علٰی صاحب معراج کی سیرت
جو بات ہے اسلام کے سانچے میں ڈھلی ہے

اور اس کلام کو لکھنے والے شاعر مولانا کوثر نیازی ہیں......انہوں نے کلام کا آخری مصرعہ دلوں کی تختیوں پر لکھنے والا......تحریر فرمایا ہے......کہ:

کوثرؔ غم کونین سے دل ہو گیا فارغ
اب عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیست کا عنوان جلی ہے

اگر باریک بینی سے مشاہدہ کیا جائے......اور تعصب سے دامن پاک کر کے اگر کوئی غیر بھی کہے گا......تو وہ بھی یہی کہے گا......جو ایک محبت رسول سے منور سینہ اور ثنائے خواجہ دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت سے معطر زبان رکھنے والا کہتا ہے......کہ:

محبتوں کا عنوان ...... عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے
عقیدتوں کا عنوان ...... عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے
عزتوں کا عنوان ...... عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

عظمتوں کا عنوان ...... عشق نبی ﷺ ہے

رفعتوں کا عنوان ...... عشق نبی ﷺ ہے

بہاروں کا عنوان ...... عشق نبی ﷺ ہے

گلستانوں کا عنوان ...... عشق نبی ﷺ ہے

دلداروں کا عنوان ...... عشق نبی ﷺ ہے

پیاروں کا عنوان ...... عشق نبی ﷺ ہے

گلزاروں کا عنوان ...... عشق نبی ﷺ ہے

اور!

وفاداروں کا عنوان ...... عشق نبی ﷺ ہے

اور اپنی تو رہتی دنیا تک یہی صدا رہے گی...... کہ:

کوثرؔ غم کونین سے دل ہو گیا فارغ

اب عشق نبی ﷺ زیست کا عنوان جلی ہے

آیئے میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ سامعات نے اس کلام کو کافی پسند کیا ہے تو...... بس ایک مصرعہ...... لیکن ایسا مصرعہ کہ اگر محفل سے جانے کے بعد بھی سمجھ آئے تو میرے لئے دعا ضرور کرنا...... اور شاعر کیلئے بھی دست دعا ضرور بلند کرنا...... اس مصرعے کے شاعر بھی مولانا کوثر نیازی ہی ہیں...... فرماتے ہیں...... کہ:

نازاں ہے جس پہ حسن وہ حسن رسول ہے

یہ کہکشاں تو آپ کے قدموں کی دھول ہے

اور سوئے طیبہ جانے والے خوش نصیبو......اس پاک طیبہ نگر کی سرزمین پر بڑی محبت سے...... بڑی عقیدت سے...... بڑے ادب سے قدم رکھنا...... کیونکہ یہی پاک سرزمین ملائکہ کیلئے قابل رشک دھرتی ہے......اور

ہر اک پہ اس میں ضروری ہے احتیاط
عشق بتاں نہیں ہے یہ عشق رسول ﷺ ہے

آج ہم دیکھتے ہیں......کہ:

کسی کو اپنی غذا پہ ناز ہے
کسی کو اپنے انداز پہ ناز ہے
کسی کو حسن و زیبائی پہ ناز ہے
کسی کو اپنی کمائی پہ ناز ہے
کسی کو اپنے رکوع اور تشہد پہ ناز ہے
کسی کو اپنے قیام تہجد پہ ناز ہے

مگر......نمازوں اور اپنے اندازوں پر ناز کرنے والے زاہد و ذرا خیال رکھنا......کہ

زاہد خیال پیروی مصطفیٰ ﷺ رہے
پھر اس کے بعد تیری عبادت قبول ہے

عزیز دوستو!

آیئے اپنے باذوق ماحول میں فضائل مدینہ طیبہ سننے کیلئے گزارش کرتے

ہیں...... ہمارے درمیان باعمل عالمہ فاصلہ باجی بیٹھی ہیں...... ان کی بہت مہربانی کہ انہوں نے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر ہمیں یہ سعادت بخشی کہ ہم ان کو سن سکیں...... تو آیئے بلاتاخیر میں باجی جان صاحبہ سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ ہمیں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ کی باتیں...... اپنے بااثر انداز بیاں میں سنائیں...... میری مراد باجی شاہستہ صاحبہ ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم

آج کی محفل کا اصلاحی سبق:

عزیز سامعات...... ان محافل کا بھی کوئی مقصد ہے...... یہاں آپ کو صرف اس لئے ہی دعوت نہیں دی جاتی کہ نعتیں سن کر دو چار نعرے لگائے...... اور پھر گھر کو چل دیئے...... نہیں میری بہنو! ایسے نہیں...... ہم یہاں اپنی خواتین کو دین کی باتیں بھی بتانا چاہتے ہیں جن پر عمل کر کے وہ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کر سکیں...... تو آج کی محفل کا اصلاحی سبق بہت اہمیت کا حامل ہے...... دیکھئے ایک خامی ہمارے معاشرے میں بہت زیادہ پھیلتی جا رہی ہے نہ صرف مردوں میں بلکہ عورتوں میں اس برائی کی زیادتی نظر آتی ہے...... اور وہ برائی کیا ہے...... اس برائی کا تعلق انسانی زبان سے ہے...... یعنی وہ برائی ''غیبت'' ہے

میری عزیزو! یہ غیبت کی لعنت ایک کبیرہ گناہ ہے...... آج ہماری بہنیں اس اتنے بڑے گناہ کے بارے میں سوچے سمجھے بغیر بس جب اکٹھی ہوتی ہیں...... اس وقت اگر اور کوئی بات نہ ملی کرنے والی...... تو فوراً کسی اسلامی بہن کی غیبت شروع

کردی جاتی ہے...... دیکھئے میری بہنو! ہماری عبادات اس وقت ہی قبول ہوں گی جب ہم "حقوق العباد" کا پورا پورا خیال رکھیں گے ...... اور یاد رکھیئے کہ آپ پر مسلمان ہونے کے ناطے یہ بات فرض ہے کہ آپ کی زبان سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے...... کسی مسلمان کی دل آزاری نہ ہو...... کسی مسلمان کی غیبت کا عیب آپ کی نیکیوں کی فہرست کو دغدار نہ کردے...... دیکھئے ایسا کرنے سے یعنی کسی کی غیبت کرنے سے معاشرتی برائیاں بھی جنم لیتی ہیں...... اخلاقی صفات کی تباہی بھی ہو جاتی ہے...... تو میری عزیز سامعات...... اگر کوئی آج سے پہلے اس گناہ میں ملوث تھی...... تو آج ہی اس محفل میں اس کبیرہ گناہ سے توبہ کر کے گھر کو جائے...... اور آج کے بعد یہ عہد کر لیجئے کہ ہم نے نہ تو کسی کی غیبت کرنی ہے اور نہ ہی کسی کی غیبت سننی ہے...... بلکہ اگر کوئی آپ کے سامنے کسی کی غیبت کرے تو آپ کا حق ہے کہ فوراً اس کو منع کریں...... اور اس اسلامی بہن کو اس کبیرہ گناہ کی سزاؤں اور نحوستوں کے متعلق بتایئے...... اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاقی اور معاشرتی برائیوں سے دور رکھے اور ہمارے ظاہر و باطن کو سنوار دے...... آمین

حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک حدیث:

ویسے یہ اچھا طریقہ ہے کہ محافل میں جہاں اشعار پیش کیے جائیں اور قرآنی آیات سنی جائیں اور پھر ان کی تشریحات بیان کی جائیں...... اور پھر ہر محفل میں عنوان کے طور پر قرآن کی ایک آیت اور ایک حدیث مبارکہ پیش کی جائے...... تو آیئے سنیئے میں حدیث پاک سنانے کی سعادت حاصل کرنے والی ہوں...... کہ

عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ لَيْلَةِ اَضْحِيَانٍ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ فَهُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو چودھویں رات میں دھاری دار سرخ .... جوڑا پہنے ہوئے دیکھا، میں (کبھی) آپ کی طرف دیکھتا ہوں اور کبھی چاند کی طرف، تو آپ میرے نزدیک یقیناً چاند سے زیادہ حسین تھے

المستدرک	جلد نمبر ۲	حدیث نمبر ۸۴۶۱

سبحان اللہ..... کیا کہنے میرے حضور ﷺ کے حسن و جمال کے..... جو دیکھ لے وہ دیکھتا ہی رہ جائے:

محترم سامعات!

اب تو میرے خیال میں پنجابی کلام سن کر ہماری بزرگ خواتین خوش ہو چکی ہوں گی.....تو آیئے ایک دعا کرتے چلیں کہ ہماری محافل میں شرکت کا مقصد دین سیکھنا اور اپنے رب کی رضا چاہنا ہے.....اللہ تعالیٰ اس پاک محفل کا صدقہ ہم سے راضی ہو جائے.....اور اس محفل کا اہتمام و انتظام کرنے والوں کی دلی خواہشات کو پورا فرمائے..... (آمین)

نقابت نمبر 7

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یٰسٓ o وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ o

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ابتدائی گفتگو:

ہم سب اس حقیقت کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب سے ہم نے آنکھ کھولی ہے اس وقت سے ہی اللہ جل جلالہ اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک سن رہے ہیں......اور سنانے والے بھی ہر دور میں اپنی یہ سعادت سمجھ کر ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے ہیں...... اور پھر یہ بھی دیکھئے کہ کتنے ذکر کرنے والے اس دنیا سے چلے گئے......لیکن ان کے جانے سے اس پاک ذکر کی لطافتوں میں کوئی کمی واقعہ نہیں ہوئی......اس بارے میں تحقیق کرنے والے تو اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جس طرح سے وقت گزر رہا ہے اس ذکر کو لکھنے والوں......اس ذکر کے کرنے والوں......اور اس پاکیزہ ذکر خیر کے سننے والوں میں اضافہ ہی ہورہا ہے......اور وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا ہی یہ حصہ ہے......کہ نہ یہ ذکر کسی کے دنیا سے چلے جانے سے کم ہوا......

اور نہ ہی لکھنے والوں کے دنیا سے پردہ کر جانے سے اس ذکر کی شہرت اور پذیرائی میں کوئی فرق محسوس ہوا ہے اور ایک وقت آئے گا کہ جب ہم بھی اس دنیا سے چلے جائیں گے...... اور یقیناً یہ سننے والے بھی اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے...... لیکن پھر ان کی جگہ اور لوگ آ کر لیں گے...... اور اس ذکر پاک سے اپنی زبانوں کو معطر و معنبر کیے رکھیں گے...... انشاءاللہ:

تمہیدی گزارشات:

اگر آپ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر قرآن کی آیات پیش کرنا چاہیں تو آپ کو بے شمار آیتیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کرتی ہوئی ملیں گی...... اور اللہ عزوجل کی وحدانیت کے اقرار اعلان میں احادیث مبارکہ کا بھی کافی ذخیرہ موجود ہے...... اور اگر انسان اس دنیا میں رہتے ہوئے...... ان ''نعمائے ربانی'' کا مشاہدہ کرتے ہوئے ہی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے آثار دیکھنا چاہیے تو اس کا مشاہدہ کرنے والا دنیا کی ہر چیز میں قدرت کا حسن پائے گا......

میری عزیز سامعات!

حقیقت تو یہ ہے کہ اگر اس کائنات میں جہاں تک انسانی نظر کی بساط ہے ...... انسانی نظر کی جتنی وسعت ہے...... اور انسان کی جتنی '' قوت بصارت'' ہے...... وہ دیکھتے ہی مشاہدہ بھی کرتی ہے اور یہ فیصلہ بھی کرتی ہے...... کہ:

ان پھولوں میں رقص کرتا ہوا حسن
لہراتی معصوم کلیوں میں جھومتی ہوئی پھبن

چاندی سے زیادہ شفاف صبح کے ترانے
میٹھی میٹھی خوش آوازی میں پرندوں کے نغمے
راتوں کو جگمگانے والی چاندی کی معصومیت
سونے کی طرح سنہری سورج کی مقبولیت

ان سب کے مشاہد محو سے انسانی سوچ ایک کمال سوال پر جا کر رک جاتی ہے......اوراس حیرت کا پیکر بننے والی انسانی سوچ یہ سوال ابھارتی ہے...... کہ آخر:

کون ''مالک'' ہے......

جو اس نظام ہستی کو چلا رہا ہے؟

کون ''مالک'' ہے......

جو آسمان کو رفعتیں اور زمین کو پستیاں دیئے ہوئے ہے؟

کون ''رازق'' ہے......

جو بارش برسا کر زمین کے سینے کو ہریالیاں دے رہا ہے؟

کون قوی ہے......

جو ان پہاڑوں کو تھامے ہوئے ہے؟

آخر...... ان اتنے سارے سوالوں کا جواب ایک ہی ملتا ہے ...... اور وہ جواب قرآن کے پہلے پارہ کی پہلی سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت میں موجود ہے...... کہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اپنے رب کی حمد بیان کرو جو عالمین کا پالنہار ہے

تلاوت کلام لاریب:

بغیر کسی شک وشبہ کے اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا ذکر قرآن کریم ہے...... کیونکہ قرآن مجید میں وہ عطا ہے اور وہ شفا ہے...... کہ جو کسی اور چیز میں نہیں ہے...... قرآن ایک ایسی پاکیزہ اور بلند تر کتاب لاریب ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام قرب والوں کا ذکر فرمایا ہے......

دیکھئے عزیز سامعات!

قرآن پاک میں کہیں سیدنا آدم علیہ السلام کے جنت میں رہنے کا ذکر ہو رہا ہے...... اور کہیں حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ کا ذکر کیا جا رہا ہے...... کسی جگہ پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی ''محبت'' کا ذکر ہے تو کہیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ''زہد وتقویٰ'' کا ذکر ہے کبھی حضرت یعقوب کی ''بشارت'' کا ذکر ہوتا ہے تو کہیں پر سیدنا یوسف علیہ السلام کے ''حسن و جمال'' کے تذکرے بیان ہو رہے ہیں...... ایک جگہ حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کے صبر کی بات ہوتی ہے تو دوسری سیدنا سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت کا تذکرہ ہو رہا ہے...... کہیں پر حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی ''لسانی حلاوت'' کا ذکر ہوا ہے تو دوسری جگہ سیدنا لقمان علیہ السلام کی حکمت کو بیان کیا گیا ہے...... وہ بلند تر شان اور رفعت کی حامل کتاب...... جو پاک کتاب بھی ہے اور اس کی تلاوت باعث ثواب بھی ہے...... جو کلام ذیشان بھی ہے اور ہم گنہگاروں پر لحظہ بہ لحظہ اللہ تعالیٰ کا ''احسان'' بھی ہے...... وہ قرآن جو ''برہان'' بھی ہے اور فرقان بھی ہے...... اور انسانیت کیلئے قدرت کا یہ کتنا بڑا انعام ہے کہ قرآن ''ھُدًی لِلنَّاس'' بھی ہے...... میں یہاں دو مصرعے قرآن کے حوالے سے عرض کرتی

ہیں......اور اس کے بعد تلاوت کیلئے محترمہ قاریہ صاحبہ......سے گزارش کرتی ہوں......
آیئے سماعت فرمایئے میں کہہ رہی ہوں......کہ:

وہ آئے اور آئے بھی قرآن لئے ہوئے
تسکین کائنات کا سامان کئے ہوئے
نکلا حرا کے غار سے وہ نازش امیں
انسانیت کے درد کا درماں لئے ہوئے

عزیز سامعات:

آیئے اب اپنی سماعتوں کو قرآن کی برکات سے مہکانے کیلئے تلاوت قرآن پاک سننے کا شرف حاصل کرتے ہیں......تو ایسے پاکیزہ ماحول میں پاکیزہ کتاب لاریب کی تلاوت مقدسہ فرمانے کیلئے تشریف لاتی ہیں...... ہمارے درمیان موجود بہترین قاریہ قرآن......حافظہ قرآن، میری مراد، حافظہ قاریہ باجی شازیہ صاحبہ ہیں
آپ تمام سامعات سے گزارش ہے کہ دلی محبت کا اظہار کرتے ہوئے قرآن کی عظمت اور فضیلت کے نام ایک نعرہ لگایئے
نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت...... محفل ذکر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لاتی ہیں......تلاوت قرآن فرمانے کیلئے......
عزیزہ محترمہ، قاریہ باجی شازیہ صاحبہ

مدحت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم:

مجھے احساس ہے کہ میری بہنیں انتظار کر رہی ہوتی ہیں......کہ سلسلہ نعت کب

شروع کیا جائے......کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ جلدی سے جلدی آپ کو نعت نبی ﷺ سنائی جائے لیکن یہ باتیں جو پیچھے میں ناچیز نے عرض کی ہیں...... وہ بھی تو کہنا ضروری ہوتی ہیں......اس لئے میں معذرت خواہ ہوں اگر دیر ہو جایا کرے تو درگزر فرمایا کریں......آیئے اب چراغ خانہ صفا، چشم امواج بقا......چشم رحمت کشا، یٰسین وطٰہٰ......چشم عرفاں چراغ بزم انساں......معلم قرآن ہیں، چراغ یقین......حبیب اللہ، حق نما......حسن غار حرا، حسن دل آراء......حلم سراپا، حسن سراپا...... حجتہ اللہ...... حبیب اللہ......آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی نعت خوانی شروع کرتے ہیں:

عزیز سامعات:

سب سے پہلے میں بارگاہ رسالت ﷺ میں ہدیہ نعت پیش کرنے کیلئے...... محفل کی اسٹیج پر موجود ایک ننھی منی بچی آمنہ کو دعوت دیتی ہوں کہ وہ مائیک پر آ کر ہدیہ نعت پیش کرے......میری عزیز بہنو! خوش قسمت ہوتے ہیں وہ والدین جن کے بچے نعت شریف پڑھتے ہیں......اللہ تعالیٰ اس بچی کو بابرکت عمر عطا فرمائے آمین اس بچی کی حوصلہ افزائی کیلئے ایک بلند آواز نعرہ لگایئے۔

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل نعت حضور ﷺ

تو آ رہی ہیں......ثناء خوانوں کے چمنستان کی ایک کلی......ہماری بیٹی آمنہ صاحبہ

قابل صد احترام سامعات!

دیکھئے ابھی ایک ننھی منی ثناء خوان آمنہ سے آپ سامعات نے اپنے آقا ﷺ کی نعت شریف سنی......اللہ ان کی آواز میں اور ان کی عمر اور عمل میں برکتیں عطا

فرمائے......(آمین)

ان کے نعت شریف پڑھنے کے دوران مجھے خیال آرہا تھا......کہ کتنی عظیم بار گاہ ہے میرے آقا ﷺ کی......جہاں نہ عمر کی قید ہے اور نہ ہی رنگ وزبان کی قید ہے......بس یہ ان کی نگاہ کرم ہے......ورنہ کہاں ہم اور کہاں شان رسالت ﷺ میں لب کشائی کرنا......کہاں تاجدار مدینہ ﷺ کی نعت کی رفعتیں اور کہاں ہم جیسے نکمے......میں اکثر تنہائی میں یہ سوچتی ہوں......کہ:

میں کچھ نہ سہی میرا مقدر تو بڑا ہے
کیا خوب صلہ نعت محمد ﷺ کا ملا ہے
اب ہیچ نظر آتی ہے سب دولت کونین
داماں طلب تیری رحمت نے اتنا بھرا ہے

بے شک ہم بہت گنہگار ہیں......ہمیں اعتراف ہے کہ ہم بہت نکمے ہیں......مگر:

کیوں میری خطاؤں کی طرف دیکھ رہے ہو
جس کے ہاتھ میری لاج ہے وہ لجپال بڑا ہے
کرتے ہیں نکیرین ادب میرا لحد میں
مٹ کے تیری الفت میں یہ اعزاز ملا ہے
دامن میں چھپالو کہ پشیمان ہے خالد
آخر یہ تمہارا ہے برا ہے یا بھلا ہے

ہاں تو عزیز سامعات!

اس حقیقت کو ذرا سوچیئے تو سہی کہ ہر مشکل میں مشکل کشائی کرنے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم در پہ آئے سوالی کو جھولیاں بھر کے نوازنے والے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم...... ایسے کریم...... ایسے سخی لجپال کہ جن کی بارگاہ میں اگر کسی عام کی نسبت ہو جائے تو وہ نسبت قائم کرنے والا نسبت قائم کرنے کے بعد پھر عام نہیں رہتا بلکہ خاص بن جاتا ہے...... اور یہ حقیقت ہے کہ جس کی بھی اس کریم بارگاہ رسالت سے خیرات ملی ہے...... وہ تو پھر زمانے بھر کو یوں اپنی قسمت اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت وسخاوت کی باتیں سناتا ہے...... کہ:

ہر اک ذرّے کو خورشید بناتے دیکھا
ان کو ہر حال میں تقدیر بناتے دیکھا
آنکھیں پڑھتی ہیں اگر دیکھ کر روضے کو درود
تو آنسوؤں کو بھی وہاں نعت سناتے دیکھا

یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے بازو پر تصدق میرے دل و جاں
بھار امت کے گناہوں کا اٹھاتے دیکھا

میری عزیزو...... ربیع الاول شریف میں مشاہدہ کیجئے...... کہ

آپ کے آنے کا ایقان اسے کہتے ہیں
ہم نے عشاق کو گھر بار سجاتے دیکھا
اس نے محسوس کیا، عشق کسے کہتے ہیں

جس نے خالد کو کبھی نعت سناتے دیکھا

عزیز از جاں سامعات!

انشاء اللہ گفتگو کا یہ سلسلہ محفل کے اختتام تک جاری رہے گا لیکن آیئے محفل میں وجد کا سماں پیدا کرنے کیلئے ......اور محفل کے ذوق کو عروج دینے کیلئے ...... یہاں ایک نعت سنتے ہیں......تو اس وقت ہمارے پاس مشہور و معروف ثناء خوان موجود ہیں......میری مراد باجی عظمٰی صاحبہ ہیں

محفل کے ذوق میں اضافے کا سبب بننے والی میری محترمہ و مکرمہ باجی عظمٰی صاحبہ کا شمار ان ثناء خوان بہنوں میں ہوتا ہے......کہ جب نعت پڑھتی ہیں تو محفل پر روحانیت کے بادل چھا جاتے ہیں......اور یاد مدینہ میں خواتین کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں......اور لبوں پر درود و سلام کے حسین پاکیزہ ترانے آ جاتے ہیں......نعرہ سے استقبال کیجئے گا

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی ہیں......سامعات کے دلوں کی دھڑکن ثناء خوان، ہر دلعزیز ثناء خوان......خوش الحان ثنا خوان......ثنا خوانوں میں خود اپنی پہچان ثنا خوان ......محترمہ و مکرمہ باجی عظمٰی صاحبہ

عزیز دوستو!

آپ ہماری ان باتوں سے یقیناً اتفاق کریں گیں جو میں نے باجی عظمٰی صاحبہ کو دعوت دینے سے پہلے عرض کی تھیں......میں محفل کے شروع میں ہی ایسے ذوق

کی تلاش میں تھی...... جو کہ ابھی باجی عظمیٰ صاحبہ کے پڑھنے سے بن چکا ہے......
اب میں اپنی بہنوں اور بزرگوں کی فرمائش پر پنجابی کلام پیش کرتی ہوں...... اگر
باتیں اچھی لگیں تو سبحان اللہ! ضرور کہیے گا...... میں کہہ رہی ہوں...... کہ:

کسے نوں مقدر دے زینے تے ناز اے
کسے بندے نوں بس خزینے تے ناز اے
ساڈا تے ناصرؔ ایہو آسراء اے
سانوں نبی دے مدینے تے ناز اے

اور میلاد سرکار ﷺ کی محفلیں سجانا...... اور پھر باوضو ہو کر محبتوں کے اہتمام
کے ساتھ محفل میلاد میں آنا...... یہ بھی مقدر سے ہی نصیب ہوتا ہے...... اور بہت
ایسے موجود ہیں کہ جن کے مقدر میں...... اللہ تعالیٰ نے میلاد کی محافل میں حاضر ہونا
لکھا ہی نہیں...... میں یہاں سید ناصر حسین ناصرؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک کلام پیش کرتی
ہوں...... یقیناً یہ کلام آپ کے ذوق و شوق میں اضافے کا سبب بنے گا...... کہ:

کوئی کہندا...... آل تے اولاد بڑی چیز اے
کوئی کہندا...... عملاں دا سواد بڑی چیز اے
کوئی کہندا...... پیار دا اتحاد بڑی چیز اے
کوئی کہندا...... یاراں دا اعتماد بڑی چیز اے
کوئی کہندا...... محفلاں چہ داد بڑی چیز اے
کوئی کہندا...... سائنس دی ایجاد بڑی چیز اے

مگر

ناصر شاہ اساں تے نچوڑ کڈھ چھڈے نیں
ساڈے لئی تے آقا ﷺ دا میلاد بڑی چیز اے

اور پھر جب میلاد سرکار ﷺ کی محافل میں......

حسن جب ان کا بیاں ہوتا ہے
ایک جادو سا سماں ہوتا ہے
ہم جسے کہکشاں سمجھتے ہیں
ان کے قدموں کا نشاں ہوتا ہے

عزیز سامعات!

اب محفل پاک میں نعت سرور کونین ﷺ بیان کرنے کی سعادت حاصل کرنے والی ثنا خوان...... بھی محفل کی اسٹیج پر موجود ہیں...... یقیناً آپ کا ان سے پہلے بھی تعارف ہوگا...... کیونکہ وہ اکثر ہماری محافل میں مدحت تاجدار کونین ﷺ کی غرض سے حاضر ہوتی رہتی ہیں...... وہ حافظہ قرآن بھی ہیں......اور یہ ان کی خوش بختی کہ حافظہ قرآن ہونے کیساتھ ساتھ آقا ﷺ کی ثنا خوان بھی ہیں...... میری مراد...... باجی حافظہ شاہین صاحبہ ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل تاجدار کونین ﷺ

تشریف لاتی ہیں...... قاریۂ قرآن، حافظۂ قرآن، محترمہ ومکرمہ باجی شاہین صاحبہ

عزیز سامعات!

ابھی نعت کے دوران ہماری حافظہ باجی، باجی شاہین صاحبہ مدینہ طیبہ کا ذکر کر رہی تھیں...... خصوصاً گنبد خضریٰ کی ضیاؤں اور مکین گنبد خضریٰ کی عطاؤں کا ذکر ہو رہا ہے...... میرے مسلک حق کے پاسبان، مفسر قرآن، امام اہلسنت، ترجمان اہلسنت، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی خوبصورت اور ادب و عقیدت سے مزین الفاظ میں یوں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے...... کہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

اور جب تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ دیکھنے کیلئے...... در اقدس پر حاضر ہو جاؤ...... تو کہیں بھی یہ تصور نہ کرنا کہ...... شاید ہمارا یہاں آنا ضروری نہیں تھا...... یا پھر ہمیں کیا فائدہ ہوا کہ ہم مکہ مکرمہ سے اتنا طویل سفر کر کے روضہ اقدس پر حاضر ہوئے ہیں

عزیز سامعات!

آیئے میں یہاں پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان عالیشان یعنی ایک مدنی پھول پیش کرتی ہوں...... تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَ شَهِیْدًا

جس نے میری قبر انور کی زیارت کی میں اس کا شفیع و گواہ ہوں

وفاء الوفا	صفحہ نمبر ۱۳۴۳	جلد نمبر ۴

سب کہہ دیجئے...... سبحان اللہ...... میں کہہ رہی ہوں...... کہ

نگاہ کرم کے امیدوار ہم بھی ہیں
لئے ہوئے دل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں

عزیز سامعات!

مجھے ایک کلام اس موضوع سے وابستہ پڑھنے کی فرمائش ہوئی ہے......اور میرا بھی دل چاہ رہا ہے کہ جب سے محفل شروع ہوئی ہے ......مکین گنبد خضریٰ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک تو ہو رہا ہے......آیئے چند لمحوں کیلئے ......اس عظیم گنبد خضریٰ کے بارے میں بھی اظہار محبت کرتے ہیں...... لاہور کے مشہور شاعر محمد اشفاق شیرازی صاحب کا کلام ہے......وہ لکھتے ہیں......یعنی جوانہوں نے کلام لکھا وہ میں ابھی آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں......لیکن پہلے مجھے ابھی چند باتیں عقیدت و محبت کی کرنی ہیں...... کہ جب بھی کوئی بات کرنے والا......بات کرتے ہوئے گنبد خضریٰ کا ذکر کرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے دل اس گھڑی سینوں میں محبت مدینہ اور عشق والی مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مچل جاتے ہیں......اور جس طرح سے بات کرنے والا بات کرتا جاتا ہے عشاق مدینہ کی آنکھوں سے محبت کے اظہار میں چھم چھم آنسو برسنا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر اتنا کرم ہوتا ہے کہ عشاق اپنی محبت کی زبان میں یوں کہتے ہیں......کہ:

اللہ کے جلووں کی ضیاء گنبد خضریٰ

رکھتا ہے مقام اپنا جدا گنبد خضریٰ

اک بار ہی تک لینے سے مل جاتی ہیں آنکھیں

دیتا ہے نابینوں کو نگاہ گنبد خضریٰ

دھندلے سے مجھے لگتے ہیں یہ شمس و قمر بھی

جب سے میری آنکھوں میں بسا گنبد خضریٰ

سرکار ﷺ کی چوکھٹ کے جو لیتے ہیں بوسے

ان لوگوں کو دیتا ہے دعا گنبد خضریٰ

ہر شے کے فنا ہونے میں شک کوئی نہیں ہے

آباد فقط ہوگا سدا گنبد خضریٰ

آ جاؤ میرے سائے میں آرام سے بیٹھو

دیتا ہے غریبوں کو صدا گنبد خضریٰ

اور مدینہ طیبہ میں جا کر اگر محبت کی نظر سے گنبد خضریٰ کی زیارت کی جائے تو پھر یہ سعادت نصیب ہوتی ہے...... کہ:

ہر شے میرے آقا ﷺ کی دیتی ہے گواہی

ہر وقت ہے مصروف ثناء گنبد خضریٰ

اللہ بھی، ملائک بھی، مخلوق خدا بھی

ہر آنکھ کا محور ہے بنا گنبد خضریٰ

سرکار ﷺ کے عشاق کی بس یہی صدا ہے

مر جائیں گے ہم تیرے بنا گنبد خضریٰ
سرکار ﷺ کا ان یاروں پہ کتنا کرم ہے
مدفن کیلئے جن کو ملا گنبد خضریٰ
عشاق تیرے جیتے ہوئے مر جائیں گے آقا ﷺ
آنکھوں سے اگر دور ہوا گنبد خضریٰ
شیرازی یہ عقیدہ ہے اور بخشش کی سند
جن لوگوں کی قسمت میں لکھا گنبد خضریٰ

اب تصور ہی تصور میں گنبد خضریٰ کا نظارہ کروانے کیلئے ...... یعنی مکین گنبد خضری، آقا ﷺ کی نعت سنانے کیلئے ...... تشریف لاتی ہیں ...... محترمہ ومکرمہ باجی قرۃ العین صاحبہ

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل تاجدار مدینہ ﷺ

تشریف لاتی ہیں محترمہ ومکرمہ باجی قرۃ العین صاحبہ

عزیز دوستو!

آپ سب جانتی ہیں ...... کہ یوم سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا قریب آرہا ہے ...... اور مجھے ابھی سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کی شان میں ایک منقبت پیش کرنی ہے ...... لیکن اس سے پہلے آقا ﷺ کا ایک فرمان سماعت کیجئے ...... کہ آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

أَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيْدًا

خبردار جو آل محمد کی محبت میں مرا وہ شہید مرا

الحمد اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمارے مسلک حق اہلسنت و جماعت کو ایسے ہادی و رہنما عنایت فرمائے ہیں کہ جن کے سینے خود بھی آل نبی ﷺ کی محبت سے سرشار تھے اور آنے والی نسلوں کو بھی آخری دم تک آل نبی ﷺ کی محبت میں جینے کا درس دے گے..... مفسر قرآن، علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی حسین عقیدہ اور دلی خواہش دو مصرعوں میں بیان فرمائی ہے.....وہ فرماتے ہیں.....کہ:

جدتیک وی ایہہ سلسلہ ساہنواں دا قائم رہوے گا
مدحت نبی دی آل دی کردا ایہہ صائم رہوئے گا

اور ایک جگہ پر قبلہ صائم چشتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یوں لکھا ہے.....کہ:

نبی کی آل کے صائم ہمیشہ گیت گاتا ہے
جبھی تو اس کی قسمت کا ستارا جگمگاتا ہے

تو آئیے میں سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کی شان میں پیش کیے ہوئے..... فخر السادات، پیر سید نصیر الدین نصیر چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے محبت وعقیدت بھرے مصرعے پیش کرتی ہوں.....کہ:

کیوں کر نہ ہوں معیار سخا فاطمۃ زہرا رضی اللہ عنہا
ہیں دختر محبوب خدا فاطمۃ زہرا رضی اللہ عنہا
ہیں نور محمد ﷺ باخدا فاطمۃ زہرا رضی اللہ عنہا
دہر میں ہیں رحمت کی گھٹا فاطمۃ زہرا رضی اللہ عنہا

مادر ہیں زینب رضی اللہ عنہا کی حسین رضی اللہ عنہ کی اور حسن رضی اللہ عنہ کی

ہیں آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ردا فاطمة زہراء رضی اللہ عنہا

پوچھا جو کسی نے کہ ہمیں خاتون جناں کون؟

آہستہ سے رضواں نے کہا فاطمة زہراء رضی اللہ عنہا

دیتی ہے وفائے حسنین رضی اللہ عنہ اس کی شہادت

ہر لحہ تھیں راضی بہ رضا فاطمة زہراء رضی اللہ عنہا

اب تو ہے نصیر ان سے عقیدت کا یہ عالم

ہر حال میں ہے ورد مرا فاطمة زہراء رضی اللہ عنہا

آیئے یہ محبتوں کا سلسلہ تو بشرط زندگی اسی طرح جاری رہے گا...... پہلے ایک سیدزادی کو دعوت دیتے ہیں...... کہ وہ مائیک پر آئیں...... اور ہمیں آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیاری سی منقبت سنائیں...... میری مراد باجی سیدہ سدرہ بتول صاحبہ ہیں...... نعرہ لگا کر ایک سیدزادی کا استقبال کیجیے گا

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی ہیں محترمہ باجی سیدہ سدرہ بتول صاحبہ

عزیزاز سامعات:

ابھی باجی سیدہ صاحبہ کو دعوت دینے سے پہلے میں ناچیز نے آپ کو آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے چند بات عرض کیں...... اور اب آپ کے ذوق کے دیکھتے اور آپ کی عقیدت کا مشاہدہ کرتے ہوئے...... میں وہی موضوع جاری رکھنا چاہتی ہوں...... کہ:

حیادی ملکہ بتول زہراء رضی اللہ عنہا
طہارتاں دا اصول زہراء رضی اللہ عنہا
میں تیرے بچیاں دے سگ دا سگ ہاں
میں تیری چوکھٹ دی دھول زہراء رضی اللہ عنہا
تیرے در دے موالیاں دی
غلامی مینوں قبول زہراء رضی اللہ عنہا
سوالی تیرا شیرازی سیدہ رضی اللہ عنہا
پا دے صدقہ رسول زہراء رضی اللہ عنہا

اگر آپ کا ذوق ہو تو...... میں اشفاق شیرازی وہ شاعر ہیں جنہوں نے یہ کلام لکھا ہے میں ان کے قلم سے ادا ہونے والے موتیوں سے الفاظ جو سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی منقبت کے الفاظ ہیں...... وہ پیش کرنا چاہتی ہوں...... کہ:

ہے نام عزت مآب زہراء رضی اللہ عنہا
نبی دی بیٹی نایاب زہراء رضی اللہ عنہا
علی رضی اللہ عنہ علم دے شہر دا بوہا
توحید دا اے نصاب زہراء رضی اللہ عنہا
میری عقل دا اے فیصلہ اے
علی رضی اللہ عنہ سوال اے جواب زہراء رضی اللہ عنہا
حسین رضی اللہ عنہ ورگے تیرے چن دی

لیا نہیں سکدا کوئی تاب زہراء رضی اللہ عنہا
غم حسین چہ وگدا • پھردا
میری اکھیاں تھیں سیلاب زہراء رضی اللہ عنہا
تیرے بچیاں دا ناں جے جپیئے
تے ڈھیر ملدا ثواب زہراء رضی اللہ عنہا
تیرے چمن دے ہر ایک پھل نوں
سلام کر دے گلاب زہراء رضی اللہ عنہا
شیرازی نوں دیویں صدقہ پنجتن
میرا ہووے جد حساب زہراء رضی اللہ عنہا

عزیز سامعات!

آیئے اب اس محفل کی آخری ثناء خوان کو وقت دیتے ہیں اور اس کے بعد انشاء اللہ باجی جان صاحبہ کا علمی، ادبی اور روحانی خطاب ہوگا...... لیکن آیئے پہلے نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں...... ہماری محفل کی آن شخصیت...... محفل کی جان شخصیت...... ہر دلعزیز ثناخوان میری مراد باجی رومان صاحبہ ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل نعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم

محبت سے سماعت فرمایئے گا...... تشریف لاتی ہیں...... محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب کر نعت تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش فرمانے والی باجی رومان صاحبہ

آج کی محفل کا اصلاحی سبق:

دین فطرت کی طرف سے جہاں بہت سارے دوسرے احکامات خواتین کیلئے ہیں...... وہاں ایک اہم فریضہ جو مرد وخواتین دونوں کیلئے ضروری ہے...... یعنی دین کی تبلیغ کا فریضہ...... آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری مائیں بہنیں اور تو دوسرے کاموں میں اپنا پورا کردار ادا کرنے کی کوشش کرتی ہیں لیکن جہاں دین کا معاملہ آتا ہے تو اس کے بارے میں سستی دکھا جاتی ہیں...... حالانکہ دین کی تبلیغ فرض ہے...... میرے خیال میں اس سستی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ خواتین میں دین سیکھنے کا شوق کم نظر آتا ہے...... تو میں اپنی بہنوں سے گزارش کرتی ہوں کہ آج اپنے گھروں میں جہاں دوسری چیزوں کا اہتمام کرتی ہو...... وہاں قرآن کی تفاسیر لانے اور پھر ان کا مطالعہ کر کے خود بھی دین سیکھنے کی کوشش کیا کریں...... اور دوسرے گھر والوں کو بھی دین کی باتیں بتانے میں اپنا کردار ادا کیا کریں...... آج خواتین کیلئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ کی بیٹیوں کا دین کیلئے قربانیاں دینے کا جذبہ مشعل راہ ہے...... آپ کو چاہئے کہ آپ ازواج مطہرات کی سیرت کی کتابیں پڑھا کریں اور پھر ان کی دین متین کیلئے خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے...... اپنے دلوں میں بھی خدمت دین کا جذبہ پیدا کریں...... دیکھئے خواتین کو جہاں اپنے کردار کو مثالی بنانا ہے وہاں ان کو ایک پورے گھرانے کی تربیت کرنے کا کردار بھی ادا کرنا ہے...... دیکھئے جو عورت اپنے بچوں اور بچیوں کیلئے اچھے اور پاکیزہ کردار کی معمار ہو کیا اس کیلئے ضروری نہیں کہ وہ دین کی ضروری معلومات سے آشنا ہو؟ آیئے میری عزیز سامعات، آج کی محفل میں خود سے ایک عہد کریں کہ ہم خود بھی نماز پنجگانہ کی باقاعدگی کریں گی اور اپنے

بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین کریں گی...... آج عہد کریں کہ ہم خود بھی جھوٹ سے نفرت کریں گی اور اپنے بچوں کو بھی جھوٹ کی لعنت سے محفوظ رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں گی...... آج اگر آپ گھر میں قرآن وحدیث کے احکامات کی روشنی کا اہتمام کریں گی تو پھر وہ دن دور نہیں کہ آپ کے بچے بھی حافظ قرآن...... اور دین کے باعمل عالم بنیں گے...... لیکن اگر اس کے برعکس غفلت میں اسی طرح وقت گزرتا رہا تو پھر آنے والا وقت ہمارے لئے سوائے پچھتاوے کے اور کچھ نہیں لے کر آئے گا۔

عزیز سامعات!

اب وقت ہوا چاہتا ہے...... محفل میں قرآن وحدیث پر مبنی خطاب ذیشان سننے کا...... تو میں آج باجی صاحبہ کو انتظامیہ کی طرف سے دیا جانے والا موضوع بھی بتا دیتی ہوں...... آج باجی ہمیں جس بلند تر موضوع کے بارے میں کچھ سنائیں گی وہ موضوع حسیں ہے ''سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' بہت اچھا موضوع ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے...... آمین

تو آج کی محفل میں سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر خطاب فرمانے والی شخصیت میری مراد معلّمہ، خطیبہ، ادیبہ حافظہ باجی بشریٰ صاحبہ ہیں

موضوع انتہائی توجہ سے سماعت فرمائیے...... اور اب ایک نعرہ لگایئے تاکہ ہماری مہمان معلّمہ صاحبہ سٹیج پر تشریف لے آئیں اور ہمیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے پہلو بتائیں اور سب اسلامی بہنوں کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر عمل کی ترغیب دلائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل نعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی ہیں...... محترمہ ومکرمہ باجی بشریٰ صاحبہ

حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک حدیث:

عزیز سامعات! آج محفل میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تبسم ریزی کا ایک منظر بیان کیا جائے گا...... یہ حقیقت ہے کہ جب تاجدار مدینہ والیٔ مدینہ...... سراسر رحمت...... سراپا رحمت...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تو منہ مبارک سے یوں محسوس ہوتا کہ نایاب گلاب کی پتیاں نچھاور ہورہی ہیں...... جو سارے ماحول کو مشک بار کررہی ہیں...... اور جہاں بھر کو مہکا رہی ہیں...... تو آیئے حدیث مبارک سماعت فرمایئے...... کہ:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ قَالَ مَاکَانَ ضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا تَبَسُّمًا

سیدنا حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا

صحیح مسلم	کتاب الفضائل	حدیث نمبر ۶۰۵۳

عزیز سامعات!

ہمارے اسلاف یہ فیصلہ فرماگئے ہیں کہ جس نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال دیکھ لیا بس پھر اس کی نگاہوں میں زمانے بھر میں سے کوئی چہرہ ٹھہر نہ سکا...... کیونکہ

یہ شان...... یہ آن...... یہ مقام

یہ رفعت...... یہ عزت...... یہ عظمت

یہ بلندی...... یہ عروج...... یہ کمال

صرف حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے...... کہ دیکھنے والا دیوانہ وار کہتا دکھائی دیتا ہے...... کہ:

ایک شہکار ہے محبوب خدا کا چہرہ
اس سے پہلے نہ کبھی دیکھا ایسا چہرہ
خوش نصیبی ذرا مولا علی رضی اللہ عنہ کی دیکھ
آنکھ کھلتے ہی دیکھا تو نبی ﷺ کا چہرہ

آج کی محفل اپنے اختتام کو پہنچتی ہے محفل کی کامیابی پر تمام خواتین انتظامیہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں......اور آئندہ کیلئے بھی گزارش کرتی ہوں......کہ جہاں آپ اتنی محنت سے اور محبت سے محافل کا اہتمام کرتی ہیں وہاں کوشش کیا کریں کہ ایک محفل میں جہاں آپ دو چار ثنا خوان بہنوں کو دعوت دیتی ہیں......وہاں ایک عالمہ و فاضلہ، معلّمہ خطیبہ کا انتظام ضرور کیا کریں تا کہ جہاں ہم نعت رسول ﷺ سن کر اپنے ذوق کو تازہ کریں......وہاں قرآن وحدیث کی روشنی میں آقا ﷺ کی سیرت طیبہ کے روشن واقعات سن کر اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارنے کی کوشش بھی کریں۔

تو آخر میں دعا یہ کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا یہاں دین سیکھنے اور محبت رسول ﷺ کی دولت لینے کی غرض سے آنا قبول ومنظور فرمائے......اور ہمیں اپنے گھروں میں قرآن وحدیث کا نور پھیلانے کی توفیق دے......اور ان لوگوں کی نیک حاجات اور دلی مرادیں پوری فرمائے......جو ان محافل کا انعقاد کرتے ہیں اور ہمارے لئے نعت رسول ﷺ سننے اور سنانے کے اسباب مہیا کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ ان سب کی اور ہماری مغفرت فرمائے......(آمین)

نقابت نمبر 8

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

طٰهٰ ○ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ابتدائی گفتگو:

میں انتہائی ذمہ داری سے محفل کی ابتدا میں ہی اس حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں...... کہ وہ لوگ قسمت کے دھنی ہوتے ہیں، جو غلامان مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں...... آج کے نفسا نفسی کے دور میں جب کوئی بغیر مطلب کے کسی کیلئے وقت نکالنے کیلئے تیار نہیں ہے...... ایسے میں خواجۂ دوسراء، محبوب خدا...... امام الھدیٰ، امام الانبیاء...... حق نما باعث ارض وسما...... آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کی محافل کا اہتمام کرنا...... اور قرآن وحدیث سیکھنے سکھانے کا اہتمام کرنا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے...... ہم نے دیکھا کہ جب سے زمانے نے آنکھ کھولی ہے یہاں بہت سارے انسان آئے اور اپنا وقت حیات گزار کر آخرت کے سفر پر چل پڑے لیکن تاریخ گواہ ہے کہ جن خوش نصیبوں نے ہادی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی......

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی قلبی تعلق رکھا...... دنیا سے چلے جانے کے بعد آج بھی ان کا نام زندہ نظر آتا ہے...... نہ صرف ان کا نام ادب سے لیا جاتا ہے بلکہ دنیا سے چلے جانے کے بعد قدرت نے ان پر اس طرح سے کرم فرمایا کہ بہار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور تعلق کی وجہ سے...... اللہ تعالیٰ نے صدیاں گزر جانے کے بعد بھی ان کی قبروں پر بہاریں رکھیں ہیں...... آپ اس حقیقت کا مشاہدہ کسی بھی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر ہو کر کر سکتے ہیں...... تو میری عزیزو...... یہ بات تو ہمارے اسلاف کے طرز زندگی سے ثابت ہوگئی کہ جینا محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جینا...... اور مرنے کے بعد بھی زمانے میں بہت سے حوالوں سے زندہ رہنا...... یقیناً اللہ کی بندگی...... تاجدار کائنات...... ہادی کائنات...... امام کائنات...... معلم کائنات...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے ہی نصیب ہوتا ہے...... اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی بندگی کیلئے چن لے اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی ہی ہمارے مقدر میں لکھ دے...... آمین

تمہیدی گزارشات:

انسان نے جب سے آنکھ کھولی ہے...... اسی دن سے اس کے بنانے والے وحدہٗ لاشریک خالق و مالک کی طرف سے اس کیلئے ایک اس انسان کی فانی حیات کا ایک مقصد مقرر ہے، یعنی وہ مقصد یہی ہے کہ انسان ہر حال میں اپنے پروردگار کی بندگی بجا لائے...... اور وہ آخری سانس تک اپنے خالق و مالک...... مصور و قدیر...... عزیز و جبار...... ستار وغفار...... حافظ و ناصر...... سمیع و بصیر...... رب العزت کی ہمہ وقت تسبیح کرتا رہے...... اور اس کی سانسیں اپنے پروردگار کے ذکر کی خوشبو سے لمحہ بہ لمحہ مہکتی رہیں...... اور یہ بھی انسان پر حق ہے کہ وہ اپنا ہر کام اپنے

مالک وخالق کی خوشنودی اور رضائے خداوندی کیلئے ہی سرانجام دے...... اور ہر حال اس کی عاجزی کا یہ عالم ہو کہ...... اپنے پروردگار کے بارے میں یوں عقیدہ رکھے...... کہ:

بندے سے تیری حمد خدایا محال ہے
کچھ کہہ سکوں زباں سے میری کیا مجال ہے
واحد ہے لَمْ یَلِدْ ہے خود اپنی مثال ہے
جس کا جواب نہ ہو سکے وہ سوال ہے

ہمارے عقیدے کا حسن تو یہ ہے...... کہ وہ سمیع وبصیر رب العزت ہے جو رات کے اندھیروں سے چاندی سے زیادہ حسین اور سفیدی سے کہیں زیادہ شفاف سویرا نکالتا ہے...... اور تمام مخلوقات کی نگہبانی کا یہ عالم ہے کہ بند پتھر میں بھی کیڑے کو رزق باقاعدگی سے پہنچاتا ہے...... یہ حقیقت ہے کہ انسان کے پیدا ہوتے ہی اس کے ذہن میں ایک خیال آتا ہے کہ مجھے رزق کہاں سے ملے گا...... اس حالت میں کہ جب وہ بھول نہیں سکتا...... کچھ مانگ نہیں سکتا...... کچھ پکڑ نہیں سکتا...... اپنی خواہش کا اظہار کر نہیں پاتا...... اچھے اور برے کی تمیز کر نہیں پاتا...... اس وقت جب اس کے ذہن میں اپنی روزی کا خیال آتا ہے...... خوراک کا تصور آتا ہے...... تو کوئی اس بچے کے کانوں میں یوں تسلی دیتا ہے...... کہ:

وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

اور اللہ اچھا رزق دینے والا ہے

دیکھئے ابھی جو چند لمحے پہلے انسان بے بسی کے عالم میں ایک سوال کر رہا

تھا...... تو جب اس کے ذہن میں یہ بات ڈال دی گئی تو پھر زندگی کی آخری سانس تک اس قادر مطلق سے روزی طلب کرنے کی اس کی امید اور یقینی وابستگی قائم ہو جاتی ہے...... اور وہ یوں کہنے لگتا ہے...... کہ:

روحِ عظیم خالق ارض و سما ہے تو
یہ بات طے شدہ ہے کہ بے شک خدا ہے تو

تلاوت کلام لاریب:

عزیز سامعات! اب تلاوت قرآن سے محفل ذکر رسول ﷺ کا وقت ہو رہا ہے...... تو الحمد اللہ ہم مسلمانوں کا یہ طریقہ اور شیوہ رہا ہے...... کہ ہم اپنی محافل اور مجالس...... اپنی نشست اور بزم کی ابتدا کلام الٰہی سے کیا کرتے ہیں...... کوئی تو حکمت ہے کہ جس کیلئے یہ طریقہ و انداز اپنایا گیا ہے...... تو میری عزیز سامعات یہ بات ثابت ہے کہ جس محفل یا بزم اور کسی دوسرے نیک کام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے کلام لاریب سے کی جاتی ہے وہاں اس محفل اور بزم میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے...... اور یہ فیضان قرآن ہے کہ تلاوت قرآن سننے اور تلاوت قرآن سنانے کا شرف حاصل کرنے والے بھی اپنے گھروں کی طرف شفایابی کی نعمتیں لیکر لوٹتے ہیں...... تو اس کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ تلاوت قرآن خاموشی سے سن جائے...... یاد رکھیئے کہ خاموشی سے مراد یہاں صرف چپ کر کے تلاوت قرآن سننے کیلئے تیار ہو جانا ہی مراد نہیں...... بلکہ خاموشی سے مراد ہر طرح کے خیالات...... اور دوسرے دنیاوی تصورات

ذہن سے نکال کر منہمک ہو کر تلاوت قرآن سننا بھی ہے...... قرآن کو اپنی اچھی آوازوں سے زینت دینے کا حکم بھی ارشاد فرمایا گیا ہے...... آیئے چند مصرعے اس حوالے سے عرض کرتی ہوں...... کہ حکم یہ ہوا ہے

محبت سے قرآن پڑھو اور پردہ اٹھاؤ رازوں سے
دور رکھو شیطان کو لوگو تم اپنی آوازوں سے
باب تلاوت پڑھ کر دیکھو کیا فرمایا آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے
زینت دو قرآن کو لوگو تم اپنی آوازوں سے

واجب الاحترام سامعات!

آیئے اب وقت ہوا چاہتا ہے کہ تلاوت قرآن پاک سن کر اپنے دلوں کی ضیاء کا اہتمام کرتے ہیں...... یقین جانیئے کہ یہ وہی کتاب ہے کہ جس نے جہاں بھر کے "پریس" پر اپنا قبضہ جما رکھا ہے...... وہ عظمتوں کی حامل کتاب...... قرآن مجید ہی ہے...... آیئے اس عظمتوں اور رفعتوں والی کتاب مقدس کی تلاوت مقدسہ سننے کیلئے عرض کرتے ہیں...... ایک کم عمر حافظہ قرآن بچی ہماری محفل کی اسٹیج پر موجود ہیں...... تو پھر بلاتاخیر میں ان سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور ہمیں تلاوت قرآن سنائیں...... آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس ننھی منی بچی کی حوصلہ افزائی کیلئے ایک نعرہ لگایئے:

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی ہیں کم عمر حافظہ قرآن حافظہ عائشہ صاحبہ

مدحت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

ہماری محافل میں یہ ایک باوقار طریقہ چلا آرہا ہے......کہ ہم اپنی محافل کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے کلام لاریب سے کرتے ہیں......اور تلاوت قرآن مجید کے فوراً بعد ہم نعت خواجۂ دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم سننے اور سنانے کا اہتمام کرتے ہیں......تو آیئے چند باتیں اس سنت الٰہی کے حوالے سے کرتے ہیں یعنی نعت تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چلتے ہیں......کہ حقیقت میں حقیقی نعت تو وہی ہے کہ جو اللہ جل جلالہ نے اپنے کلام بے عیب یعنی قرآن کریم میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف وکمالات کے حوالے سے کردی ہے......آج شعراء کرام اپنی بساط کے مطابق آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت وثناء بیان کرنے کیلئے قلم چلا کر بس حصہ ڈال رہے ہیں......عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار کررہے ہیں...... یہ حقیقت ہے کہ جب ہم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت وثناء بیان کرنے کیلئے لب کشائی کرتے ہیں تو اس کار خیر سے ہم اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاتے ہیں......اور اس کے بعد نعت لکھنے والے......نعت پڑھنے والے......اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سننے والے اس بات کا اندازہ کرسکتے ہیں......یہ کتنا عظیم کام ہے......میرے خیال میں تو ایک نعت پیش کرنے والے کو......ابر بہاراں، امیر بہاراں، اہتمام بہاراں، آفتاب ضوفشاں، افتخار سالکان، افتخار زماں، امیر بزم امکاں، سید بزم جہاں، انیس زماں، انیس بے کساں کی نعت پیش کرتے ہوئے مکمل عاجزی سے اپنی کم مائیگی......اپنی بے بسی......اپنی بے چارگی کا پورا پورا احساس ہونا چاہیے......اور انتہائی پرخلوص انداز میں یہ فریضہ سرانجام دینا چاہیے......یادرکھیے نعت خوانی ایک

ایسا حسین عمل ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور تاجدار کائنات ﷺ کی رضا کے حصول کیلئے بہترین عمل ہے...... ایک باثر وظیفہ ہے...... اس لئے تو کسی نے کیا خوب کہا ہے...... کہ

آقا ﷺ کی ثناء خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

قابل قدر سامعات!

آیئے آج کی محفل پاک میں سب سے پہلے نعت پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے والی نعت خواں...... جو محفل کے شروع سے ہی تشریف فرما ہیں...... میں محسوس کر رہی ہوں کہ ان کو کافی دیر انتظار کرنا پڑا ہے...... خیر میں ان سے معذرت کرتے ہوئے ان سے ملتمس ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی پرسوز آواز میں...... اپنی ذوق کے اضافے کا سبب بننے والی آواز میں نعت تاجدار مدینہ ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں...... میری مراد ہر دلعزیز ثناء خوان...... ثناء خوانوں میں منفرد حیثیت کی مالکہ ثنا خوان...... محترمہ ومکرمہ باجی نبیلہ صاحبہ ہیں...... نعرے سے استقبال فرمایئے گا

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل تاجدار مدینہ ﷺ

انتہائی ادب سے گزارش کرتی ہوں...... تشریف لاتی ہیں باجی نبیلہ صاحبہ

عزیز دوستو!

میں پورے وثوق سے یہ بات کہتی ہوں کہ یہ حقیقت ہے جہاں محفل نعت

ہوتی ہے...... تاجدار کائنات...... محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی بات ہوتی ہے...... یا پھر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ، بے مثل، اور ارفع واعلیٰ کردار کی بات ہوتی ہے...... یا جمال حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بات کرتے ہوئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری بے مثال نورانی آنکھوں کی بات ہوتی ہے...... یا پھر دلنشیں بارعب...... معطر ومعنبر زلف سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہوتی ہے...... یہ بات سچ ہے کہ وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کی برسات ہوتی ہے...... آج کی اس باوقار، دلنشیں محفل میں جبکہ رحمت وسکون کی بارش ہو رہی ہے تو ایسے ماحول میں...... دل یوں کہہ رہا ہے...... کہ:

یا رب تیری رحمت کا طلب گار ہوں میں
جو زخم ہیں سینے میں انہیں پھول بنا دے
لگ جائے گی ناصرؔ میری مٹی بھی ٹھکانے
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی مجھے دھول بنا دے

اور...... الحمد للہ ہم نے اپنے بزرگوں سے سیکھا ہے...... ہمارے ماں باپ نے ہمیں یہ درس دیا ہے...... اور ہمارے اساتذہ نے ہمیں یہ سبق پڑھایا ہے...... کہ:

کوئی کہتا ہے کہ کعبے میں خدا رہتا ہے
کوئی کہتا ہے کہ سر عرش علیٰ رہتا ہے
ہم فقیروں کا عقیدہ ہے کہ وہ معبود عظیم
اپنے محبوب کے جلووں میں چھپا رہتا ہے

آیئے اسی کریم اور رحیم ذات کی مدح سرائی سننے کیلئے میں ایک ثنا خوان کو

دعوت نعت دینا چاہتی ہوں جی ہاں وہ خوش بخت ثناء خوان ایسی ہیں کہ وہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر...... دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ نعت پیش کرتی ہیں تو ان کے پڑھنے کے دوران محفل کا ماحول ایسا قابل رشک ہو جاتا ہے...... کہ محفل کے سرور میں...... قلبی کیفیت میں...... ایمان کی تازگی میں...... ایقان کی پختگی میں...... سوچ کی پرواز میں...... خیال کی پاکیزگی میں ایسی لذت اور مٹھاس آجاتی ہے...... کہ سننے والوں کے دل ودماغ میں یہ خواہش پروان چڑھتی ہے کہ کبھی ایسا ہو کہ ہم در رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوں اور ایسے ہی ثناخوانی کی سعادت آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پر پیش کر حاصل کریں

تو آیئے میں اس شخصیت کو دعوت نعت دیتی ہوں...... میری مراد، حافظہ قرآن ثناخوان، رموز نعت سے آشنا ثناخوان، خوش الحان ثناخوان محترمہ ومکرمہ باجی ماریہ صاحبہ ہیں

نعرے سے اپنے معزز مکرم مہمان کا استقبال فرمایئے

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تو تشریف لاتی ہیں...... آپ سامعات کو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف سنانے کیلئے محترمہ ومکرمہ حافظہ باجی ماریہ صاحبہ

قابل قدر سامعات!

ہماری ایک بزرگ بہت کرم فرما ہیں...... اور وہ مجھے اکثر محافل میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ پڑھنے کی فرمائش کیا کرتی ہیں...... تو اللہ تعالیٰ ان کے ذوق اور

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی سے ان کا محبت بھرا روحانی تعلق اسی طرح سدا بہار رکھے...... میں ان کی فرمائش ضرور پوری کرنا چاہوں گی...... لیکن پہلے یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ جو اسمائے مبارکہ ابھی آپ سامعات کی سماعتوں کے حوالے کیے جائیں گے وہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی اسمائے گرامی ہیں...... ان کو انتہائی ادب واحترام سے پوری توجہ کیساتھ سماعت فرمایئے گا...... اور ان کی تکمیل پر دل میں دعا کیجئے گا...... اللہ تعالیٰ انشاء اللہ ضرور قبول فرمائے گا...... اس میں ہمارا کمال نہیں...... بلکہ یہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ کی برکات ہیں...... تو آیئے سماعت فرمایئے...... میں کہہ رہی ہوں...... کہ:

فلک کے چاند تاروں سے کوئی پوچھے مقام ان کا
تجلی ہی تجلی ہے جہاں لکھا ہے نام ان کا
انہیں کے حسن سے روشن انہی کے ذکر سے تاباں
غریبوں بیکسوں میں تذکرہ ہے صبح و شام ان کا

میں اسمائے مبارکہ پیش کر رہی ہوں...... کہ

امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ...... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ...... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جلوہ دلنشیں صلی اللہ علیہ وسلم ...... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جمال اولین صلی اللہ علیہ وسلم ...... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
معلم دین صلی اللہ علیہ وسلم ...... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اساس دین ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

فیض کے معدن ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

نور کی کان ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

ذات معطر ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

نور مطہر ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

چراغ خانہ صفا ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

چشم امواج بقا ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

چشم عرفاں ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

چراغ بزم انساں ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

حاضر و ناظر ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

حامی وناصر ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

حبیب رب اکبر ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

حسن کے پیکر ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

شاہکار قدرت ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

آیۂ رحمت ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

حریم جمال ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

صاحب حسن و جمال ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

حاکم و اعظم ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ

حسن دو عالم ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

صاحب قرآن ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

حسن جہاں ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

حامل قرآن ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

حسن فرروزاں ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

دلیل خدا ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

حبیب کبریا ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

دلنواز آقا ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

دستگیر بے نوا ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

در بحر صفات ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

دلیل راہ نجات ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

سید دوسراء ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

خواجہٗ بطحا ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

راز دار کبریاء ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

رشک مسیحا ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

رونق عقبیٰ ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

رسول مجتبیٰ ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

رہبر کامل ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

رحمت کامل ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

رہنمائے امتاں ﷺ ...... یا رسول اللہ ﷺ

رہنمائے ناقصاں ﷺ یا رسول اللہ ﷺ

آقائے قدسیاں ﷺ یا رسول اللہ ﷺ

امیر ھادیاں ﷺ یا رسول اللہ ﷺ

باعث ارض و سما ﷺ یا رسول اللہ ﷺ

یعنی!

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

آیئے میری عزیز دوستو! ہم نے تو فرمائش پوری کردی......اور آپ نے بھی یا رسول اللہ...... یا رسول اللہ ﷺ کی دلنواز صداؤں سے ماحول کو مہکا دیا......ایسے ماحول میں مزید خوشبوئیں بکھیرنے کیلئے...... گزارش کرتی ہوں...... ایک نعت خواں سے......تاکہ وہ تشریف لاکر ہمیں نعت حضور ﷺ سنا کر ہمارے ذوق کے اضافے کا اہتمام کریں

نعت رسول مقبول ﷺ سنتے ہیں......انتہائی اچھی اور پرسوز آواز کی مالکہ ثنا خوان میری مراد باجی ام کلثوم صاحبہ ہیں

آپ محفل کے ذوق کو چار چاند لگانے کیلئے......ایک وجد آفریں نعرہ لگایئے

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت...... محفل نعت حضور ﷺ

نعت رسول مقبول ﷺ سنانے کیلئے تشریف لاتیں ہیں

محترمہ ومکرمہ لائق صد احترام باجی ام کلثوم صاحبہ

عزیز سامعات!

ماشاءاللہ آج تو محفل کا ذوق بے مثال نظر آرہا ہے...... جو بھی آکر پڑھتا ہے خوب سے خوب تر ہدیہ عقیدت پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے...... آیئے ایسے دلنشیں ذوق میں اضافے کیلئے دو مصرعے پیش کرتی ہوں...... آپ نے اکثر محافل میں پڑھے جانے والے یہ خوبصورت مصرعے پہلے بھی کئی مرتبہ سنے ہوں گے...... لیکن یہ نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی برکت ہے کہ جب بھی پڑھیں ہر مرتبہ ایک نئی تازگی اور شگفتگی محسوس ہوتی ہے...... آیئے کہہ رہی ہوں...... کہ:

خود کو دیکھا تو ترا لطف و کرم یاد آیا
تجھ کو دیکھا تو مصور کا قلم یاد آیا

آپ کو اس حقیقت سے اتفاق کرنا پڑے گا...... کہ یہ ایک اصول ہے......

جیسے

تعمیر کی تعریف کریں...... تو

دراصل یہ تعریف ''معمار'' کی ہوتی ہے

تصنیف کی تعریف کریں...... تو

دراصل یہ تعریف ''مصنف'' کی ہوتی ہے

تحریر کی تعریف کریں...... تو

دراصل یہ تعریف ''محرر'' کی ہوتی ہے

تدریس کی تعریف کریں.....تو

دراصل یہ تعریف ''مدرس'' کی ہوتی ہے

شعر کی تعریف کریں.....تو

دراصل یہ تعریف ''شاعر'' کی ہوتی ہے

تقریر کی تعریف کریں.....تو

دراصل یہ تعریف مقرر کی ہوتی ہے

تصویر کی تعریف کریں.....تو

دراصل یہ تعریف ''مصور'' کی ہوتی ہے

جب ہم اللہ کے حبیب ﷺ کی تعریف کرتے ہیں..... یا ذکر رسالت مآب ﷺ کرتے ہیں تو دراصل یہ بھی اللہ کا یعنی مصور کائنات کا ذکر ہوتا ہے..... کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آقا ﷺ کے پاک ذکر کو اپنا ذکر بنا لیا ہے.....اور اب جو خدا کا ذکر کرے اس میں ہی آقا ﷺ کا ذکر بھی ہے.....اور جب کوئی آقا ﷺ کا ذکر کرے تو دراصل اس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف وثناء بھی ہے.....آپ درود مصطفی ﷺ کو ہی دیکھ لیجئے.....یا اذان اور کلمہ کو ہی پڑھ لیجئے.....یا پھر آیات قرآن کو پڑھ کر ہی دیکھ لیجئے.....اور آخر کار تحقیق کرنیوالے کو یہی کہنا پڑتا ہے.....کہ:

نعت گوئی سنت رحمان ہے

جس پر شاید خود یہ قرآن ہے

نعت ہے ایمان کی روح رواں

نعت سے اللہ کی رضوان ہے
نعت سے مقصود ہے محبوب کل
نعت قول و فعل کا عنوان ہے
نعت ہوتی ہے قبول اس شخص کی
جس کے دل میں عشق کا فیضان ہے
نعت کی توفیق جس کو ہے ملی
کس قدر خوش بخت وہ انسان ہے
لائق تعظیم ہے ہر نعت گو
کیونکہ وہ سرکار ﷺ کا مہمان ہے

عزیز سامعات!

یاد رکھیئے اللہ تعالیٰ بھی اسی شخص کو پسند کرتا ہے جو اللہ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے نام کیلئے آپ ﷺ کے مقام کیلئے...... احترام مصطفیٰ ﷺ کیلئے ...... آن حبیب کبریا ﷺ کیلئے...... شان مصطفیٰ ﷺ کیلئے...... اپنا وقت قربان کرے...... اپنا مال قربان کرے...... تو ایسے خوش قسمت جانثاروں پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے انعام اترتے ہیں......

کیونکہ خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

اور آقا ﷺ کا مدح سرا...... نعت خواں، یا ثناء خواں...... تو اپنی محبتوں کا اظہار

ہمہ وقت یوں کرتا ہے......اور اگر اپنا تعارف کروانا پڑے تو یوں کرواتا ہے...... کہ:

میں ادنیٰ سا ثنا خوان رسول عربی ہوں
میٹھی ہیں میری باتیں میں نمک خوار نبی ہوں
پڑھتا نہیں دنیا کے شاہوں کے قصیدے
کافی ہے مجھے اتنا کہ میں مدّاح علی رضی اللہ عنہ ہوں

اگر کسی فقیر سے پوچھو......تو وہ ضرور اس بات کی وضاحت کریں گے کہ یہ مقام، یہ مرتبے، یہ شان و شوکت، یہ احترام کی دولت، یہ عزت کی مسند، یہ روحانیت کی حلاوت، یہ کیف و سرور کی دولت، سب آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا صلہ ہے......ورنہ

ہم جیسے نکموں کو گلے کون لگاتا
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے

آیئے اب ایک ثنا خوان سے ثنائے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں......آپ کو اس بات سے اتفاق کرنا ہوگا......کہ جن پر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ''نگاہِ رحمت'' ہو جاتی ہے......اور ثنائے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کرنا جن کی ڈیوٹی ہو جاتی ہے......تو پھر ایسے لوگوں کے حالات بھی بدل جاتے ہیں...... حقیقت تو یہ ہے میں کہوں گی کہ ان کے شب و روز بدل جاتے ہیں...... وہ جب دور کے سفر کا ارادہ کرتے ہیں......تو پیرس یا لندن کی طرف نہیں ...... بلکہ مدینہ طیبہ کیلئے سفر کرنا سعادت سمجھتے ہیں......تو آیئے ایک ایسی ہی ثنا خوان کو دعوت نعت دیتی ہوں کہ جن کو نعت خوانی کے سبب اللہ کریم نے اتنا نوازا کہ ہر سال روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری

کا شرف پاتی ہیں...... تو اب بلا تاخیر وہ ثنا خوان آتی ہیں اور آپ کو نعت حضور ﷺ

سناتی ہیں...... میری مراد...... باجی فریحہ کوثر صاحبہ ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر حضور ﷺ

تشریف لاتی ہیں باجی فریحہ کوثر صاحبہ

عزیز سامعات!

یہ کہنے کی بات ہی نہیں بلکہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جو آقا ﷺ کا ذکر پاک کرنے والے خوش نصیب ہیں...... ان کا دل کبھی بھی ثنائے خواجہ دوسرا ﷺ سے تھکتا نہیں ہے...... بلکہ وہ تو کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں...... کہ اس فانی زندگی کی جتنی سانسیں باقی ہیں...... اللہ تعالیٰ قبول کرے تو یہ ساری حیات ذکر حبیب خدا ﷺ ہی کرتے ہوئے بسر ہو جائیں...... تو یہ اصل معنوں میں زندگی کی معراج ہوگی...... محبت کی معراج ہوگی...... کوئی تو یوں کہتا ہوا دکھائی دیتا ہے...... کہ:

میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

اور خوش نصیبوں میں سے کچھ تو یوں کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں...... اور اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں...... کہ

دھوم ان کی نعت خوانی کی مچاتے جائیں گے
یا رسول اللہ کا نعرہ ہم لگاتے جائیں گے
نعت خوانی موت بھی ہم سے چھڑا سکتی نہیں

قبر میں بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیت گاتے جائیں گے

سب بلند آواز سے...... انتہائی محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیجئے......

سبحان اللہ!

اور ان میں سے کچھ وہ لوگ بھی ہیں...... کہ جن کی ساری زندگی انعام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم احترام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کام کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں لیکن کبھی یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم نے تاجدار مدینہ، سرور قلب وسینہ، شہر یار ارم، تاجدار حرم، انتہائے کمال ومنتہائے جمال، زینت آیات قرآنی، قاسم نعمائے ربانی، سید مرسلاں، سید سیداں، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی کا حق ادا کر دیا ہے...... نہیں! نہیں...... تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں کی زندگیاں اس حوالے سے خدمت کرتے ہوئے گزر گئیں ہیں...... وہ آخر میں قلم اسی مصرعے پر چھوڑ گئے...... کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
لیکن تیرے اوصاف کا ایک باب بھی پورا نہ ہوا

بتائیے تو سہی کون ہے جو کہے کہ میں نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت وثناء اس طرح ادا کر دی ہے جس طرح اس کے بیان کرنے کا حق تھا؟...... کونسا نعت گو شاعر جو دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے ثنائے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کرنے کا حق ادا کر دیا ہے؟

میری عزیز بزرگو اور بہنو! یہ تو ایسی کریم بارگاہ ہے کہ جس موضوع پر بات کرنا چاہو گے ان کی سیرت کے ہزاروں پہلو سامنے آجائیں گے...... اور پھر جب ان پر

بات کرو گے...... تو اتنے ہی موضوعات اور مل جائیں گے...... تاجدار کائنات ﷺ کی صفت وثناء بیان کرنے کیلئے آخر بات یہاں پہنچے گی...... کہ

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے
ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو تیرے در سے
اک لفظ نہیں ہے جو تیرے لب پہ نہیں ہے

آیئے آقا ﷺ کی بے مثال شان کے پھول حاصل کیجئے...... کہ:

ہیں تیرے ہوا خواہوں میں مرسل بھی نبی بھی
کونین ترے زیر اثر زیر نگیں ہے

اور یہ تو مقدر کی بات ہے کہ اگر کسی خوش نصیب کو اس در کی گدائی نصیب ہو جائے...... ورنہ الحاج محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ہر ایک کو میسر کہاں اس در کی غلامی
اس در کا تو درباں بھی جبرائیل امیں ہے

اللہ تعالیٰ اپنے کرم وفضل اور آقا ﷺ نے اپنی نگاہ رحمت سے الحاج محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی توصیف وثناء کیلئے چن لیا تھا...... کہ جب تک دم میں دم باقی رہا...... جب تک سانسوں کی مالا پھرتی رہی...... تادم آخر الحاج محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے نعت سرور کونین ﷺ ادا ہوتی رہی...... آخر مصرعہ یوں لکھا ہے...... کہ

دل گریہ کناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظمؔ ترا انداز طلب کتنا حسیں ہے

آیئے قرآن وحدیث کی روشنی میں...... آقا ﷺ کے ذکر پاک کی رفعتوں کے بارے میں بیان سنتی ہیں...... ہمارے پاس عالمہ وفاضلہ، مبلغہ موجود ہیں...... ان کی مہربانی کہ وہ آج ہماری دعوت پر تشریف لائیں...... تو اب میں بلا تاخیر گزارش کرتی ہوں...... میری مراد معلّمہ مبلغہ، حافظہ باجی رضوانہ قادریہ صاحبہ ہیں آپ نعرے سے اپنی محبت کا اظہار فرمایئے گا...... اور آنے والی شخصیت کا استقبال فرمایئے گا

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل تاجدار مدینہ ﷺ

تشریف لاتی ہیں باکردار معلّمہ، باعمل مبلغہ، باجی رضوانہ قادریہ صاحبہ

آج کی محفل کا اصلاحی سبق:

آپ کو معلوم ہے کہ محفل کے اختتام سے پہلے ہم اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو ''اصلاحی سبق'' کے نام سے ایک پیغام دیتے ہیں...... اور اس اصلاحی سبق کا مقصد صرف اور صرف ''اصلاح معاشرہ'' ہے...... تو آج ہم نے جس موضوع پر بات کرنی ہے وہ ہے خواتین کا بغیر پردے کے گھر سے باہر نکلنا کیسا ہے...... تو میری بہنو!...... قرآن کی آیات اس حکم پر گواہ ہیں اور آقا ﷺ کی احادیث مبارکہ بھی موجود ہیں کہ جن کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے...... کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورت کو گھر کی ملکہ بنایا ہے...... اور اس کے گھر سے

بے پردہ باہر نکلنے کو فتنہ قرار دیا گیا ہے...... تو ایسے میں میری ان بہنوں اور بیٹیوں کو سوچنا چاہیے جو اس بات کی طرف بالکل توجہ نہیں دیتیں کہ پردہ عورت کیلئے کتنا ضروری ہے...... آج پارکوں میں سیر گاہوں میں...... اور بازاروں میں دیکھیں خود کو مسلمان کہنے والیاں...... دوپٹے گلے میں ڈال کر بے فکر ہو کر گھوم پھر رہی ہیں...... وہ نہیں جانتی کہ ان کی وجہ سے شیطان کتنے لوگوں کو فتنے میں مبتلا کر رہا ہے...... ذرا سوچیئے کہ جس عورت کو اسلام نے پردے میں رہتے ہوئے گھر کی زینت بنایا تھا ان میں سے ایسی بھی موجود ہیں کہ جو آج شمع محفل بننے کے شوق میں...... اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی خلاف ورزی کر رہی ہیں...... کیا خود کو روشن خیال سمجھتے ہوئے غیر محرم مردوں کے سامنے سر بازار بغیر پردے کے کھلے منہ پھرنے والیوں کا اسلام سے کوئی تعلق رہ گیا ہے؟...... اللہ کہتا ہے اوڑھنی اوڑھ کر باپردہ ہو کر اپنی زینت کے مقام کو چھپا کر گھر سے نکلو...... اور آج ان کے برعکس کیا جائے تو کیا یہ اللہ کی ناراضگی کا سبب نہیں ہے؟...... کیا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی آخرت کے دردناک عذاب کا سبب نہیں ہے؟

ایسے میں میری بہنو! ہمیں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا اور پردے کو عام کرنا ہوگا...... اور ہر حال فحاشی و عریانی کی مخالفت کرنی ہوگی...... کیونکہ اسی میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہے اور اسی سے ایک مہذب معاشرے کی بقاء ہے

تو جن میری بہنوں نے آج سے پہلے یہ ذہن بنایا ہوا تھا کہ پردہ نہ بھی کیا جائے تو خیر ہے ان پر واجب ہے کہ وہ صدق دل سے توبہ کریں اور آئندہ سے خود

بھی اور اپنی بہنوں اور بیٹیوں سے بھی پردہ کرنے کے بارے میں تبلیغ کریں......
اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک حدیث:

سر تا قدم معجزہ بنکر تشریف لانے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کے گوشوں کو جتنا انسان بیان کرتا چلا جاتا ہے...... اتنا ہی انوار و تجلیات کے اس بے مثال باب کے راز کھلتے چلے جاتے ہیں...... آج کی حدیث مبارکہ میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفوں کے حوالے سے بات کرنا مقصود ہے...... آیئے سماعت فرمایئے...... کہ:

عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ : قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ : كَانَ شَعَرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَ عَاتِقِهٖ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال درمیانے تھے، نہ بہت گھنگھریالے تھے، نہ بالکل سیدھے تھے، وہ کانوں اور کندھوں کے درمیان تک تھے

صحیح مسلم	کتاب الفضائل	حدیث نمبر ۲۰۶۸

عزیز سامعات!

آپ نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کی ایک اور حدیث مبارکہ آج کی محفل میں سماعت فرمائی...... یقیناً دل یوں گواہی دے رہا ہوگا...... کہ:

عظمت تخلیق کا ہر ایک کمال ان کیلئے
حسن کائنات اوصاف جمال ان کیلئے

گل بچھے ہر سو کف پائے سبک کے واسطے
بلبلوں نے رکھ دیئے کانٹوں پہ گال ان کیلئے

میری عزیز دوستو!

اللہ تعالیٰ کا لاکھوں مرتبہ شکر ہے کہ آج کی یہ عظیم الشان محفل پاک اپنے اختتام کو پہنچی ......تو آخر میں ہمیشہ کی طرح اپنی ان قابل قدر بہنوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے محفل پاک کا اس قدر بہترین انتظام فرمایا...... محفل کا یہ خوبصورت انتظام ان کے دل و دماغ کے آقا ﷺ کی محبت سے روشن ہونے کی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ اس محفل پاک کے انتظامات میں جس کسی نے بھی حصہ لیا......اور جس طرح سے بھی حصہ لیا...... اللہ تعالیٰ ہر کسی کے جذبے کو شرف قبولیت عطا فرمائے......اور ہمارا وقت آخری ہو ہمارے سامنے چہرہ نبی ﷺ ہو...... اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن اپنی رحمت عطا فرمائے اور آقا ﷺ کے ''لوائے حمد'' کا سایہ نصیب فرمائے......(آمین)

نقابت نمبر 9

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ابتدائی گفتگو:

یہ معاملہ بھی قابل غور ہے کہ آج ہم جیسے عورتوں کیلئے محافل کا انعقاد کرتے ہیں تو کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ خواتین کو محافل میں جانے کی کیا ضرورت ہے......بس ان خواتین کو گھر رہتے ہوئے اپنی ذمہ داری نبھانی چاہے...... میں یوں عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ دین اسلام نے عورتوں کو امور خانہ داری میں اپنی ذمہ داری نبھانے کا حکم دیا ہے......مگر یاد رکھیئے ......دین سننا، دین سیکھنا سب کیلئے ضروری ہے چاہے مرد ہو یا کوئی عورت ہو...... اگر مرد حضرات کیلئے دین سیکھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے تو پھر عورتوں کیلئے کیوں ضروری نہیں ہے؟

میں اس حوالے سے گزارش کرنا ضروری سمجھتی ہوں ...... کہ آج اگر ہم عورتوں کو گھر تک ہی محدود کر دیں اور محافل اور اجتماعات وغیرہ سے بھی روک دیں تو اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوگا کہ دین اسلام نے عورتوں کیلئے جو احکامات بیان فرمائے ہیں...... یہ عورتیں وہ شریعت کا نور کہاں سے حاصل کریں گی؟......تو برائے مہربانی عورتوں کو دین سیکھنے کیلئے...... درسگاہوں میں جانے دو ......خواتین کو شریعت کا نور حاصل کرنے کیلئے محافل اور اجتماعات میں جانے کی اجازت دی جائے......خواتین کو درس قرآن......اور درس حدیث کے پروگرامز میں شریک ہونے دیا جائے ...... ہاں اگر عورتوں کو روکنا ہے تو بے پردہ بازار جانے سے روکو...... اگر روکنا ہے تو فلمیں اور ڈرامے دیکھنے سے روکو...... اگر روکنا چاہتے ہو تو خواتین کو غیبت، چغل خوری، جھوٹ، بدگمانی سے روکو

اگر خواتین دین کے احکامات کا نور رکھتی ہوں گی......تو سارا معاشرہ منور ہو جائے گا۔

تمہیدی گزارشات:

انسان اس دنیا میں رہتے ہوئے ...... گھر کے معاملات میں یا دنیا کے دوسرے معاملات میں. جب بھی پریشانی کا یا کسی مصیبت کا شکار ہوتا ہے......تو اس وقت صرف اس کے خیال کی مرکز ومحور ایک ہی ذات ہوتی ہے......یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک......اور وہ اپنی کم مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے خالق ومالک کو پکارنے لگتا ہے......اور قربان جاؤں......اپنے وحدہٗ لاشریک رب کی

شان رحیمی پر کہ وہ کبھی بھی اپنے مانگنے والے کو مایوس نہیں کرتا...... ادھر جب انسان کی زبان سے عاجزی اور انکساری کے حسن سے مزین التجائیں...... اور فریادیں...... اور دعائیں بلند ہوتی ہیں...... اس گھڑی فوراً اس کے دل کو اطمینان کی دولت نصیب ہوتی ہے...... اور اسے اپنی التجاؤں اور دعاؤں کا جواب یوں مل رہا ہوتا کہ...... اے میرے بندے...... مجھے پکارنے والے پریشان نہ ہو

میں مالک کل ہی...... تیرا مالک ہوں
میں خالق کائنات ہی...... تیرا خالق ہوں
میں معبود برحق ہی...... تیرا معبود ہوں
میں مسجود کائنات ہی...... تیرا مسجود ہوں
میں مقصود کائنات ہی...... تیرا مقصود ہوں
میں رازق کائنات ہی...... تیرا رازق ہوں
میں رب کائنات ہی...... تیرا پالنہار ہوں
میں مصور کائنات ہی...... تیرا پروردگار ہوں

عزیز سامعات!

اب یہاں میں دو مصرے عرض کرنا چاہتی ہوں...... کہ

میرے پروردگار...... میرے پاک پالنہا
پتا پتا تیرے ہونے کا پتہ دیتا ہے
ذرّہ ذرّہ تیری وحدت کی صدا دیتا ہے

اپنے بندوں کیلئے تیری ذات رحمٰن ہے مولا
تو سب دیکھ کر بھی میرے عیبوں کو چھپا دیتا ہے

حمد وثناء کے لائق وہی رب ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے......وہ سمیع وبصیر رب جس نے ایک لفظ کن سے یہ لامحدود رنگ رنگ کی کائنات پیدا فرمائی...... ایسی خوبصورت کائنات کہ جس کے ہر ذرے میں......اور ہر ہر ذرے کے حسن و جمال میں خود اس کے حسن قدرت کی جھلک نمودار ہوتی ہے......اور انسان تو اس کی بارگاہ میں عاجزی سے یوں کہہ پاتا ہے......کہ یا اللہ عزوجل:

تیرا بندہ تیری توصیف و ثناء کرتا ہے
میرا ہر سانس۔ تیرا شکر ادا کرتا ہے
تیرے آگے میری جھکی ہوئی پیشانی سے
مری ہر صبح کا آغاز ہوا کرتا ہے
رزق پہنچاتا ہے۔ پتھر میں چھپے کیڑے کو
تو ہی سوکھی ہوئی شاخوں کو ہرا کرتا ہے

تلاوت کلام لاریب:

قرآن کی عظمت اور شان پر تو بات ہم اکثر محافل میں کرتے رہتے ہیں...... لیکن تھوڑے وقت کیلئے......یاد رکھیئے کہ اگر ہم صبح وشام کا موضوع بھی قرآن کو بنا لیں......تو بھی ہم قرآن کے اوصاف بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر پاتے......آیئے یہاں ایک عارف باللہ کا قول پیش کرتی ہوں......الشیخ علامہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی

کتاب البرہان میں لکھتے ہیں......قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی مختلف خوبیوں اور کمالات کے پیش نظر ایسے نام بیان فرمائے ہیں......یعنی کہ:

کتاب لاریب کو ......"الفرقان" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"الذکر" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"الکلام" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"الکتاب" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"القرآن" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"النور" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"الھدٰی" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"الشفاء" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"الموعظہ" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"الحکیم" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"البلاغ" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"المبلغ" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"الرحمۃ" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"التنزیل" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"البیان" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ......"احسن الحدیث" بھی کہتے ہیں

کتاب لاریب کو ...... "العروۃ الوثقٰی" بھی کہتے ہیں

اور تاریخ قرآن کی حقانیت اور رعب پر گواہ ہے...... کہ جب عرب کے باسیوں نے قرآن کی رفعتوں کا مشاہدہ کیا تو...... شاعر نے کچھ حوالہ دیا ہے...... آیئے میں کہہ رہی ہوں...... کہ:

کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے
وہ تو سینے سے سب کو لگا کر چلے
جن کا دعوٰی تھا ہم ہیں اہل زبان
سن کے قرآن گردن جھکا کر چلے

عزیز سامعات:

آیئے محفل کی روحانیت میں قرآن کی تلاوت سے اضافہ کرتے ہیں...... یعنی تلاوت قرآن پاک سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں...... تو سب سے پہلے میں تلاوت کا شرف حاصل کرنے کیلئے گزارش کرتی ہوں...... بہترین قاریہ قرآن...... خوش قسمت حافظۂ قرآن...... میری مراد قاریہ حافظہ محترمہ باجی حرا جمیل صاحبہ ہیں

قرآن کی عظمت کے حوالے سے ایک نعرہ بلند فرمایئے

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

مدحت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم:

اب پیکر صدق و صفا، امام الانبیاء...... پیکر انوار و تجلیات، باعث

کمالات...... ہادی کائنات، رہبر کائنات...... امام کائنات، قدسی صفات......
حامل مہر نبوت، منبع رحمت وشفقت...... آقا ﷺ کی نعت خوانی کا سلسلہ شروع
کرتے ہیں۔

عزیز سامعات!

اگر دیکھا جائے تو نعت صرف لفظوں کی جادوگری کا یا پھر الفاظ کی ساحری کا
نام نہیں...... اور نعت فقط مصرعوں کے حسن کو ہی نہیں کہا جاتا...... بلکہ نعت تو خواجۂ
دوسرا آپ ﷺ کی صفت وثناء کی ان عبادات کا نام ہے...... کہ جس سے نعت پیش
کرنے والے نعت کی آپ ﷺ سے قلبی محبت کی عکاسی بھی ہوتی ہے...... یاد
رکھیئے کہ الفاظ جتنے بھی خوبصورت ہوں یا پڑھنے والے ظاہری آواز کے حسن سے
چاہے مالا مال ہوں لیکن اگر دل میں محبت رسول ﷺ کی خوبصورتی نہیں...... تو پھر
یہ خوبصورت الفاظ بھی کچھ فیض نہیں دے سکتے...... اگر محبت رسول ﷺ کا غلبہ دل و
دماغ پر چھایا ہوا ہو تو وہ پاکیزہ جملے جو آواز کی خوبصورتی کے بغیر بھی ادا کیے جائیں
...... لیکن ہوں وہ مصرعے آقا ﷺ کی نعت شریف کے...... تو پھر اس کی آواز کی
خوش الحانی کی کمی کو نہیں دیکھا جاتا...... بلکہ اس کریم بارگاہ میں تو محبت کو مقام
حاصل ہے...... عشق کو عروج حاصل ہے ادب واحترام اور عاجزی کو معراج
حاصل ہے...... یاد رکھیئے توصیف ونعت مصطفیٰ ﷺ کا اصل مقصد اس وقت تک
پورا نہیں ہوتا...... جب تک مدحت نگار یا نعت گو کو اپنے ممدوح کے مقام ومرتبے
کی خبر نہ ہو...... اس لئے ہمیشہ نعت پڑھتے ہوئے...... نعت لکھتے ہوئے...... نعت

سنتے ہوئے یہ بات اچھی طرح سے دل کے خانوں میں محفوظ کرلیا کریں...... کہ آپ جس کریم ذات مبارکہ کی توصیف وتعریف میں قلم چلا رہے ہیں...... یا پڑھنے والے لب کشائی کررہے ہیں...... وہ ذات پاک محبوب خدا بھی ہے اور محبوب دو عالم بھی ہے...... وہ ذات پاک باعث تخلیق کائنات ہے یہ چیز یعنی ادب کے تقاضے دل ودماغ میں پیدا کرتے ہوئے پھر اگر نعت تاجدار مدینہ ﷺ پیش کی جائے تو پھر اس کی برکت سے در اقدس کی بار بار حاضری بھی نصیب ہوتی ہے...... اور اللہ ورسول ﷺ کی خوشنودی کی دولت بھی حاصل ہوتی ہے...... آپ تو اس کریم ذات پاک کی صفت وثناء میں لب کشائی کررہے ہیں...... کہ:

جینے کا ملا ہے تیری سیرت سے قرینہ
قرآن مجسم تیری ہر ایک ادا ہے
ہٹتی نہیں سرکار ﷺ کی صورت سے نگاہیں
ہر وقت میرے سامنے قرآن کھلا ہے

عزیز سامعات!

آیئے آج کی محفل پاک میں سب سے پہلے نعت حبیب کبریا ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے ...... پہلی نعت خواں کو دعوت دیتے ہیں...... تو تشریف لاتی ہیں...... اپنی آواز کی مہک سے اور نعتیہ کلام کی تازگی سے سننے والی سامعات کو لمحہ بہ لمحہ محظوظ کرنے والی ہر دلعزیز نعت خواں میری مراد...... لائق صد احترام باجی حافظہ فوزیہ صاحبہ ہیں۔

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی ہیں......محفل کے ذوق کو چار چاند لگانے کیلئے......اپنی آواز کی تازگی سے ذوق بھرے ماحول کو خوبصورتی دینے کیلئے

محترمہ و مکرمہ حافظہ باجی فوزیہ صاحبہ

قابل قدر سامعات!

بے شک اس چیز میں شک نہیں کہ جس کے مقدر سنوار دیئے گئے ہیں وہ جب بھی محبت کرے گا تو سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ اور اس کے بے مثال محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے کرے گا......اور جو ایسے لوگوں کی خدمت میں چند گھڑیاں گزارنے کیلئے......یہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چاشنی اور حقیقت سے اپنے پاس بیٹھنے والے کو بھی متعارف کروا دیئے ہیں......اور سبق یہ پڑھاتے ہیں......کہ:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکارے چلا جا
یونہی زندگی تو سنوارے چلا جا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس ہے نام گرامی
اسے دل میں اپنے اتارے چلا جا
اثر ایسا دیکھا ہے ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں
بھنور میں جو ڈوبو کنارے چلا جا
ہو ایسی "محبت" آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تجھ میں
کہ ہر چیز اُن پہ تو وارے چلا جا

ملے گی ہر اک گام ساگر کو منزل
خدا اور نبی کے سہارے چلا جا

عزیز سامعات!

آیئے ابھی تھوڑی دیر اسی موضوع پر بات کرتے ہیں...... ابھی جو کلام میں ناچیز نے آپ سامعات کو سنانے کی سعادت حاصل کی...... اس کلام میں ایک مصرعہ لیتے ہیں اور اس حوالے سے بات کرتے ہیں...... یقیناً ابھی آپ نے سنا...... کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس ہے نام گرامی
اسے دل میں اپنے اُتارے چلا جا

سوچیئے ذرا اس مصرعے میں شعر نے کتنی محبت سے اس کلام کو دل میں بسانے کا ذکر کیا ہے اس لئے...... کہ:

انہیں صدق دل سے بلا کے تو دیکھو
ندامت سے آنسو بہا کے تو دیکھو
لئے جو جاؤ اقبالؔ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت کا ضامن ہے اسم گرامی

کیا بات ہے میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" اسم گرامی کی...... آیئے یہاں ایک حدیث پیش کی جاتی ہے...... کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اپنے نام مبارک یعنی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نام رکھنے کی ترغیب فرمائی...... اور ساتھ ہی یہ حکم فرمایا گیا ہے کہ "محمد" نام والے بندے سے عام لوگوں والا سلوک نہ کیا جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں

. آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی اولاد کا نام محمد رکھو پھر انہیں برا بھلا نہ کہو، لعن و طعن نہ کرو

از امام حاکم	المستدرک	۷۷۵۹

آیئے اب نام سرکار ﷺ کے تذکرے سننے کیلئے ...... ایک ایسی ثنا خواں کو دعوت نعت دی جا رہی ہے...... کہ قدرت نے ان کو جو آواز کا حسن اور سوز عطا فرمایا ہے...... وہ اس آواز کو استعمال بھی خوبصورت جگہ پر کرتی ہیں...... یعنی اپنی پرسوز آواز کو انہوں نے آقا ﷺ کی تعریف و توصیف کیلئے وقف فرما رکھا ہے...... اور دوسری خصوصیت کی بات یہ ہے کہ محترمہ اپنی بہترین آواز میں جب ''اسماء النبی ﷺ'' پیش فرماتی ہیں...... تو اس گھڑی محفل پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے...... تو آیئے تشریف لاتی ہیں...... میری مراد...... محترمہ و مکرمہ باجی نفیسہ صاحبہ ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر رسول ﷺ

قابل قدر عزیز سامعات:

آپ نے ابھی آقا ﷺ کی نعت شریف بھی سنی اور بعد میں محترمہ باجی نفیسہ صاحبہ سے اسماء النبی ﷺ بھی ان کی پرسوز آواز میں سماعت فرمائے...... آیئے میں اگلے ثناء خوان اور آپ کے درمیان تھوڑی دیر کیلئے حائل ہونا چاہتی ہوں...... مطلب کہ میں بھی آپ کو اسی موضوع کے حوالے سے کچھ سنانے کی کوشش کرتی ہوں......

اور ابھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی بات ہو رہی تھی......تو میں اس کی ترجمانی بھی کچھ کہنا ضروری سمجھتی ہوں......تو سماعت کیجئے ...... میں کہہ رہی ہوں......کہ:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام ہے ان کا جو ہیں محبوب وحدت کے
مقام ان کا بہت اعلیٰ وہ بانی ہیں رسالت کے
گنہگاروں کے ہیں وہی سوا ان کے نہیں کوئی
جہاں میں ہر طرف چرچے سنے ان کی زیارت کے
زباں ان سے ایماں ان سے یہ قائم ہے جہاں اُن سے
وہی مولائے عالم ہیں وہی قاسم ہیں جنت کے
کروں جلوہ میں چہرے کا کرم گر آج فرمائیں
میں مانگوں اور کیا شاکر سوا ان کی زیارت کے

آیئے پھر ذوق کی معراج کیلئے ......سکون قلب کا اہتمام کرتے ہیں......
اور پھر چند گھڑیاں سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک کے نام کرتے ہیں......تو ایسے پاکیزہ ماحول میں......عقیدت کی چاشنی لیکر......محبت کی حلاوت لیکر......تشریف لاتی ہیں...... ہماری محفل کی روح رواں شخصیت...... محفل کی جاں شخصیت......
میری مراد......قابل صد احترام باجی روبینہ صاحبہ ہیں:
ایک وجد آفریں نعرہ لگائیں......اور اس کے بعد باجی صاحبہ تشریف لائیں اور نعت سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم سنائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر رسول ﷺ

اس محبتوں سے سجے ہوئے...... پاکیزہ ماحول میں...... دلنشیں ماحول میں نعت نبی ﷺ سنانے کیلئے تشریف لاتی ہیں...... محترمہ، مکرمہ، باجی روبینہ صاحبہ

عزیز سامعات!

ابھی آپ نے باجی روبینہ صاحبہ کی بااثر اور بارعب آواز میں نعت نبی ﷺ سننے کی سعادت حاصل فرمائی...... باجی روبینہ صاحبہ نے اپنے وقت کے دورانیے میں جہاں نعت نبی ﷺ سنائی...... وہاں انہوں نے ''اولیاء اللہ'' کی شان میں ایک منقبت کی صورت میں نذرانۂ عقیدت بھی پیش فرمایا...... اور درود کی شان میں کلام بھی پیش کیا...... ہمارا ایمان ہے کہ درود مصطفی ﷺ ایک بہت بڑی عبادت ہے...... ایک ایسی عبادت کہ جو ہر حال بارگاہ قدوسیت میں قبول ہی قبول ہے...... یہاں ایک مصرعہ علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا سماعت فرمائیے...... میں کہہ رہی ہوں...... کہ۔

حضور کہتے ہیں معلوم ہے ہمیں سب کچھ
کہاں غلام ہمارے درود پڑھتے ہیں
نجات ملتی ہے صائم وہی پہ ہر غم سے
جہاں بھی درد کے مارے دردو پڑھتے ہیں

قرآن و حدیث کا مطالعہ کیجئے...... تو آپ کو یہ حقیقت معلوم ہو جائے گی...... کہ

جب کوئی درود مصطفیٰ ﷺ پڑھتا ہے ...... تو
اس پر اللہ کی رحمت کی برسات ہوتی ہے
جب کوئی درود مصطفیٰ ﷺ پڑھتا ہے ...... تو
وہ اللہ عزوجل کے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے
جب کوئی نعت مصطفیٰ ﷺ پڑھتا ہے ...... تو
اس پر ہر گھڑی اللہ عزوجل کا کرم ہوتا ہے
جب کوئی سلام مصطفیٰ ﷺ پڑھتا ہے ...... تو
اللہ عزوجل کا فضل ہر وقت اس کا متلاشی رہتا ہے
جب کوئی درود مصطفیٰ ﷺ پڑھتا ہے ...... تو
وہ خوش نصیب اور مقدر کا سکندر ہوتا ہے
جب کوئی مدحت مصطفیٰ ﷺ پڑھتا ہے ...... تو
اس کو دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے
جب کوئی ثنائے مصطفیٰ ﷺ پڑھتا ہے ...... تو
اس کا چہرہ چاند کی طرح چمکتا دکھائی دیتا ہے
جب کوئی توصیف مصطفیٰ ﷺ پڑھتا ہے ...... تو
اس کے گناہ کم اور درجات بلند ہوتے ہیں

درود پڑھنے والا جب بھی آقا ﷺ کی ذات مبارکہ پر ہدیۂ درود وسلام پیش کرتا ہے تو اس گھڑی اس کے ایمان کو تازگی ملتی ہے...... گفتگو کو شگفتگی ملتی ہے...... طبیعت کو

شائستگی ملتی ہے......اور قلب وروح کو بالیدگی ملتی ہے سوچوں اور تصورات کو پاکیزگی ملتی ہے......اور یہاں میں ایک فقیر کا قول بھی پیش کرنا چاہتی ہوں

حضرت امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جتنی بار آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لیا جائے......یا سنا جائے تو درود وسلام پڑھنا ہر مومن پر واجب ہو جاتا ہے آخر میری بہنو! سوچو تو سہی کہ محافل میں کتنی مرتبہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لیا جاتا ہے......اور آپ کس حد تک اس فرمان پر عمل کرتی ہیں؟

دیکھیے میری بہنو! انسان عبادت خداوند کریم کی کرتا ہے......لیکن اس کے ذہن میں ایک خیال مسلسل آتا رہتا ہے......کہ میں روزہ تو رکھ رہا ہوں......اور روزے کے ساتھ وابستہ تمام کام بھی سرانجام دے رہا ہوں یعنی نگاہ کی حفاظت...... ہاتھوں کی حفاظت...... زبان کی حفاظت...... اور یہ سارے لوازمات پورے کرنے کے بعد روزہ دار سوچتا ہے کہ کیا معلوم کہ میرا روزہ اللہ کریم کی بارگاہ میں قبول بھی ہوا......یا کہ نہیں اسی طرح ایک اہم عبادت نماز ہے......نماز پڑھنے والا بھی جب نماز پڑھتا ہے تو اس کے ذہن میں بھی یہ خیال آتا ہے کہ میں نماز تو پڑھ رہا ہوں...... پاکیزگی بھی اختیار کی ہے......یعنی باوضو ہو کر یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور ''سجود وقیام'' میں مصروف ہوں......لیکن خدا جانے کہ میری نماز قبول بھی ہوئی یا نہیں:

اسی طرح حج ایک فرض عبادت ہے......حج کرنے والا اپنے حلال مال کو خرچ کر کے اللہ کے گھر کی حاضری کا اہتمام کرتا ہے......سفر کی تکالیف برداشت

کرتا ہے...... طواف کعبہ کرتا ہے...... صفا و مروہ پر سعی کرتا ہے...... حجر اسود کو بوسے بھی دیتا ہے...... میدان عرفات میں حاضری بھی دیتا ہے...... خطبہ حج بھی سنتا ہے...... لیکن پھر وہی سوچ اس کے دل و دماغ پر بھی چھائی رہتی ہے...... کہ کیا معلوم میرا حج کرنا قبول بھی ہوا ہے...... کہ نہیں

اسی طرح انسان دوسری عبادات کے دوران بھی اکثر ایسی ہی سوچ سے دوچار رہتا ہے...... لیکن میری عزیز و...... درود مصطفیٰ ﷺ کی جزا سب سے جدا ہے...... کہ ادھر درود پڑھنے والے کی زبان سے درود مصطفیٰ ﷺ کے الفاظ ادا ہوتے ہیں...... تو فوراً ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کو شرف قبولیت عطا فرما دیا جاتا ہے...... نہ صرف اس درود پاک کو قبول کر لیا جاتا ہے بلکہ درود خواں کو اس اجر عظیم سے نوازا جاتا ہے کہ اس کی دس خطائیں معاف ہوتی ہیں...... اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں...... اور اس پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں...... کیا کہنے میرے آقا ﷺ کی ذات مبارکہ پر درود و سلام پیش کرنے کے ...... دیکھئے کہ درود پاک ایک مرتبہ پڑھا گیا اور اس کے بدلے میں ۳۰ تیس عطائیں ہوئیں...... سبحان اللہ!

عزیز سامعات!

آیئے اب اس محفل میں ہدیہ نعت پیش فرمانے کی سعادت حاصل کرنے والی اگلی ثنا خوان کو دعوت نعت دیتی ہوں...... تشریف لاتی ہیں...... ثناء خوانوں میں سے ایک استاذ نعت خواں...... اور رموز نعت اور اسرار نعت سے واقف نعت

خواں میری مراد باجی سلمی رفیق صاحبہ ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل تاجدار مدینہ ﷺ

بارونق اور باوقار محفل پاک کے ماحول میں اضافہ فرمانے کیلئے...... اپنی چاشنی بھری آواز میں نعت نبی ﷺ سنانے کیلئے...... تشریف لاتی ہیں

محترمہ ومکرمہ، باجی سلمیٰ رفیق صاحبہ

عزیز سامعات!

میں اکثر سوچا کرتی ہوں...... کہ جب کوئی نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے والا نعت شریف پڑھتا ہے تو دنیا میں اس کو کس قدر عزت وقار حاصل ہوتا ہے...... کہ لوگ اس کیلئے سرراہ پلکیں بچھانے کو تیار ہوتے ہیں...... عزت سے اور القابات سے پکارتے ہیں...... اور کچھ تو آقا ﷺ کی توصیف وثناء کرنے والوں سے ایسے محبت کا والہانہ اظہار کرتے ہیں کہ ان کے ہاتھ چومتے ہیں...... ان کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھتے ہیں...... تو مجھے کسی نیک شخصیت نے بتایا کہ یہ ثناخوان کا کمال نہیں کہ اس کی اتنی عزت افزائی ہو رہی ہے...... بلکہ یہ مصطفیٰ ﷺ کی نعت کا کمال ہے ...... اور جب بھی کوئی نعت پڑھنے والا...... حبیب پروردگار، مقصود گردش لیل ونہار...... خواجہ لولاک لما، باعث ارض وسماء...... خواجہ دوسرا، آفتاب بطحاء...... آفتاب برج نبوت، بدر سماء رسالت...... جمال چہرہ خوبی، کمال شان محبوبی، صدر بزم افلاکی، نبی مکی ومدنی...... نوشہ بزم جہاں، مالک ملک جناں...... زینت قصر دنیٰ، مہمان عرش علیٰ...... میثاق انبیاء کی زینت...... صبح

ازل کی شوکت...... راز دار کن فکاں...... ناز ابراہیم وسلماں...... حامل صدق و صفا...... نعمائے ربانی کے منبع......خاتم پیغمبراں...... سید سیداں...... آفتاب مرسلاں...... زینت گلستان...... سید صادقاں...... خواجہ کون ومکاں...... خبیر ومنجر، شہکار منور...... گوہر دریائے جلالت، یوسف مصر رسالت...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف وثناء کرتا ہے تو اس گھڑی اس پر انوار وتجلیات کی بارش ہوتی ہے...... جس سے نہ صرف اس کا ظاہر نکھر جاتا ہے بلکہ اگر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نعت شریف پیش کی جائے تو انسان کا باطن بھی سنور جاتا ہے...... نعت پڑھنے والوں کیلئے خصوصی طور پر میں یہاں آپ کی اجازت سے ایک کلام پیش کرنا چاہتی ہوں...... کیونکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ اس وقت اسٹیج پر نعت پڑھنے والوں کی کثیر تعداد موجود ہے اور ایسے موقعوں کو غنیمت جاننا چاہئے...... تو میں کہہ رہی ہوں...... کہ

آنکھیں ہوں اشکبار تو لب پہ ثناء رہے
خواجہ ُ کائنات سے یوں رابطہ رہے
بجھتا ہے زندگی کا چراغ تو بجھے
لیکن یہ عشق رسول کا روشن دیا رہے
آنکھوں کو ان کی یاد میں رونا سکھایئے
ان محفلوں کے ساتھ ساتھ گھر بھی سجا رہے
صورت بھی بے مثال ہے، سیرت بھی بے مثال
اک بار دیکھ لے جو تجھے وہ دیکھتا رہے

ہوتے ہیں سارے بند اور تو میری بلا سے
میرے لئے دروازۂ رسول ﷺ بس ناصرؔ کھلا رہے

عزیز سامعات!

آیئے اب محفل کا رخ تھوڑا سا بدلتے ہوئے..... نثر کی صورت میں توصیف مصطفی ﷺ سننے کیلئے..... باجی صاحبہ کو دعوت دیتے ہیں..... آج کی محفل میں وہ شخصیت جو خطاب فرمانے والی ہیں..... ان کے انداز بیاں میں اتنی لطافت ہے کہ سننے والے دل سے الفاظ سنتے ہیں..... تو دوسری طرف وہ محبت بھرے علم کے موتی سننے والوں کے دل و دماغ میں اتر جاتے ہیں ان کا انداز بیان اسقدر نفیس ہے کہ سننے والے اپنے ہوں یا بیگانے سب داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے..... اب وہ ہستی خطاب فرمانے کیلئے تشریف لاتی ہیں..... کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے علم کی بہت ساری خوبیوں سے نواز رکھا ہے..... یعنی ان کا انداز بیان انتہائی شائستہ ہے..... اور مستند ہے کہ جس میں علم کی فراوانی اور دلائل کی روانی کا حسن واضح نظر آتا ہے..... میری مراد، معلّمہ، مبلغہ، خطیبہ، محترمہ و مکرمہ باجی زیبا صاحبہ ہیں

آپ ان کا استقبال ایک محبتوں کا ترجمان نعرہ لگا کر کیجئے..... تا کہ ان کو بھی آپ معیار سماعت کا علم ہو جائے

نعرہ تکبیر..... نعرہ رسالت..... محفل ذکر حبیب کبریاء؟

عزیز سامعات!

ابھی محترمہ مبلغہ باجی زیبا صاحبہ کے بے مثال خطاب کے دوران میں نے

آپ کا بے مثال ذوق بھی دیکھا...... کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کے خوبصورت الفاظ سن کر آپ میری بہنیں...... سبحان اللہ...... ماشاء اللہ...... کی دلنواز صدائیں بلند کر رہی تھیں...... اور سارا ماحول یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداؤں سے مہک رہا تھا......

میری عزیز سامعات!

یہ تو ایسی حقیقت ہے کہ جس سے سب کو اتفاق کرنا پڑتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے سامنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے تو خوش بخت غلام ...... اور دیوانے ...... اور عاشق جھوم جھوم جاتے ہیں...... کیونکہ یہ تو حقیقت ہے کہ جب محبّ کے سامنے محبوب کا ذکر کیا جائے...... یا پھر پروانے کے سامنے شمع کا ذکر کیا جائے...... تو اس وقت یہ منظر دیکھنے میں آتا ہے...... کہ محبوب پر جاں نثار کرنے والے محبّ...... مطلوب کی خاک راہ چومنے والا طالب...... اور شمع کی تابانیوں کے سامنے جان کا نذرانہ پیش کرنے والا پروانہ...... دیوانہ وار جھوم جھوم کر محبوب کے نام پر واری واری جاتا ہے...... اسی لئے تو یہ منظر محافل میں دیکھنے کو ملتا ہے...... کہ ادھر اوصاف آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ شروع ہوتا ہے...... تو دوسری طرف غلاموں کے جذبات دیکھنے کے لائق ہوتے ہیں...... پھر ماحول یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداؤں سے مہک جاتا ہے۔

آیئے یہاں میں آپ کے ذوق کی ترجمانی کرتے ہوئے ...... ایک بہترین عکاسی کرنے والا کلام پیش کرتی ہوں...... کہ:

سر بزم جھومتا ہے سر عام جھومتا ہے
تیری نعت سن کے تیرا غلام جھومتا ہے
تیرے نام نے ہزاروں کے نصیب جگمگائے
تیرا نام جس میں آئے وہ کلام جھومتا ہے
تیری ذات پر ہمیشہ جو دیوانے بھیجتے ہیں
تیرے آستاں۔ پہ جا کر وہ سلام جھومتا ہے
میں جس نماز میں بھی تیرا کر لیا تصور
وہ مرا رکوع و سجدہ وہ قیام جھومتا ہے
تیرے نام نے عطا کی میرے نام کو بھی عظمت
تیرا نام ساتھ ہو تو میرا نام جھومتا ہے
تیرے میکدے میں آیا تو کھلا یہ راز ناصر
تیرے ہاتھ سے ملے جو وہ جام جھومتا ہے

عزیز سامعات!

یہی تو وجہ ہے کہ عشاق آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی محفل میں سکون پاتے ہیں...... قرار پاتے ہیں...... اور اسلیئے تو غلاموں کا جب دل چاہتا ہے...... راحت جاں کا جام محبت پینے کو...... تو وہ فوراً آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محفل سجا لیتے ہیں...... کیونکہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی محفل میں آنے والے تمام غلاموں کو روحانیت کی دولت نصیب ہوتی ہے...... اس لئے تو ہم کہتے ہیں...... کہ

رحمت ہی رحمت ہے ...... میلاد حضور ﷺ کا

راحت ہی راحت ہے ...... میلاد آقا ﷺ کا

سکون ہی سکون ہے ...... میلاد حضور ﷺ کا

قرار ہی قرار ہے ...... میلاد آقا ﷺ کا

سُرور ہی سُرور ہے ...... میلاد حضور ﷺ کا

کرم ہی کرم ہے ...... میلاد آقا ﷺ کا

عظمت ہی عظمت ہے ...... میلاد آقا ﷺ کا

برکت ہی برکت ہے ...... میلاد حضور ﷺ کا

عزت ہی عزت ہے ...... میلاد آقا ﷺ کا

نعمت ہی نعمت ہے ...... میلاد آقا ﷺ کا

محبت ہی محبت ہے ...... میلاد حضور ﷺ کا

حلاوت ہی حلاوت ہے ...... میلاد آقا ﷺ کا

عنایت ہی عنایت ہے ...... میلاد حضور ﷺ کا

فضیلت ہی فضیلت ہے ...... میلاد آقا ﷺ کا

اور تاجدار مدینہ، سرور قلب وسینہ...... شہریار ارم، تاجدار حرم...... فخر آدم و بنی آدم، سید الکونین، صاحب قاب وقوسین...... سید المشرقین والمغربین، جدالحسن والحسین...... امام القبلتین...... وسیلتنا فی الدارین...... آقا ﷺ کے میلاد کی محفل پاک میں بیٹھ کر نعت نبی ﷺ پڑھنے والے...... نعت سننے والے

......محبت کی اس انتہا پر پہنچتے ہیں کہ دور دراز کا سفر کر کے بھی محافل نعت میں شرکت کو یقینی بناتے ہیں......اور اگر ان سے محافل کی برکات اور عنایات کے متعلق سوال کیا جائے تو وہ کہتے ہیں......کہ:

اُن کی نعت کا کبھی دل سے حوالہ نہ گیا
ہو گئی رات مگر اس کا اُجالا نہ گیا
میں نے اک بار کہا جھولی میری خالی ہے
تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اتنا دیا مجھ سے سنبھالا نہ گیا

جی ہاں یہ تو حال ہے محفل میں شریک ہونے والوں......اور شریک ہو کر نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سن کر......جھومنے والوں......اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائیں بلند کرنے والوں کا......لیکن دوسری بھی بات ہونی چاہیے......یعنی ان خوش نصیبوں کی بات جو اپنی زندگیوں کو اور اپنی آوازوں کو سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کیلئے وقف کیے ہوئے ہیں......میری مراد......نعت خوان ہیں......ثناء خوان ہیں......نعت لکھنے والے......اور پڑھنے والے ہیں......آیئے ان کی بات بھی کرتے ہیں......کہ ان کا ذہن عقیدت کی معراج کی کتنی بلندی تک پہنچا ہے......تو بھی ایک محبت بھری آس لئے بیٹھے ہیں......کہ:

جب اشک کے دریا میں الفاظ رواں ہوں گے
پہنچیں گے وہیں ہم بھی سرکار جہاں ہوں گے
محشر ہے اگر محشر لیکن ہمیں ڈر کس کا

ہم جن کے ثنا خوان ہیں وہ بھی تو وہاں ہوں گے

عزیز از جاں بہنو!

آج کی ہماری محفل کی آخری ثنا خوان...... جن کو اب بلا تاخیر وقت دیا جائے گا...... انتہائی قابل عزت ثناء خوان...... ایسی نفیس ثناء خوان کہ جو نہ صرف خود نعت پڑھتی ہیں...... بلکہ ہماری بے شمار بہنوں اور بیٹیوں کو بھی نعت سیکھنے میں معاونت دیتی ہیں...... میری مراد، نفیس ثناء خوان...... پیکر سوز و گداز ثنا خوان...... محترمہ حاجن نجمہ قادریہ صاحبہ ہیں

جتنی بڑی ثناء خوان نعت سنانے کیلئے تشریف لا رہی ہیں...... اتنی ہی محبت سے ذوق کا اظہار کرتے ہوئے...... ایک محبت بھرا نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر رسول ﷺ

میں گزارش کرتی ہوں...... محترمہ و مکرمہ باجی حاجن نجمہ صاحبہ سے کہ وہ اسٹیج پر تشریف لائیں...... اور اپنے منفرد انداز میں اور منفرد خوش الحانی سے مزین آواز میں نعت سنائیں تشریف لاتی ہیں...... محترمہ و مکرمہ حاجن نجمہ صاحبہ

آج کی محفل کا اصلاحی سبق:

اکثر اسلامی بہنوں سے بات جب حقوق العباد کے حوالے سے ہوتی یا پھر حقوق اللہ کے بارے میں ہوتی ہے تو کہتی ہیں...... کہ ہمیں وہ کام بتایئے جس سے ہم جنت کی حقدار بن جائیں...... تو عزیز سامعات، سوال تو اچھا ہے اور خواہش بھی اچھی ہے...... لیکن اس بات کا خیال بھی رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اور آقا

صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کی بھلائی کے تمام اصول اور احکامات بیان فرما دیئے ہیں......
اور آج خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور حقوق العباد کا پورا پورا خیال رکھنے سے ہی اگر اللہ تعالیٰ ان کو شرف قبولیت عطا فرمائے...... تو جنت کی نعمتیں حاصل ہوسکتی ہیں...... لیکن دیکھا یہ جاتا ہے کہ فرائض کی ادائیگی میں اور حقوق العباد کی ادائیگی میں غفلت برتنے والی خواتین بھی جنت کی خاصی خواہش رکھتی ہیں

میری عزیز سامعات!

اگر جنت میں جانے والے اعمال کیئے جائیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے کرم و فضل سے جنت عطا فرمائے گا ورنہ یاد رکھئے...... کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے...... میں نے جہنم میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی ہے تو آیئے...... نماز کی پابندی کرو...... روزے باقاعدگی سے رکھو...... اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو...... جھوٹ سے نفرت کرو...... غیبت کرنے سے محفوظ رہو...... چغل خوری سے دور رہو...... سود کے مال سے اجتناب کرو...... پردے کا اہتمام کرو...... قرآن کے احکامات کے مطابق زندگی گزارو...... اپنی زندگی میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کر کے نکھار پیدا کرو...... بدنظری سے محفوظ رہو...... الزام تراشی سے بچ کر رہو...... نگاہ اور عصمت کی حفاظت کرو...... والدین کا احترام کرو...... اولاد کی صحیح ذمہ داری سے مذہبی نظریات پر تربیت کرو...... شوہر کی تابعداری کرو...... بیمار کی عیادت کرو...... اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے صدقہ ادا کرو...... فحاشی اور بے حیائی کے ہتھکنڈوں سے دور رہو...... اور دوسرے بھی جن کاموں سے اللہ اور اس کے

پیارے حبیب ﷺ نے دور رہنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے...... ایسے تمام کاموں سے دور رہو...... اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی خوشنودی والے کام کرو...... تو پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کو جنت کی نعمت عطا کر دے۔

اکیلا صرف آپ نے جنت کا لفظ ہی سنا ہوا ہے...... آیئے میں ایک حدیث پاک پیش کرتی ہوں کہ جنت کن عظمتوں کی حامل ہے...... آقا ﷺ نے فرمایا:

فِيهَا مَالَا عَيْنٌ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ خَطَرَ.

جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، نہ کسی کان نے ان کی تعریف سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا

میری عزیز سامعات!

صرف جنت کا نام سن کر جھومنے کی ضرورت ہی نہیں بلکہ اس کے حصول کیلئے تو نیک اعمال کی ضرورت ہے...... تو پھر آج سے ہی اس محفل میں یہ عہد کر کے گھر کو جائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی والے کام کیا کریں گی...... اور وہ کام ہرگز نہیں کریں گی کہ جن میں اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی ناراضگی کا کوئی پہلو ہو...... انشاء اللہ!

حسن سرکار ﷺ پر ایک حدیث:

عزیز سامعات! آیئے آخر میں ایک مرتبہ پھر آپ کے ذوق کو روحانی تازگی دینے کیلئے آقا ﷺ کے حسن و جمال پر ایک حدیث ہمیشہ کی طرح پیش کرتے ہیں

حضرت سیدنا جحیفہ سوائی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے...... فرماتے ہیں...... کہ:

رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَرَأَیْتُ بَیَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِہِ الْعَنْفَقَةَ

(فرماتے ہیں) میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کے نچلے ہونٹ مبارک کے نیچے کچھ بال سفید تھے

صحیح بخاری	کتاب المناقب	حدیث نمبر ۳۵۴۵

عزیز سامعات!

دیدار حبیب ﷺ کی حلاوتیں ان خوش قسمت نفوس قدسیہ نے کس قدر حاصل کی ہیں...... کہ آقا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر رہتے اور نظریں چہرہ حبیب ﷺ پر لگی رہتی تھیں...... اور ان کے کان...... صاحب قرآن آقا ﷺ کی باتیں سنتے رہتے تھے...... اور اگر وہ کسی دوسرے کی زبان سے سننا پسند کرتے تو صرف اور صرف تاجدار کائنات ﷺ کی تعریف کے پہلو ہی سننا پسند فرماتے ہیں...... زبان حال سے ترجمانی یوں کرتے ہیں...... یہاں میں مفسر قرآن...... علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک دلنشیں کلام پیش کرتی ہوں...... میں کہہ رہی ہوں...... کہ:

چہرہ شمس الضحیٰ کی بات کرو
آپ کی زلف سجیٰ کی بات کرو
گر علاج درد و غم ہوتا نہیں
شہر خوباں کی ہوا کی بات کرو
پھیل جائے گی جہاں میں روشنی
روضہ بدر الدجیٰ کی بات کرو

دل اگر بے چین ہے تیرا ابھی
پھر خدا کے دلبربا کی بات کرو

آیئے مقطعہ سماعت فرمایئے...... اور سبحان اللہ کی دلنواز صدا بلند فرمائیں...... کہ:

بات گر بنتی نہیں صائم تیری
پھر محمد مصطفیٰ ﷺ کی بات کرو

قابل قدر سامعات!

آخر میں...... دعائے دل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری آج کی محفل پاک کو اپنی لازوال بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے ...... اور قیامت کے دن ہمیں راحت عطا فرمائے...... (آمین)

نقابت نمبر 10

أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ابتدائی گفتگو:

آج جبکہ انسان ایک جدید اور ترقی پسند اور ترقی یافتہ دور سے گزر رہا ہے ......اور آئے دن ایک نئی سے نئی ایجاد سامنے آرہی ہے......لیکن ایسے میں ایک کام کی اشد ضرورت ہے......یعنی دین متین کے احکامات سے لگاؤ پیدا کرنے والے کاموں کا اہتمام کرنا......یعنی آج جس دور میں انسان کو مصروف رکھنے کے بے شمار کام سامنے آرہے ہیں...... ایسے میں سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت مطہرہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ سے قلبی تعلق مضبوط بنائے رکھنا اشد ضروری ہے......خوشی ہوتی ہے اس حوالے سے کام کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو دیکھ کر جو اپنے دوسرے مسلمان بہن بھائیوں کیلئے دین سیکھنے کے مواقع

فراہم کرنے میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں...... آج ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ محافل کا اہتمام کیا جائے ...... اور ان محافل یا اجتماعات میں خطاب و بیان کیلئے ...... اچھے سے اچھے علم والے لوگوں کو دعوت دی جائے تا کہ دین کے وہ احکامات جو ہماری نظر سے ہماری کم علمی کی وجہ سے اوجھل ہیں...... ان کی حقانیت کو وہ معلم یا معلمہ، مبلغ یا مبلغہ، کھول کھول کر ہمارے سامنے بیان فرمائیں...... اور ہم قرآن وحدیث کی برکت کا نور لیکر اپنے اطوار حیات کو سنوار سکیں

تمہیدی گزارشات:

عزیز سامعات! میں سخت اختلاف کرتی ہوں اپنی ان بہنوں کے ساتھ کہ جو محافل کا اہتمام تو کرتی ہیں...... لیکن اپنی محافل میں سارا وقت نعت شریف سننے اور سنانے پر ہی خرچ کر دیتی ہیں...... حالانکہ ان کیلئے سب سے اچھا طریقہ یہ تھا کہ وہ محفل کے شروع میں سب سے زیادہ زور عقیدۂ توحید کی پختگی پر دیتیں تا کہ جہاں یہ نعت رسول مقبول ﷺ سننے کا اہتمام کرتی ہیں وہاں ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بھی زیادہ سے زیادہ پیدا ہونے کے اسباب مہیا ہوتے ...... تو میں عرض کر رہی ہوں کہ ایک مسلمان کا عقیدہ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام صفات کے اعتبار سے اور افعال کے لحاظ سے یکتا اور بے مثال ہے...... اور پوری کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی بارگاہ میں مخلوق کا درجہ رکھتا ہے...... اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تمام نقائص اور عیوب سے پاک و منزہ ہے...... وہ ہمیشہ سے پروردگار ہے اور جب سب کچھ فنا ہو جائے گا تو صرف اسی ذات مبارکہ کو بقا ہے...... عبادت

کے لائق صرف اس کی ذات پاک ہے اور دوسری کوئی ذات نہ عبادت کے لائق پہلے تھی اور نہ ہی آئندہ کسی کیلئے ایسا کوئی تصور ہی کیا جا سکتا ہے...... اور وہ اپنی "بے مثل ذات" اور "بے عیب صفات" اور پاکیزہ افعال میں وحدہ لاشریک ہے...... مخلوق پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی بارگاہ میں اپنی عاجزی پیش کرے اور اس کی بزرگی کا یوں اعتراف کرے:

حمد کے لائق ہے یا رب تیری ذات
تو ہے خالق اور رب کائنات
سب کا مالک اور رحمٰن و رحیم
کتنی پیاری ہیں تیری سب صفات
ہم چلیں راہ "صراط مستقیم"
ہے دعا میری یہ دن بھر ساری رات
جن پہ ہے انعام تیرا اے خدا
راہ پر ان کی چلیں ہم تا حیات

عزیز سامعات!

اس بات کی سچائی سے تو یقیناً آپ سب واقف ہیں کہ بلا شک وشبہ...... تمام جہانوں کو بنانے والا اور ان میں آباد تمام طرح کی مخلوقات کا رب وہی وحدہ لاشریک ہے...... اور ہر دور میں وہ عزت وعظمت وجلال...... بزرگی اور بلندی والا ہے...... وہ تمام صفات وکمالات سے لامحدود پاکیزگی کیساتھ متصف ہے

...... وہی قادر مطلق ہے...... نہ کوئی اس کے مشابہ ہے...... اور اللہ عزوجل کی کبریائی و یکتائی...... احدیت و صمدیت پر ایمان رکھنا ہی توحید ہے...... میں یہاں اس حوالے سے چند مصرعے اپنے ذوق سے کہنا چاہتی ہوں...... میں کہہ رہی ہوں...... کہ:

ابر رحمت ہے جسے خوف خدا کہتے ہیں
اوج قسمت ہے جسے حمد و ثنا کہتے ہیں
آج بھی گونجتا ہے دہر میں اعلان الست
آج بھی اہل نظر حرف بلی کہتے ہیں

تلاوت کلام لاریب:

قرآن اللہ عزوجل کی وہ لاریب کتاب ہے کہ جو کسی خاص قبیلے کیلئے...... اور نہ ہی کسی خاص خاندان کی تربیت سے محسن کی سند پائی ہے...... نہیں نہیں! قرآن واحد ایسی کتاب ہے کہ جب سے اس کا نزول اس دنیا میں ہوا اس دن سے لیکر قیامت کے دن تک سب سے آخری انسان کیلئے بھی قرآن کریم ہدایت کا مرکز اور منبع ہے...... اور وہ علیحدہ بات ہے کہ اس کا روحانی نور حاصل کرنے کیلئے...... ایمان کے نور سے قلب وجاں کا منور ہونا بھی بے حد ضروری ہے...... قرآن اللہ تعالیٰ کی ایسی بے عیب اور لاریب کتاب مقدسہ ہے کہ جس میں ہماری تمام تر پریشانیوں کے حل موجود ہیں...... اور تمام تر بیماریوں کیلئے شفاء کا نسخہ بھی یہ خود ہی ہے...... اور واحد ایسی پاکیزہ کتاب کہ جو ہمارے لئے زندگی

کے تمام معاملات میں رہبر و رہنما کی حیثیت رکھتی ہے...... کیونکہ اسلام خدا کا مرتب کردہ دین پاکیزہ ہے جس میں ہمارے لئے پورا نظام حیات موجود ہے...... یہ چند عبادات کا نام نہیں...... بلکہ زندگی کے تمام ترشعبوں میں قرآن ہمارے لئے مکمل ترین......اور صحیح ترین رہنمائی کا ضامن ہے......اور وہی ہمارا دین جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اس کا مکمل اور کامل دستور اور منشور بھی قرآن مجید ہی ہے...... پوری دنیا میں اس وقت اتنی پاکیزہ صفات اور کمالات کی حامل کتاب صرف قرآن مجید ہی ہے......جس نے اپنا تعارف ایسے روشن الفاظ میں کروایا کہ کوئی قیامت تک بھلا نہ پائے ...... اور اپنے اوپر ہونے والے اعتراضات کے ایسے بے مثال جواب عنایت فرمائے کہ کوئی انگشت اعتراض بلند کرنے کی جرأت نہ کر پائے۔

قرآن مجید نے ...... خود کو لاریب بتایا ہے
قرآن مجید نے ...... بندگی کا سلیقہ سکھایا ہے
قرآن حکیم نے ...... مقام بندگی بتایا ہے
قرآن حکیم نے ...... بندوں کو خالق سے ملوایا ہے
قرآن پاک نے ...... سابقہ شریعتوں کو منسوخ فرمایا ہے
قرآن پاک نے ...... منافقوں کو انجام تک پہنچایا ہے
قرآن حکیم نے ...... مومنوں کو کامیابی کا مژدہ سنایا ہے
قرآن حکیم نے ...... بندوں کو قدرت سے متعارف کروایا ہے

عزیز سامعات!

آیئے آج کی پاکیزہ اور روحانیت کے حسن سے مزین محفل پاک کے لمحات کو مزید قابل قدر بنانے کیلئے ...... اس ماحول کی حلاوتوں میں قابل دید اضافہ کرنے کیلئے ...... قرآن مجید، فرقان حمید کی تلاوت مقدسہ کا فیض حاصل کرتے ہیں ...... تو آیئے میں گزارش کرتی ہوں ...... انتہائی قابل قاریہ قرآن ...... انتہائی مقبول قاریہ قرآن ...... یعنی حافظہ اور قاریہ باجی صاحبہ سے کہ وہ تشریف لائیں اور تلاوت فرمائیں ...... لیکن ان کی آمد سے پہلے میں کچھ اس طرح سے کہنا چاہوں گی ...... کہ ابھی وہ قاریہ تلاوت قرآن فرمانے کیلئے تشریف لائیں گی ...... کہ جو اکثر حسن قرأت کے مقابلوں میں اول انعام کی دولت پاتی ہیں

میری مراد ...... قابل قدر، مایہ ناز قاریہ قرآن، حافظۂ قرآن محترمہ ومکرمہ باجی تبسم صاحبہ ہیں

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل نعت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے وجد آفریں نعروں کی گونج میں تلاوت قرآن مجید فرمانے کیلئے تشریف لاتی ہیں ...... قاریہ خوش الحان، حافظہ قرآن باجی تبسم صاحبہ

مدحت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم:

باعث تخلیق ارض وسماء خواجۂ دوسرآء ...... مکین حرا ومکہ، والیٔ مدینہ منورہ ...... رسول عربی، رسول ہاشمی ...... قاسم الخیرات، قاسم شفاعت ...... فصیح اللسان، فصیح

البیان...... آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی توصیف وثناء کا جب سلسلہ شروع کیا جاتا ہے ...... اور جب نعت کا زبان پر لفظ آتا ہے تو یہ پاکیزہ لفظ زبان پر آتے ہی ایک عاشق رسول کے دل ودماغ ایک بہت بڑے مفہوم پر متفق ہو جاتے ہیں...... جب بات ذکر وثنائے حبیب کبریا ﷺ کی ہوتی ہے تو اس عظیم کام کو آپ خود تک محدود نہیں کر سکتے کیونکہ آپ سے پہلے قرآن مجید یہ انداز محبت اپنا چکا ہے...... اور قرآن سے پہلے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی خبر بے مثال سے اللہ تعالیٰ اس حق کو ادا فرما چکا ہے...... انسان تو بے چارہ صرف اپنی کم مائیگی اور بے کسی کا اعتراف کرتے ہوئے...... اس بلند تر بارگاہ میں تعریف وتوصیف کے حوالے سے چند مصرعے لکھ کر یا بر سر منبر ثنائے حبیب کبریا ﷺ کے کچھ مصرعے کہہ کر اس کریم ذات مبارکہ سید الکونین، صاحب قاب وقوسین کی مدح سرائی کر کے اپنا نام حبیب ﷺ کے چاہنے والوں میں شامل کروانے کی کوشش میں ہے...... ابھی تو آپ سرکار ﷺ کی ذات مبارکہ کے بے شمار ایسے پہلو ہیں جن سے انسان صحیح طریقے سے واقف بھی نہیں ہو پایا...... اور اگر کما حقہ اس ذات مبارکہ کے اوصاف کو پہچان ہی نہیں سکتا تو پھر توصیف وثناء ادا کرنے کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟

اس بارگاہ میں تو اسلاف نے یوں عاجزانہ انداز میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا...... کہ:

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیران ہوں میرے شاہا میں کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا

خالق کا بندہ خلق کا مولا کہوں تجھے

عزیز سامعات!

اب وقت ہوا چاہتا ہے محفل پاک کے ذوق کو دوبالا کرنے کا تو ایسے دلکش ماحول میں ...... ایک ایسی مقبول اور معروف ثناء خوان کو دعوت نعت دینا چاہتی ہوں ...... کہ قدرت نے ان کو اتنی صلاحیتوں سے نوازا ہے کہ وہ ''قصیدہ بردہ شریف'' جب پڑھتی ہیں تو ماحول ثنائے حبیب کبریا ﷺ کی برکت اور نعت کی خوشبو سے مہک جاتا ہے...... میری مراد خوش الحان ثناء خوان محترمہ ذکیہ صاحبہ ہیں...... آیئے اپنے مہمان کا نعرے سے استقبال کرتے ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر تاجدار مدینہ ﷺ

تو تشریف لاتی ہیں...... محترمہ و مکرمہ باجی ذکیہ صاحبہ

عزیز سامعات!

ماشاء اللہ ابھی آپ محترمہ باجی ذکیہ صاحبہ سے نعت رسول مقبول ﷺ سن رہے تھے...... اور نعت کے بعد انہوں نے ایک منقبت بھی پیش کی، جس میں اللہ عزوجل کے ولیوں کا ذکر خیر بھی تھا...... الحمد اللہ ہم سنیوں کی یہ پہچان ہے کہ ہم آقا ﷺ کا ذکر دل و جان سے کرتے ہیں اور جب بات آئے اولیاء اللہ کی تو پھر بھی ہم اولیاء اللہ کے اوصاف و کرامات دل کھول کر بیان کرتے ہیں...... آیئے یہاں میں صوفی عبدالرحیم دیوانہ نظامی صاحب کے لکھے ہوئے چند پنجابی مصرعے بیان کرتی ہوں...... یقیناً محفل میں ایک ذوق کی فضا پیدا ہوگی...... تو میں کہہ رہی ہوں...... کہ:

یارو آؤ ویکھو بھئی کمال ہو گئی میرے ہتھ آئے باکمال دے ہتھ
اوہ تاں مٹی نوں وی کر دین سونا سوہنے سخی سید بیمثال دے ہتھ
کوئی وی آئے در تے کدی ٹال دے نئیں اوہ تاں لکھاں مصیبتاں ٹالدے ہتھ
فیر اوہنوں دیوانیہ خوف کیہ اے جہدی لاج ہووے لجپال دے ہتھ

یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ شان ہے...... ہم اس پر یقین رکھنے والے ہیں...... لیکن آج یہ بھی دیکھا جاتا ہے...... کہ کچھ دکانداروں نے بھی خودکو ولی کہنا شروع کردیا ہے...... لیکن اصل کیا ہوتی ہے...... کہ نہ قرآن کی خبر...... اور نہ حدیث سے واسطہ...... نماز اور روزے کے تارک...... احکامات شریعت کے باغی...... اور بنے بیٹھے ہیں، ولی، مرشد، پیر...... توبہ، توبہ اللہ محفوظ رکھے ایسے غیر قانونی پیروں سے...... کہ جو خود دین سے دور ہیں وہ کسی کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کیا دیں گے؟

میں یہ باتیں اس لئے عرض کر رہی ہوں کہ یہ بھی ضروری باتیں ہیں کیونکہ اکثر ایسے بے ہدایت پیروں کو کامیاب بنانے میں خواتین کا کافی حد تک ہاتھ ہوتا ہے...... اور اکثر خواتین ہی ان جاہل پیروں کی باتوں میں آجاتی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہماری نماز معاف ہے...... اور دوسری طرف اپنی جہالت کا ثبوت یوں بھی دیتے ہیں...... کہ ہم تو فقیر لوگ ہیں اور ہماری تو سیدھی باتیں اللہ سے ہوتی ہیں...... ہم نے شریعت کو کیا کرنا ہے...... (استغفر اللہ)

میری عزیز دوستو!

یاد رکھئے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی مخالفت کرنے والا اور اس حکم الٰہی کے

برعکس چلنے والا......اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتوں کا تارک...... ہماری زبان میں ''باغی''......جاہل......تو ہوسکتا ہے......لیکن اللہ کا ''ولی'' نہیں ہوسکتا۔

اللہ کا ولی وہی ہے کہ جس کی ایک ایک ادا سے اللہ کے احکامات کی تابعداری اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو آئے......مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا تھا......کہ:

''شیطان بھی ایسے روپ ادھار کر پھر رہے ہیں کسی شیطان کے ہاتھوں میں ہاتھ نہ دینا

اور یہاں پر ایک اور پیغام چار مصرعوں کے ذریعے دینا چاہتی ہوں......کہ:

ایویں ہتھاں دے وچ نہ ہتھ دیویں سارے ہندے نئیں کامل انسان دے ہتھ
کیاں پیراں فقیراں دے روپ اندر چھپے ہندے نی یارا شیطان دے ہتھ
جیہڑے کسے فقر دے ہتھ آگے اوتاں ہتھاں نوں خوب پچھان دے ہتھ
او دیوانیہ وچ حدیث لکھیا، ہتھ ولی دے ہین رحمان دے ہتھ

عزیز سامعات!

یہ بھی بہتر ہوا کہ ایک تو اولیاء اللہ کے مناقب پر بات ہوگئی......اور دوسرے جھوٹے پیروں کے حوالے سے خواتین کی اصلاح بھی ہوگئی...... خیر اصل موضوع تو ہمارا محفل میں میلاد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے چل رہا ہے

آئیے ایک ثناء خوان سے نعت تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں اور پھر اس کے بعد اس موضوع کو لیکر آگے چلتے ہیں......تو تشریف لاتی ہیں ہمارے خواتین

کے اجتماعات میں انتہائی مقبول اور بے حد معروف ثناء خوان، میری مراد، پیکر سوز و گداز ثناء خوان خوش آواز، محترمہ و مکرمہ باجی فردوس صاحبہ ہیں

تو نعرے سے استقبال کیجئے گا

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنانے کیلئے تشریف فرما ہوتی ہیں...... باجی فردوس صاحبہ

میری عزیز دوستو...... بزرگو!

یہ سچ ہے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو...... اللہ رب العزت نے جو کہ ذرّے ذرّے کا خالق و مالک ہے...... گوشے گوشے کا مصور حقیقی ہے...... قطرے قطرے کا خالق حقیقی ہے...... صحرا صحرا کا نگہبان مطلق ہے...... اس ذات پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک و مختار بنا کر مبعوث فرمایا ہے...... اور پھر اگر کوئی اپنی طرح کا بشر کہتا رہے تو پھر اس کے ایمان کا معیار کیا ہے یہ بات آپ سب میں سے کسی سے بھی پوشیدہ نہیں...... نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اگر کوئی انکار کرتا ہے تو وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے فرمان کا انکار کرتا ہے...... اور نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور اول ماننے والے تو یوں بھی کہتے ہیں...... کہ:

عزت آن ایمان تے جان اپنی اُوہدے حسن و غرور توں وار دیواں
جنت ملے تے حور قصور لے کے، اپنے عشق سرور توں وار دیواں
لے کے نوری فرشتیاں ساریاں نوں لکھ وار حضور توں وار دیواں
او دیوانیہ طور دے جلویاں نوں نبی پاک دے نور توں وار دیواں

آ ئے کسی نتیجے تک سفر کرتے ہیں......ظالموں نے اپنی طرح کا کہہ تو لیا......اب ذرا ان کے اوصاف حمیدہ بھی دیکھنے ہوں گے......اور اپنے عیب بھی نظروں میں لانے ہوں گے......میں کہہ رہی ہوں......کہ:

وہ رحمتہ اللعالمین ......اور تو سراپا بغض و کیں
پھر کس طرح آئے یقیں ......تو بھی بشر، وہ بھی بشر
شر تو ، وہ خیر البشر ...... یکساں کہاں ہیں خیر و شر
ہے فرق دونوں میں کس قدر ......تو بھی بشر، وہ بھی بشر
تو رینگتا ہے خاک پر ......اور عرش پر اُن کا گزر
اب دل میں خود انصاف کر ......تو بھی بشر، وہ بھی بشر
وہ مظہر صدق و صفا......تو پیکر مکرو دغا
کچھ سوچ بھی بہر خدا ......تو بھی بشر، وہ بھی بشر
وہ خواجۂ کون و مکاں ......اور بے نیاز این و آں
پھر بھی تجھے ہے یہ گماں ......تو بھی بشر وہ بھی بشر
وہ جلوۂ نور قدم ......یکساں تیری بود و عدم
پھر مان لیں کیوں کر یہ ہم ......تو بھی بشر، میں بھی بشر

ہٹ دھرمیوں کو چھوڑ کر
طوق تکبر توڑ کر
کہہ ہاتھ دونوں جوڑ کر

وہ نور حق ہیں ہوں میں بشر

عزیز سامعات:

ہماری خوش بختی ہے ہم میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں...... اور ہمارے اسلاف واکابرین بھی میلاد مناتے تھے...... اللہ کا کرم شامل حال رہے جب تک جسم میں جاں رہے گی...... آقا ﷺ کی عزت اور ناموس پر قربان رہے گئی...... اور آقا ﷺ کا میلاد مناتے رہیں گے...... کیونکہ:

انسان کبھی شرک سے آزاد نہ ہوتا
گر نور نبی دہر میں آباد نہ ہوتا
اور سجدہ نہ زمیں پر اللہ کو کوئی کرتا
مسجد ہی نہ ہوتی اگر میلاد نہ ہوتا

اس لئے تو ہم اپنی محبت کا اظہار کھلے لفظوں میں کرتے ہوئے...... اور سید کائنات ﷺ کی غلامی کا دم بھرتے ہوئے کہتے ہیں...... کہ:

دونوں جہاں میں یا نبی، کوئی نہیں تیرا جواب
تو ہے رسول مجتبیٰ ﷺ تو ہے خدا کا انتخاب
گلشن کائنات کو تجھ سے ملا ہے رنگ و نور
چہرۂ آفتاب کو تجھ سے ملی ہے آب و تاب
ہے تیری ذات پاک کا سرور انبیاء لقب
حق سے عطا ہوا تجھے رحمت عالمین خطاب

عزیز سامعات!

آیئے محفل کے ذوق کو دوبالا کرنے کیلئے گزارش کرتے ہیں...... آج کی محفل میں تشریف لانے والی انتہائی قابل عزت شخصیت، میری مراد...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء خوان، حافظہ قرآن، محفل کی آن وشان شخصیت، محترمہ باجی ندا اشفاق صاحبہ ہیں

محفل کے اس پاکیزہ ماحول میں اپنی موجودگی کا ثبوت دیتے ہوئے...... ایک وجد آفریں نعرہ بلند فرمایئے

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لارہی ہیں...... نفیس ثناخوان، محترمہ باجی ندا اشفاق صاحبہ

قابل قدر سامعات!

ابھی آپ نے سماعت فرمایا کہ باجی ندا اشفاق صاحبہ نورانی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی باتیں سنا رہی تھیں...... آیئے یہاں میں اپنے مسلک حق اہلسنت و جماعت کے غیور ترجمان، مفسر قرآن، امام العاشقین، حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے چند مصرعے پیش کرتی ہوں...... آپ کا یہ پورا کلام ''قصیدۂ نور'' کے نام سے مارکیٹ میں دستیاب ہے...... اگر کوئی پڑھنا چاہے تو وہاں سے خرید کر یاد کرسکتی ہیں...... اور اپنی محبت میں مزید حلاوتیں پیدا کرنے کا اہتمام کرسکتی ہیں...... آیئے دیکھئے...... کہ:

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہمیں محبت کا کیسا جام پلا گئے ہیں

کیا حروف عقیدت انعام دے گئے ہیں

کیا درس نسبت دے گئے ہیں

کیا سلیقۂ نعت دے گئے ہیں

کیا طریقۂ میلاد شریف بتا گئے ہیں

کیا نغمۂ محبت سینوں کو سنا گئے ہیں

کیا انداز الفت ہم نکموں کو سکھا گئے ہیں

کیا طریقۂ مدحت دلوں میں اتار گئے ہیں

میں اپنے قابل فخر امام کے دربار رسالت ﷺ میں پیش کیے ہوئے چند مصرعے پیش کرنے کی کوشش کرتی ہوں...... آیئے انتہائی توجہ سے سماعت فرمایئے...... میں کہہ رہی ہوں...... کہ:

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

آج بھی دربار رسالت ﷺ سے غلاموں کو صدقۂ نور عطا ہو رہا ہے...... اور گداؤں کی جھولیاں بھری جا رہی ہیں:

آج بھی امتیوں کو

آج بھی گداؤں کو

آج بھی غلاموں کو

آج بھی نام لیواؤں کو
آج بھی نعت خوانوں کو
آج بھی درود خوانوں کو
آج بھی ثناء خوانوں کو

دربار رسالت ﷺ سے یوں نوازا جا رہا ہے...... کہ عشاق آج بھی یہی صدا دے رہے ہیں...... کہ:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بھی نورانی فیض کی وہ لہر عطا فرما دیجئے کہ ہمارا ظاہر و باطن بھی چمک جائے...... ہمارے حالات بھی سنور جائیں...... ہمارے گھر میں بھی اجالے ہو جائیں...... آقا ﷺ ہم آپ کے نام لیوا...... ہم آپ چاہنے والے...... ہم آپ ﷺ کے غلام...... ہم آپ ﷺ کی توصیف و تعریف کرنے والے ثنا خوان...... اگر آپ سے نہ مانگیں تو کس در پہ جائیں...... اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں آپ ﷺ کی بارگاہ خود دکھائی ہے...... اور اگر کسی کو آپ ﷺ کی بارگاہ سے دور کر دیا گیا تو پھر اس کے دربدر بھٹکتے پھرنے کو کوئی روک نہیں سکتا...... کیونکہ یا رسول اللہ ﷺ

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

اے بے مثل کریم و رحیم آقا ﷺ...... ہم نے یہ عقیدہ جبرائیل علیہ السلام سے سیکھا ہے:

ہم نے یہ انداز محبت جبرائیل سے لیا ہے
ہم نے یہ محبت کا درس جبرائیل سے پڑھا ہے

کہ......آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ...... حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے یہ اقرار فرمایا کہ:

قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا فَلَمْ اَجِدْ رَجُلًا اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ

میں نے زمین کے تمام اطراف واکناف کے گوشے گوشے کو دیکھا ہے مگر میں نے محمد ﷺ سے افضل کسی کو نہیں پایا

مسند الفردوس	جلد نمبر ۳	صفحہ نمبر ۱۸۷

عزیز سامعات!

سنا آپ نے کہ کیا خوبصورت فیصلہ فرمایا ہے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے ...... آج ہم بھی اسی عقیدے پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں ...... کہ:

بن کے نبی کے پیار کا امیدوار دیکھ
اور پھر نزول رحمت پروردگار دیکھ
آئے جو وہ تو آئی جہاں میں بہار دیکھ
خالق کو کائنات پر آیا پیار دیکھ
تو ان کا ہے غلام کہ جن کا غلام وقت
پھر کیوں ہے فکر گردش لیل و نہار دیکھ

قابل صد احترام سامعات!

آیئے اب آج کی اس باوقار اور بارونق محفل پاک کی آخری ثنا خوان کو دعوت نعت دیتی ہوں...... وقت کی قلت کی وجہ سے پروگرام کو مختصر کرنا پڑھتا ہے ...... اگر لگاؤ اور محبت کی طرف دیکھیں تو دل کرتا ہے...... کہ:

آقا ﷺ کی نعت پڑھنے والا
آقا ﷺ کی توصیف کرنے والا
آقا ﷺ کی تعریف سنانے والا
آقا ﷺ کی محبت جگانے والا

اسی طرح پڑھتا رہے اور ہم محبت سے سنتے رہیں...... اور اپنی زبانوں کو درودِ مصطفیٰ ﷺ کی تازگی دیکر سدا بہار تازگی حاصل کرتے رہیں...... خیر محفل میں کوشش ہوتی ہے کہ ہر اچھا پڑھنے والے کو وقت دیا جائے...... اور دوسرا طریقہ ایک نقابت کرنے والی کی ہی ذمہ داری ہوتی ہے...... کہ سب پڑھنے والوں کو برابر کا وقت دیا جائے...... کسی کی دل آزاری نہ ہونے پائے...... کیونکہ یہ سرکار ﷺ کی محفلت و محبتیں بانٹنے کیلئے ہے نفرتیں بانٹنے کیلئے نہیں...... آیئے ایسے پرکیف اور سنجیدہ ماحول میں مزید کیف و سرور پیدا فرمانے کیلئے...... میں گزارش کرتی ہوں ہماری آج کی محفل میں بیرون شہر سے تشریف لائی ہوئی ثناء خوان سے...... کہ وہ اپنی حاضری لگوائیں...... دیکھئے عزیز بہنو! شاہد کہ کسی نے کبھی اپنے لیے اتنا دور کا سفر کیا ہو...... لیکن یہ ہماری ہر دلعزیز ثناء خوان بہن اپنے

پیارے آقا ﷺ کی نعت شریف سنانے کیلئے...... اتنی دور سے سفر کر کے تشریف لائی ہیں...... اللہ تعالیٰ ان کی خوش آوازی میں مزید حلاوتیں اور برکتیں عنایت فرمائے...... میری مراد محترمہ ومکرمہ باجی شمائلہ قادریہ صاحبہ ہیں

ایک محبت اور عقیدت کا ترجمان نعرہ لگائیں تاکہ ہماری مہمان ثنا خوان کو بھی خوشی ہو کہ الحمدللہ میں باذوق سامعات کے سامنے پڑھنے والی ہوں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر مصطفیٰ ﷺ

آپ کی پسندیدہ نعت خواں...... آج کی محفل میں خصوصی مہمان ثنا خوان ...... باجی شمائلہ قادریہ صاحبہ سے گزارش کرتی ہوں...... کہ وہ تشریف لائیں اور نعت نبی ﷺ سنائیں

عزیز دوستو اور میری بزرگو!

ماشاء اللہ انتہائی بامقصد کلام کو اپنی خوبصورت اور پرسوز آواز میں باجی شمائلہ صاحبہ نے پیش فرمایا...... میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور آواز کی معصومیت میں برکتیں عطا فرمائے...... (آمین)

آپ تمام سامعات نے سنا کہ ہماری مہمان ثنا خوان نے پورا کلام ہی آقا ﷺ کے میلاد پاک کے حوالے سے پیش فرمایا ہے اور کلام بھی پیر سید نصیر الدین نصیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔

ماشاء اللہ کتنے شریں...... اور کس قدر وجد آفریں ...... پیکر راحت و قرار...... عشاق کے دلوں کو قرار دینے والے کلمات تھے اس کلام کے جو آپ نے

سماعت فرمائیے...... عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ثنا خوان ...... یا ثناء گو حقیقت میں وہی ہوتا ہے...... جو دل سے ان کی عزت کرے

عقیدت سے محبت کے نغمے الاپے

اور اس کا اوڑھنا بچھونا فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو...... آج حقیقت شناس نظر لے کر اس دنیا میں ہر طرف نظارہ کرو...... اور پھر بتاؤ کہ کون ہے جو اس وقت آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات کا اعتراف نہیں کر رہا؟

جب آپ تحقیق کریں گے تو یقیناً ایسا ہی پائیں گے کہ ہر کوچہ کوچہ...... قریہ قریہ...... نگر نگر...... اور گلی گلی...... اسی دانائے سبل...... مولائے کل...... تاجدار الرسل، ختم الرسل...... کے نام مقدس کے گن گائے جاتے ہیں...... ہر طرف جہاں میں درود و سلام کے حسیں و دل نشین زمزمے بج رہے ہیں...... جسم و جاں...... قلب و روح...... ذہن واحساس میں عشق بلالیؓ...... محبت اویسیؒ سوز جامی کے قطبے نظر آ رہے ہیں

جن خوش نصیبوں کو ثنائے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت نصیب ہو چکی ہے تو وہ ہر لحہ بہ لحہ اپنے دل اس ناز پر روشن بنائے ہوئے ہیں...... اور اپنی راتیں اسی مسرت میں حسیں بنائے ہوئے ہیں...... کہ:

تصورات پہ عشق نبی سوار ہوا
تو پھر کلام سعادت سے ہمکنار ہوا
بدل گئی ہیں میری تلخیاں حلاوت میں
کہ جب سے نعت پیغمبر میرا شعار ہوا

اور پوچھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ سعادت حاصل کیسے ہوئی ہے.....تو جواب یوں ملتا ہے.....کہ:

ثنائے خواجۂ بطحا کا نام ہے قرآن
خدا بھی واصف آقائے نامدار ہوا
شمار کرنے لگا جب سے وصف پاک ان کے
کرم کریم کا مفتی پہ بے شمار ہوا

آیئے اب آج کی محفل پاک میں قرآن و حدیث پر مبنی مدلل خطاب فرمانے کیلئے.....اور ہمارے عقائد کی ترجمانی قرآن و حدیث سے فرمانے کیلئے..... میں گزارش کرتی ہوں اپنی ہر دلعزیز معلّمہ، مبلغہ.....اور خطیبہ صاحبہ سے کہ وہ تشریف لائیں.....اور آج آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کے فضائل و برکات کے حوالے سے خطاب فرمائیں.....میری مراد.....عالمہ و فاضلہ، مبلغہ و خطیبہ باجی یاسمین صاحبہ ہیں ان کے پاس علم کی فراوانی ہے اور دلائل کی روانی ہے.....تو تشریف لاتی ہیں مگر پہلے آپ ایک محبتوں اور عقیدتوں کا ترجمان نعرہ لگایئے

نعرہ تکبیر.....نعرہ رسالت.....محفل تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

آج کی محفل کا اصلاحی سبق:

عزیز سامعات! آج کا اصلاحی سبق بھی بہت سارے حوالوں سے اہم ہے..... چلئے پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں بہت ساری نعمتوں سے نوازا ہے اور ہم ان نعمتوں کا اعتراف بھی کرتے ہیں.....اور ان نعمتوں کی آج تک کوئی فہرست تیار

نہیں کر سکا...... ان نعمتوں کی اصل تعداد تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے...... ہم تو صرف ان کو استعمال کرنے میں لگے ہوئے ہیں...... اصلاحی سبق اس حوالے سے ہے کہ ہماری بہنیں اکثر امیر ترین عورتوں کو دیکھ کر...... اور ان کے زیورات اور مہنگے کپڑوں کو دیکھ کر بعض اوقات ناشکری پر اتر آتی ہیں...... یعنی ایسا بھی کہہ دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انکو تو اتنا کچھ دیا ہے اور ہمارا کیا قصور ہے کہ ہم بس مشکل سے گزارہ کر پا رہے ہیں...... (استغفر اللہ)

یعنی اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے ...... اور شکوے کرتے ہوئے بعض اوقات انسان کفر کی حد تک جا پہنچتا ہے تو میری عزیز بہنو اور بیٹیو یاد رکھیئے آج اس فرش زمین پر اگر کوئی صرف سانس لے رہا ہے اور دوسری کوئی نعمت اپنے پاس نہیں رکھتا...... تو وہ بھی قدرت کی نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتا...... جو قدرت نے اس کو عطا فرمائی ہیں ...... تو اس لئے میری بہنو! کبھی بھی اپنے سے امیر لوگوں کو دیکھ کر...... ان کے مہنگے ''میک اپ'' کو دیکھ کر یا مہنگے ترین زیورات یا کپڑے دیکھ کر کبھی بھی اپنے دل میں قدرت پر شکوے کا گمان نہ آنے دو...... بلکہ یہ سوچو کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہمیں عطا فرمایا ہے، وہ بھی اس کا خاص کرم و فضل ہے...... ہم تو اس کے لائق بھی نہیں تھے۔

یہ قدرت کا کتنا کرم ہے کہ اس نے ہمیں زندہ رہنے کیلئے اتنی ساری نعمتیں عطا فرمائی ہیں...... دیکھئے میری وہ بہنیں جو امیروں کی دولت کو دیکھ کر دل جلاتی رہتی ہیں...... اور قدرت پر شکوہ کر کے گناہ یعنی ناشکری کے قریب ہوتی ہیں وہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پاک سنیں...... تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے تو ارشاد فرمایا ہے

اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَکُمْ فَھُوَ

اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْ نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

ترجمہ: (دنیاوی سامان اور روپیہ پیسہ میں) جو تم سے کم ہے اس کو دیکھو اور جو تم سے بڑھا ہوا ہے اس کو نہ دیکھو، ایسا کرنے سے اللہ کی ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرسکو گے جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہیں

مشکوۃ شریف	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۴۴۷

تو میری وہ بہنیں جو آج سے پہلے اپنے مالدار رشتہ داروں کو یا محلّہ کی عورتوں کو دیکھ کر ان کی دولت پر حسد کرتے ہوئے دانت پیستی تھیں آج توبہ کر کے جائیں...... اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جائیں کہ میرے مالک جو تم نے عطا کیا...... وہ تیرا خصوصی کرم ہے اور بہت بڑا احسان ہے...... ہمیں اپنی بارگاہ کا شکر گزار ہی بنائے رکھ...... حسد اور طمع کی برائی سے دور رکھ...... (آمین)

''حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک حدیث:

اس جہاں میں جن خوش نصیبوں نے تاجدار حرم، شہر یار ارم...... تاجدار مدینہ، سرور قلب و سینہ...... امی لقب، کبیر الحسب...... انتہائے کمال، منتہائے جمال...... عالم علوم عرفانی، قاسم نعمائے ربانی...... زینت آیات قرآنی، مقصد آیات قرآنی...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ بھی...... اور جنہوں نے نہیں دیکھا صرف اوصاف سنے اور یہ پکا عقیدہ بنالیا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی بھی حسین نہیں ہے...... بس ہر طرف ہر کوئی یوسف مصر رسالت، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کے تذکروں میں مسرور آتا ہے...... آئیے آج کی محفل میں حسن و جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک حدیث پاک سماعت فرمائیے...... حضرت علی المرتضی

رضی اللہ عنہ نے جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو حسن محبوب کا دلنشیں نقشہ پیش فرمایا...... ظاہر ہے اگر دیکھنے والی آنکھ اسد اللہ کی ہو اور جس صورت کو دیکھا جا رہا ہے...... وہ صورت ''حبیب اللہ'' کی ہو تو پھر نورانی چشمے ہی پھوٹیں گے...... آیئے حدیث سماعت فرمایئے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ، اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ ، لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراز قد اور پست قامت نہیں تھے سر اقدس بڑا اور ریش مبارک گھنی تھی ہتھیلیاں اور تلوے پُر گوشت تھے رنگ سفید، سرخی مائل، جوڑ موٹے، سینہ و شکم پہ لمبی لکیر، چلتے تو آگے کو جھکے ہوئے گویا ڈھلوان سے اتر رہے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، آپ جیسا حسین نہیں دیکھا

ترمذی شریف	کتاب المناقب	۳۶۷۵

عزیز سامعات:

ابھی آپ نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زبان اقدس سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کے تذکرے سنے...... یقیناً قلوب و اذہان کو روحانی تسکین کی دولت اور تازگی حاصل ہوئی...... آیئے اب آپ کے ذوق کو مزید حلاوتوں کی معراج تک لیجانے کیلئے...... فخر السادات، پیر سید ریاض الدین

سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا ایک خوبصورت کلام محفل کے آخر میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں...... تا کہ جس ذوق کی جولانیوں سے محفل کا آغاز ہوا ...... اسی طرح سے اس کا اختتام بھی ہو...... میں کہہ رہی ہوں...... کہ:

آگئے ایسا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رخ زیبا لے کر
جس طرح چاند نکلتا ہے اُجالا لے کر
ڈھل گیا حسن کے سانچے میں زمانہ سارا
آئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنا قد رعنا لے کر
ان کے ہاتھوں میں ہے دارین کی ہر ایک دولت
کون کہہ سکتا ہے وہ آئے ہیں کیا کیا لے کر

اور آیئے مقطعہ سماعت کیجئے...... کہ قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کس قدر عاجزی کے موتی جمع فرمائے ہیں...... لکھتے ہیں...... کہ:

کیسا احسان کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاضؔ
زیر دامان کرم مجھ سا نکما لے کر

محترمہ سامعات!

آخر میں...... ان تمام بہنوں کو محفل کی کامیابی کی مبارکباد دی جاتی ہے جنہوں نے اس قدر محبت اور عقیدت سے محفل کو سجایا...... اللہ تعالیٰ ان سب کے گھروں کو سجادے اور آخرت کو بہتر بنادے...... (آمین).

نقابت نمبر 11

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ٥

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ابتدائی گفتگو:

اس کائنات رنگ و بو میں ہر طرح کی خوبصورتی اور حسن آرائی انسان کیلئے ہے..... یہ تمام اشیاء اجناس، پھول، پھل، میوہ جات، انسان کی غذائیت کیلئے ہیں..... اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سے جو انعام قدرت اور اعزازات حضرت انسان کو عطا فرمائے گئے ہیں وہ اور کسی مخلوق کیلئے نہیں ہیں..... ہر حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اس کو عقل و شعور کی دولت بخش کر تمام مخلوق کے مقابل عزت عطا فرمائی..... اسی انسان کے باپ سیدنا آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کروا کر عظمت کی بلندی کا انعام خصوصی عطا فرمایا گیا..... جانوروں کو اس کی غذا اور سواری کیلئے پیدا فرمایا گیا..... ان میں سے کچھ کا یہ دودھ اور گوشت استعمال

کرتا ہے...... اور پھر ان میں سے کچھ ایسے جانور بھی ہیں جن کی اُون وغیرہ سے اس انسان کی زیب وزینت کے لباس بنائے جاتے ہیں۔

اورانسان کو صرف اور صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا...... دیکھئے عزیز سامعات ، یہاں میں ابتدائی گفتگو کرتے ہوئے آپ سے ایک سوال کرنا چاہتی ہوں...... کہ ہم اگر بازار میں پھل خریدنے کیلئے جائیں تو ہم خراب پھل کو ایک طرف کر دیتے ہیں اور دکاندار کو کہتے ہیں کہ ہمیں خراب پھل قبول نہیں...... ہمیں تازہ اور بہترین ذائقے والے پھل چاہئے...... دیکھئے آپ ایک لمحے کیلئے سوچیئے کہ ہم تو اپنے لئے ایک خراب پھل بھی پسند نہیں کرتے...... اور خود سے یہ ذہن بنائے ہوئے ہیں کہ خراب پھل ہمارے لئے نہیں ہیں...... ان کو کوئی اور لے جائے...... لیکن میری بہنو اور دوستو! ہم سب کیلئے لمحہ فکر یہ ہے کہ وہ ہمارا خالق و مالک کس قدر رحیم وکریم ہے کہ وہ ہر حال ہم جیسے گنہگاروں کو بھی نوازتا رہتا ہے...... کبھی اس نے اپنی بارگاہ سے ہمیں دور نہیں کیا...... ہم سے نفرت نہیں کی...... میری عزیز و جیسے ہم نے خراب پھل کے دانے کو چھوڑ دیا کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا میں ایسے مگن ہو جائیں کہ ہم سے ایمان کی تازگی اور شگفتگی چلی جائے اور وہ ہمارا خالق بھی ہمیں اپنی بارگاہ سے دور کر دے؟ تو اس کیلئے آج ہی اس محفل میں توبہ کیجئے...... اور خود کو اپنے مالک حقیقی کی بندگی کیلئے وقف فرما لیجئے...... تاکہ قیامت کے دن ہمارا مالک...... ہمارا خریدار کہیں ہمیں ہمارے عیبوں کی وجہ سے اپنی بے مثال بارگاہ سے دور نہ فرمادے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے...... (آمین)

تمہیدی گزارشات:

اس حوالے سے ہماری اکثر محافل میں دروس بھی ہوتے ہیں......اور یہ بتایا جاتا ہے کہ انسان کی دنیوی اور اُخروی نجات کا دارومدار اس عقیدے پر ہے کہ وہ اپنے خالق حقیقی کو وحدہ لاشریک مانے......اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہادیٔ اعظم تسلیم کرے......دیکھئے ابھی ہم نے چند لمحے پہلے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ جن کو یہ شمار نہیں کر سکتا......تو اس طرح ایک ذمہ داری اس خاکی انسان پر بھی عائد ہوتی ہے......وہ یہ کہ یہ انسان ایک بہت بڑی امانت خداوندی کا مکلّف ٹھہرایا گیا ہے......وہ ایسی عظیم امانت جس کو اٹھانے سے آسمان وزمین اور پہاڑوں نے اپنی عاجزی ظاہر کر دی......لیکن انسان نے اس ذمہ داری کو......اس امانت کو اٹھالیا اور ابھی جب وہ اپنے باپ کی پشت تک بھی نہیں پہنچا تھا تو اس نے یہ اقرار کر لیا تھا کہ اصل میں اللہ عزوجل ہی میرا رب ہے......میں اس کا شریک نہ ٹھہراؤں گا......اور اس عہد پر پابند رہنے کا وعدہ بھی کر لیا

تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے وہ امانت اس کو ثپنے کے بعد......اس کو تخلیق کے مراحل سے گزار کر دنیا میں بھیجا......اور پھر اس کی اچھائی اور برائی لکھنے کیلئے اس پر فرشتے مقرّر فرمائے......اور اس کی جزا اور سزا کیلئے دو مقام پیدا فرمائے......یعنی ''جنت'' اور جہنم......اب یہ اس انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے رب سے کیا ہوا عہد پورا کرے......اور اپنی تخلیق کا مقصد جانتے ہوئے...... ہر حال اپنے بلندتر پروردگار کی بارگاہ میں سر بسجود رہے......اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ

ٹھہرائے اور ہادی اعظم...... نبی مکرم ﷺ کی ذات مبارکہ کو اپنے ایمان کی جان تسلیم کرے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی پابندی میں زندگی گزارے اپنی صداؤں میں...... فریادوں میں...... التجاؤں میں...... اپنی عاجزی سے مانگی ہوئی دعاؤں میں...... ہر گھڑی...... ہر ساعت میں...... دن ہو یا رات...... آہ سحر گاہی ہو یا ذکر قلبی ہو بیان لسانی ہو...... یا جذبہ ایمانی ہو۔

اپنے رب کی رضاؤں کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہو...... اور یوں رطب اللسان رہو...... کہ:

عنوان درخشاں ہے یہی حمد و ثناء کا
ہو نور دل و جاں میں سدا حمد و ثناء کا
وہ خالق کونین، وہ رب عقل رسا کا
حق کون ادا کر سکے، عرفان و ثناء کا

تلاوت کلام لاریب:

قرآن پاک ایسی حقیقت کی ترجمان کتاب ہے کہ اس نے انسان کو ماں کی گود سے لیکر قبر کی دیوار تک کے اصول اور احکام بیان فرمائے ہیں...... قرآن میں اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی وحدانیت اور بزرگی کا ذکر ہی نہیں کیا بلکہ سابقہ امتوں کی تباہیوں کے اسباب بھی بیان فرمائے...... اور سابقہ انبیاء و مرسلین کے قصے بھی بیان فرمائے...... اور سب سے انسان کو حیران کر دینے والی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عقائد کی پختگی سے لیکر انجام کی شگفتگی تک کی ہر راہ کی

رہنمائی بھی عطا فرمائی ہے......اور قرآن ایسی بلند تر اور افضل اعلیٰ کتاب حکیم ہے کہ جس میں نہ صرف انسانی خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے بلکہ انسان کی خامیوں......کوتاہیوں، اور برائیوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے

میری عزیز بہنو اور بزرگو!

اب مرضی انسان کی ہے کہ وہ اپنی پیکر رشد و ہدایت کتاب قرآن کو سینے سے لگا کر اس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے......دنیا اور آخرت میں بھلائیوں کا نور حاصل کرے یا پھر اس کے احکامات کو پس پشت ڈال کر دنیا اور آخرت کی ابدی ذلت کو گلے لگالے......آیئے آج ہی سے اپنی مشکلات کا حل کلام الٰہی میں حاصل کریں......اور اپنی رہنمائی اپنے ہادی سے حاصل کریں......اور اپنے گھروں کو قرآنی احکامات کے نور سے منور کرلیں......آیئے تلاوت قرآن مجید سنتے ہیں......تلاوت قرآن کا شرف حاصل کرنے کیلئے......میں گزارش کرتی ہوں......اپنے جامعہ کی ذہین طالبہ......میری مراد حافظہ سنبل صاحبہ ہیں اب اس بچی کی حوصلہ افزائی کیلئے......درود پاک پڑھیئے......اور بعد میں ایک محبت کی عکاسی کرنیوالا نعرہ بلند فرمایئے۔

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

مدحت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم:

قرآن ایک ایسی جامع الصفات کتاب کہ جس دل میں اتر جائے اس کو قابل قدر بنادے......جس بزم میں اس کو پڑھا جائے اس بزم کو سنوار دے......اور ہم ہدایت کا نور قرآن سے لیتے ہیں......اور محافل میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمایہ

نعت سے حاصل کرتے ہیں......نعت جس کا کوئی نعم البدل نہیں...... پوری دنیا میں دیکھو جہاں جہاں نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی جا رہی ہے وہاں سے بے شمار عشاقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو رہے ہیں......اور یہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبولیت کا ایک منفرد ذریعہ محبت ہے کہ امتی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرے......اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ میں عیب و نقص تلاش کر کے اپنی دنیا اور آخرت کو بے رونق نہ کرے ......کیونکہ! یہاں عیب اور نقص کی گنجائش نہیں...... یہ فیصلہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار اور وفادار صحابہ فرما گئے ہیں...... بے شک یہ الفاظ جو میں ابھی پیش کرنے والی ہوں بظاہر تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی زبان سے نکلے......لیکن اس فیصلے کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم...... بلکہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید اور رضا بھی حاصل تھی وہ مصرعے جو قیامت تک عشاقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عقیدے کی پختگی کا نور دیتے رہیں گے......

وہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہے ہیں......میں پڑھ رہی ہوں......کہ:

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِی

وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاءً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ

کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

عزیز سامعات!

آیئے باوقار محفل پاک کو محبت کے نگر میں بسانے کیلئے...... چلتے ہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مبارکہ کے سلسلے کو شروع کرنے......میں سب سے پہلے اس محفل میں موجود اپنی ایک

بزرگ اماں جی سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ تشریف لائیں......اور اپنے سادہ اور پرسوز انداز میں......نعت سرورِ کونین ﷺ پیش فرمانے کی سعادت حاصل کریں

آپ نعرہ لگا کر اپنی بزرگ ثنا خوان کا استقبال کیجئے

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت...... محفل نعت تاجدارِ مدینہ ﷺ

تشریف لاتی ہیں......اماں جی صغریٰ بی بی صاحبہ

عزیز از جاں سامعات!

آپ نے ابھی محترمہ اماں جی سے ان کے سادہ مگر انتہائی پرکیف انداز بیان میں نعت رسول مقبول ﷺ سنی......تو میں اپنی اس بزرگ کے پیش کردہ نعتیہ کلام کی تائید یوں کرنا چاہوں گی......کہ:

اس پہ ہر گھڑی ہے رحمت حضور ﷺ کی
جس نے بسائی دل میں الفت حضور ﷺ کی
سنتے ہیں در مند کی میرے نبی ﷺ صدا
اعلیٰ ہے سب سے بالا سماعت حضور ﷺ کی
چہروں پر نور ہوگا ان کے حشر کے دن
وہ خوش نصیب ہو گی امت حضور ﷺ کی

آیئے دیکھئے آگے......شاعر نے ایک محبت سے بھری التجا کی ہے......کہ:

میں نعت پڑھوں اور اُتر جائے دلوں میں
ہو جائے مجھ پہ ایسی عنایت حضور ﷺ کی

نعت گو شاعر ندیم غازیؔ...... نے ایک روشن عقیدہ کلام کے مقطعے میں بیان کیا ہے...... کہ:

غازیؔ مدینے پاک میں جاتا ہے وہ بشر
جس کو بھی مل گئی ہے اجازت حضور ﷺ کی

ایک دوسری جگہ یوں کہا گیا ہے...... کہ:

غازیؔ نبی ﷺ کی آل کا بن کے غلام تو
پائے گا روز محشر شفاعت حضور ﷺ کی

اللہ تعالیٰ جب اپنا کرم و فضل فرماتا ہے...... تو پھر ثنائے حبیب ﷺ کی توفیق عطا کرتا ہے...... اور پھر ثنائے حبیب ﷺ کی برکت سے ثناء گو کے حالات بدل جاتے ہیں...... مشکلیں ٹل جاتی ہیں...... اور حالات بدل سنورتے جاتے ہیں...... اور پھر نعت گو اپنے کریم آقا ﷺ کی بارگاہ میں یوں عرض کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے...... کہ:

مجھے دامان رحمت میں چھپا لیں یا رسول اللہ ﷺ
در طیبہ کا بس نوکر بنا لیں یا رسول اللہ ﷺ
اندھیروں میں گرا ہوں نہ کوئی منزل نظر آئے
مجھے بس آپ ہی اب تو سنبھالیں یا رسول اللہ ﷺ
گناہوں سے بھری ہے زندگی میری میرے آقا
کرم کر کے جہنم سے بچا لیں یا رسول اللہ ﷺ
نہ جائے غیر کے در پہ مدد کے واسطے غازیؔ،

میری جھولی میں ایسی خیر ڈالیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محترم سامعات!

آیئے اپنے ذوق کی مزید تازگی کیلئے......ایک دوسری ثنا خوان بہن سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے راحت جاں کا سامان مہیا کریں......یعنی تاجدار کائنات، شہریار کائنات...... معلم کائنات، محسن کائنات......فخر کائنات، باعث کائنات......رہبر کائنات، ہادی کائنات......آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری......اور حلاوت بھری نعت سنائیں......تو میں ان کا کچھ تعارف بھی پیش کرتی ہوں...... کہ ہمارے علاقے میں پہلے سال جتنے ''حسن نعت'' کے مقابلے ہوئے......ان میں باجی صاحبہ نے اول انعام بار بار حاصل کیا......اصل میں مقابلہ ''حسن نعت'' کا اہتمام ہی اس لئے کیا جاتا ہے کہ ہماری بچیوں میں...... ہماری بہنوں اور بیٹیوں میں نعت پڑھنے کا ذوق پیدا ہو......اور محنت کر کے نعت کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کا شوق پیدا ہو......تو اب میں جس معروف ثنا خوان کو دعوت نعت دینے والی ہوں...... ماشاء اللہ ان میں نعت کا ذوق بھی ہے اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سنانے کا شوق بھی ہے......اللہ تعالیٰ ان کے دلی ذوق اور قابل احترام شوق کو سدا تازہ و مٹھاس بھرا رکھے......(آمین)

میری مراد......محترمہ حافظہ مبین قادریہ صاحبہ ہیں

آپ ایک محبت کے ترجمان نعرے سے اپنی مہمان کا استقبال فرمایئے

نعرۂ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی ہیں...... ہماری قابل فخر بہن اور قابل فخر بیٹی ...... محترمہ اور مکرمہ حافظہ مبین قادریہ صاحبہ

عزیز سامعات:

ابھی ہماری محترمہ ومکرمہ باجی مبین صاحبہ نے دو نعتیہ کلام پیش کئے......اور دونوں کلام آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی ترجمانی کر رہے تھے......اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت بھی دے رہے تھے......ان کی پڑھی ہوئی نعت کا میں ایک مصرعہ پیش کر دیتی ہوں ......تاکہ پھر اگلی بات سمجھنے میں آسانی پیدا ہو جائے......وہ دلنشیں مصرعے ہیں......کہ:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکارے چلا جا
یونہی زندگی کو سنوارے چلا جا
ہو ایسی "محبت" آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تجھ میں
کہ ہر چیز اُن پر تو وارے چلا جا

عزیز سامعات!

آپ نے سماعت فرمایا کہ کس قدر حسین الفاظ میں......محبت کا معیار بیان کیا گیا ہے......آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ سے ایک غلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی محبت ہو......ایسا عشق کا واسطہ ہو......ایسا قلبی رابطہ ہو......کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک سے جہان کے لوگوں سے زیادہ محبت کرے......اسی میں بقا ہے اور محبت کی معراج ہے کہ اگر کسی کو پورے جہان کی مال و دولت حاصل ہو جائے تو وہ اپنے

کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر سب کچھ وار دے...... ہم نے یہ ''محبت کا معیار'' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سیکھا ہے...... اور آیئے یہاں میں ایک دلوں پر نقش ہونے والا عقیدت بھرا حقیقی جملہ کہنا چاہتی ہوں...... بس آپ نے توجہ سے اس جملے کی قدر کرنی ہے...... میں کہہ رہی ہوں کہ اگر قلب میں پاکیزگی ہو اور نظروں میں محبت کی بلندی ہو...... تو پھر سنیئے...... کہ اگر اس چودہ طبق کی کائنات پر نظر ڈالی جائے...... اور ایک نظر حدیث قدسی یعنی (لولاک لما خلقت الدنیا) پر ڈالیں تو آخر کار آپ اس فیصلے سے اتفاق کریں گی...... اور اس نتیجے پر پہنچیں گی کہ یہ ساری کائنات ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سجائی ہوئی ہے...... اس کائنات کا نظام ہی محبت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے چل رہا ہے...... آیئے اس لفظ محبت کی برکات پر تھوڑی دیر بات کرتے ہیں...... اور یہ تحقیق پیش کرتے ہیں...... کہ یہ ''لفظ محبت'' کہاں کہاں اپنی حلاوتیں تقسیم فرما رہا ہے......

بس اگر اس ناچیز کی کوئی بات آپ کے دل میں جگہ بنانے میں کامیاب ہو جائے...... یا آپ کے قلب و جاں کو راحت کا سرمایہ مہیا کرے تو...... ماشاء اللہ...... سبحان اللہ...... اور یا رسول اللہ کی دلنواز صدا بلند کیجئے گا...... میں ان بے مثال حروف پر کوئی نذرانہ طلب نہیں کرنا چاہتی بس آپ کی دعا ہی میرے لئے بہتری آخرت کا سبب ثابت ہوگی؛ انشاء اللہ...... تو آیئے سماعت کیجئے...... میں کہہ رہی ہوں...... کہ:

خالق کائنات ...... کی الوہیت کو ماننے کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ...... کی نبوت کے اقرار کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

قرآن پاک ...... کی عظمت کے اقرار کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ...... کی صداقت کو پہچاننے کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ...... کی عدالت کو سمجھنے کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ...... کی شرافت کو دیکھنے کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ...... کی شجاعت کے نظارے کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ...... کی طہارت کو جاننے کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ...... کی شہادت کو سمجھنے کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ...... کی عقیدت جاننے کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ ...... کی الفت جاننے کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ...... کی ولایت کو ماننے کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

اور! آیئے اب فیصلہ کر دیتے ہیں...... کہ:

پیار بھری محفل نعت کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کیلئے ...... محبت کی ضرورت ہے

آیئے میں اب اپنی عزیز سامعات کے ذوق کو سلامتی دیتے ہوئے...... ایک کلام پیش کر رہی ہوں...... محمد ندیم غازی نقشبندی کا کلام پیش کر رہی ہوں...... شاعر نے کیا خوب لکھا ہے...... کہ:

میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو سب سے ہی پیار کرتے ہیں
ہر ایک پہ اپنا کرم بے شمار کرتے ہیں

درود پاک جو پڑھتے ہیں روز کثرت سے
وہ ہر گھڑی ہی نبی ﷺ کا دیدار کرتے ہیں
لحد میں ان کو نکیرین سے کوئی خوف نہیں
جو خود کو رب کے ذکر سے بیدار کرتے ہیں
امر وہ رہتے ہیں مرنے کے بعد بھی غازی
نبی ﷺ کے نام پہ جو جاں نثار کرتے ہیں

عزیز سامعات!

آیئے تھوڑی دیر کیلئے میں اپنی گفتگو کا سلسلہ روک کر...... اسٹیج پر موجود ایک معروف ثنا خوان کو دعوت نعت دینا چاہتی ہوں...... تاکہ جہاں آقا ﷺ کے اوصاف وکمالات بیان کرنے کے حوالے سے میری حاضری ہوتی رہے...... اسی طرح ضروری ہے کہ محبت رسول ﷺ دل میں لیکر بیٹھی ہوئی ثناء خوانوں کو بھی وقت دیا جائے...... تاکہ وہ بھی آقا ﷺ کی تعریف وتوصیف کا فریضہ ادا کر کے اپنی حاضری یقینی بنا سکیں...... تو آیئے میں ملتمس ہوں...... ہماری ہردلعزیز ثناء خوان.... نفیس ثناء خوان...... محبت رسول ﷺ کی حلاوت میں نکھرے ہوئے الفاظ سے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے والی ثناء خوان...... میری مراد باجی بلقیس صاحبہ ہیں یہ ہمارے لئے ایک شفیق استاذ کا درجہ رکھتی ہیں...... ہم نے" ثناء خوانی کے حوالے سے ان سے بہت کچھ سیکھنے کی سعادت پائی ہے...... ان کا ایک محبت بھرے نعرے سے استقبال کیجئے

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر رسول ﷺ

تشریف لاتی ہیں...... ہماری ہر دلعزیز استاذ ثناء خوان...... محترمہ ومکرمہ باجی بلقیس صاحبہ

عزیز از جاں سامعات!

ابھی باجی بلقیس صاحبہ کی حاضری سے پہلے ہم محبت رسول ﷺ کے حوالے سے گفتگو جاری رکھے ہوئے تھے...... اور میں ایک مرتبہ پھر انتہائی مشکور ہوں...... محترمہ باجی بلقیس صاحبہ کی...... کہ انہوں نے بھی محفل کے ذوق وشوق کو ملاحظہ کرتے ہوئے...... محبت رسول ﷺ پر مبنی کلام ہی پیش فرمائے...... میرے خیال میں یہ ایک پڑھنے والے کا امتحان بھی ہوتا ہے کہ محفل کے اندر جو موضوع چل رہا ہو...... اور محفل کا ذوق جس بات کا طالب ہو وہی سنائی جائے...... تو خیر آیئے میں بات کر رہی تھی...... آقا ﷺ کی محبت کے حوالے سے...... کہ:

اصل ایمان ہے...... محبت رسول ﷺ کی
حسن ایمان ہے...... محبت رسول ﷺ کی
ایمان کی جان ہے...... محبت رسول ﷺ کی
حکم قرآن ہے...... محبت رسول ﷺ کی
رضائے رحمٰن ہے...... محبت رسول ﷺ کی
صحابہ کی پہچان ہے...... محبت رسول ﷺ کی
رونق جہان ہے...... محبت رسول ﷺ کی

ذریعہٗ رحمت ہے ...... محبت رسول ﷺ کی

باعث کرم ہے ...... محبت رسول ﷺ کی

باعث عزت ہے ...... محبت رسول ﷺ کی

شان محبت ہے ...... محبت رسول ﷺ کی

ذریعہٗ مدحت ہے ...... محبت رسول ﷺ کی

باعث راحت ہے ...... محبت رسول ﷺ کی

وسیلہٗ جنت ہے ...... محبت رسول ﷺ کی

عشاق کی رفعت ہے ...... محبت رسول ﷺ کی

امتی کیلئے سعادت ہے ...... محبت رسول ﷺ کی

قربان جاؤں! محبت رسول ﷺ کی برکات اور اس کے طفیل سے حاصل ہونے والے دنیا اور آخرت کے انعام خداوندی پر...... جملے میں کہتی ہوں اور فیصلہ آپ نے کرنا ہے...... کہ یہ بھی ایک روشن سچائی ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے" اس کے نام نامی اسم گرامی سے بھی قابل دید محبت ہوتی ہے...... اور یہ بھی محبت کا تقاضا ہے کہ جن جن چیزوں سے محبوب کو محبت ہو تو ان سے بھی محبت کی جائے...... یعنی محبوب کی محبوب چیزوں سے بھی محبت کا اظہار کیا جائے بلکہ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے محبوب کے محبوبوں سے محبت وعقیدت کا رشتہ استوار کیا جائے...... آؤ اسلاف کا عقیدہ سنو!

آقا ﷺ کے "ہاتھوں" ...... کو یَدُ اللّٰہِ کہہ کر محبت کا اظہار فرمایا گیا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ''چہرے'' ...... کو وَجْہُ اللّٰہِ کہہ کر محبت کا اظہار فرمایا گیا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ''زبان'' ...... کو لِسَانُ اللّٰہِ کہہ کر محبت کا اظہار فرمایا گیا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ''کلام'' ...... کو کَلَامُ اللّٰہِ کہہ کر محبت کا اظہار فرمایا گیا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ''دین'' ...... کو دِیْنُ اللّٰہِ کہہ کر محبت کا اظہار فرمایا گیا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ''منصب'' ...... کو خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ کہہ کر محبت کا اظہار فرمایا گیا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ''شان'' ...... کو حبیب اللّٰہِ کہہ کر محبت کا اظہار فرمایا گیا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ''کتاب'' ...... کو کِتَابُ اللّٰہِ کہہ کر محبت کا اظہار فرمایا گیا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ''ہاتھوں'' ...... کو حِزْبُ اللّٰہِ کہہ کر محبت کا اظہار فرمایا گیا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ''لشکر'' ...... کو رَضِیَ اللّٰہِ کہہ کر محبت کا اظہار فرمایا گیا

ارے کوئی کہاں تک بتائے...... کوئی لکھنے والا کہاں تک لکھے...... اور کوئی سنانے والا کہاں تک سنائے...... آخر تو یہی تسلیم کرنا پڑتا ہے...... کہ:

اونچے ہیں مقام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دو جہاں میں نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
گیت گا رہا ہے ہر کوئی
صبح اور شام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
تحفہ مومنوں کو ہے ملا
درود و سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہم تو خود کو قسمت کے دھنی اس سعادت پر بنائے ہوئے ہیں...... کہ:

ہم کو یہ فخر ہے یا نبی ﷺ
ہم ہیں سب غلام آپ ﷺ کے
کیا لکھے گا شان غازی
یہ ہیں سب انعام آپ ﷺ کے

قابل صد احترام سامعات!

مہکتے مہکتے، مسکراتے مسکراتے، روشن روشن، ماحول میں اپنی پرسوز آواز میں نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کیلئے تشریف لاتی ہیں...... ہمارے جامعہ کے درجہ عالیہ کی ذہین اور لائق طالبہ...... میری مراد...... حمیرا شفیق صاحبہ ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر رسول ﷺ

تشریف لارہی ہیں...... پیکر سوز و گداز...... محبت رسول ﷺ میں مگن ہو کر نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے والی ثناخوان...... محترمہ و مکرمہ...... حافظہ حمیرا شفیق صاحبہ

عزیز سامعات!

واہ کیا دلنشیں انداز تھا...... محترمہ حمیرا شفیق صاحبہ کا...... اور ان کے پڑھے ہوئے نعتیہ کلام کو بھی آپ نے یقیناً ابھی سماعت فرمایا ہے...... انہوں نے نعت سرورِ کونین ﷺ پیش کرنے کے بعد...... آقا ﷺ کے داماد...... اور آپ ﷺ کے چچازاد بھائی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک منقبت پیش فرمائی ہے......

اب میں اس موضوع کے حوالے سے آپ کا تھوڑا سا وقت ضرور لوں گی...... دیکھئے ہم اہلسنت و جماعت آقا ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ماننے والے

ہیں...... اور ہم تو شان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یوں کہا کرتے ہیں...... کہ:

خالق نے رونق بخشی ہے افلاک کو روشن تاروں سے
اسلام نے زینت پائی ہے محبوب خدا کے یاروں سے
سن کے خفا کیوں ہوتے ہیں پوچھو تو اغیاروں سے
ارے...... شان صحابہ ثابت ہے قرآن کے تیسوں پاروں سے

ابھی بات تو میں نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی منقبت پر کرنی ہے...... لیکن ضروری ہے کہ پہلے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان وعظمت پر بات کر جاؤں! میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ جاں نثار اور وفادار...... جنت کے حقدار...... اسلام کے علمبردار...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو نمازیں تو زمین پر پڑھتے تھے
وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو زکوٰۃ تو زمین پر ادا کرتے تھے
وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو حج تو زمین پر ادا کرتے تھے
وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو روزے تو زمین پر رکھتے تھے
وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو جہاد تو زمین پر کرتے تھے
وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ...... جو دعوت دین تو زمین پر دیتے تھے
وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ...... جو صلہ رحمی تو زمین پر کرتے تھے

لیکن قرآن جاؤں ان نفوس قدسیہ کی عظمت وشان پر کہ جن کیلئے اللہ کی طرف سے سلام کے انعام اور تحفے عرش بریں سے آتے تھے

چلیئے آیئے اب داماد مصطفیٰ...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان پر کچھ لمحے لب کشائی کرتے ہیں...... یقیناً یہ حقیقت ہے...... کہ:

ہمیں ...... ہمارے اسلاف نے یہ پیغام دیا

ہمیں ...... ہمارے اکابرین نے یہ پیغام دیا

ہمیں ...... ہمارے مفسرین نے یہ پیغام دیا

ہمیں ...... ہمارے محدثین نے یہ پیغام دیا

ہمیں ...... ہمارے قائدین نے یہ پیغام دیا

ہمیں ...... ہمارے مورخین نے یہ پیغام دیا

ہمیں ...... ہمارے واعظین نے یہ پیغام دیا

ہمیں ...... ہمارے مبلغین نے یہ پیغام دیا

کہ سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...... کہ:

اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِیْ

بے شک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے

آیئے فیصلہ آپ کو خود کرنا ہوگا...... مجھے تو صرف حقیقت پر مبنی پیغام آپ کو سنانا ہوگا

ابھی آپ نے حدیث سنی...... اب مجھے حق حاصل ہے...... یوں کہوں...... کہ:

تابعین کے ولی بھی ...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں

تبع تابعین کے ولی بھی ...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں

مفسرین کے ولی بھی ...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں

محدثین کے ولی بھی ...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں

مجتہدین کے ولی بھی ...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں

مفکرین کے ولی بھی ...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں

محسنین کے ولی بھی ...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں

صالحین کے ولی بھی ...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں

کاملین کے ولی بھی ...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں

مسلمین کے ولی بھی ...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں

مؤمنین کے ولی بھی ...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں

کیونکہ میں قربان جاؤں...... شان شیر خدا پر ...... میرے کریم، صاحب قرآن، قدرت کے رازدان آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ یوں بھی ارشاد فرمایا ہے...... کہ:

حَقُّ عَلِيٍّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ

علی (رضی اللہ عنہ) کو مسلمانوں پر ایسا ہی حق ہے جیسا باپ کا بیٹے پر

قربان جاؤں! اپنے مرشد کامل...... حضرت سید پیر مہر علی رحمۃ اللہ علیہ کے ان حقیقت پسند مصرعوں پر کہ...... آپ نے کھلے لفظوں میں بے شمار راز دو مصرعوں میں محفوظ فرما دیئے...... آپ فرماتے ہیں...... کہ:

مہر علی ہے حب نبی اور حب نبی ہے مہر علی
لحمک لحمی جسمک جسمی فرق نئیں مابین پیا

میں اس باوقار اجتماع میں بتا دینا چاہتی ہوں...... کہ یہ بات صحیح طرح سے

ذہن نشین کرلو......کہ:

علی رضی اللہ عنہ کی رفعت کا منکر ...... خدا سے دور ہو جاتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کی عظمت کا منکر ...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جاتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کی عزت کا منکر ...... قرآن سے دور ہو جاتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کی محبت کا منکر ...... ایمان سے دور ہو جاتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کے نام کا منکر ...... رحمت سے دور ہو جاتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کے مقام کا منکر ...... جنت سے دور ہو جاتا ہے

آؤ سنو! شان علی اور دل میں بساؤ شان علی رضی اللہ عنہ ......کہ شاعر نے محبت بھرے مصرعے یوں بیان کیے ہیں......کہ:

علی تارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دی انجمن دا
علی وارث محمد صلی اللہ علیہ وسلم دے چمن دا
علی او گل ہے صائم جس تھیں ہویا
ایہہ گلدستہ مکمل پنجتن دا

عزیز سامعات!

اب آج کی محفل پاک میں لب کشائی کرنے کی سعادت حاصل کرنے والی آخری مہمان شخصیت کو وقت دیتے ہیں......تا کہ آج ۲۱ رمضان المبارک ہے اور وہ ہماری معزز مہمان خطیبہ بھی موجود ہیں میں گزارش کروں گی کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت پر بات فرمائیں

آیئے تشریف لاتی ہیں، میری مراد، مبلغۂ اسلام، خطیبۂ اسلام، حافظہ، قاریہ، محترمہ ومکرمہ باجی نازیہ اکرم صاحبہ ہیں

آیئے اپنی معزز مہمان معلّمہ ومبلغہ کا نعرے سے استقبال فرمائے

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتی ہیں...... آپ کے نعروں کی گونج میں...... خواتین کی ترجمان وخطیبۂ پاکستان

محترمہ ومکرمہ باجی نازیہ اکرم صاحبہ

آج کی محفل کا اصلاحی سبق:

صرف ایک کہنے والا تو کہہ ہی سکتا ہے اب عمل کرنا تو آپ کا کام ہے...... میری مراد یہ ہے کہ ہم اپنی بہنوں کو اکثر اپنی محافل میں نماز کی پابندی کی تلقین کرتے ہیں...... لیکن چند دن تک اس تلقین کا بمشکل اثر رہتا ہے...... پھر وہی سستی اور کاہلی اپنا رنگ جما لیتی ہے

میری عزیز بہنو اور بیٹیو!

اللہ کے ذکر میں جو برکتیں ہیں اور کامیابیاں ہیں وہ آپ کو دنیا کے اور کسی کام میں حاصل نہیں ہوسکتیں...... آج سوچیے اور پھر بتائے کہ وہ

کونسی عورت...... غریب ہے؟

کونسی عورت...... پریشان ہے؟

کونسی عورت...... گمراہ ہے؟

کونسی عورت ...... مفلوج ہے ؟

وہ عورت پریشان نہیں ...... جس کے پاس دولت نہیں ہے
وہ عورت گمراہ نہیں ...... جس کے پاس علم نہیں ہے
وہ عورت پریشان نہیں ...... جس کے پاس خوبصورتی نہیں ہے

بلکہ میری عزیزو! پریشان تو وہ ہے کہ جس کا سارا دن اللہ کے ذکر کے بغیر گزر جاتا ہے...... گمراہ تو وہ ہے کہ سارا دن گزر جاتا ہے اور وہ عورت اپنے رب کے حضور سر بسجود نہیں ہوتی ...... آج وقت اپنے ظاہر و باطن کو اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ ذکر سے سنوارنے کا ہے ...... آیئے آج ہی ذکر الٰہی کی نشست کا انعقاد کرو...... یادرکھنا موسیقی کو روح کی غذا کہنے والے بس لاعلمی میں باتیں کر جاتے ہیں...... اصل میں دلوں کا قرار اور راحت جاں کے تمام اسباب آپ کو ذکر الٰہی میں نصیب ہوں گے...... یہ قرآن کا فیصلہ ہے کہ جب بھی دلوں کے سکون و قرار کی دولت چاہئے ہوتو فوراً اللہ تعالیٰ کے ذکر کا وظیفہ شروع کرو...... ہر پریشانی دور ہو جائے گی...... بے چینی ہمیشہ کیلئے ساتھ چھوڑ جائے گی...... اور اللہ کے ذکر پاک کی روحانی کیفیات ہر وقت آپ کے باطن کو بارونق اور باقرار رکھیں گی:

حسن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک حدیث:

آیئے اب محفل کے آخر میں ...... ختم الرسل، امام الکل ...... آقا و مولا، امام کائنات، حسن کائنات ...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کے حوالے سے ایک حدیث پاک سماعت فرمایئے:

وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرَّبِیعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِی لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَتْ: یَا بُنَیَّ! لَوْ رَأَیْتَہٗ رَأَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً

سیدنا ابوعبیدہ بن عمار یاسر کا بیان ہے کہ ربیع بن معوذ بن عفرا رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا ہمارے لئے حلیہ بیان فرمایئے چنانچہ انہوں نے فرمایا اے بیٹے: اگر تم انہیں (آپ ﷺ) کو دیکھتے تو سمجھتے گویا طلوع ہوا سورج دیکھ لیا

مشکوۃ المصابیح	کتاب الفضائل	۵۷۹۳

آخر میں اس دلنشیں مصرعے پر محفل کا اختتام کرتے ہیں...... کہ جن خوش نصیب نفوس قدسیہ نے آقا ﷺ کو دیکھا وہ زبان حال سے زمانے بھر کو یوں آقا ﷺ کے حسن و جمال کی خبر دیتے رہے...... کہ:

دن کو اسی سے روشنی، شب کو اسی سے چاندنی
سچ تو یہ ہے کہ رُخِ یار شمس بھی ہے قمر بھی ہے

محفل کے آخر میں ان تمام بیماروں کیلئے دعا کی جاتی ہے کہ جو گھروں میں بیمار ہیں...... یا ہسپتالوں میں بیمار ہیں...... اللہ تعالیٰ تمام کو اندرونی اور بیرونی بیماریوں سے شفاء عطا فرمائے...... (آمین)

نقابت نمبر 12

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

مَولَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ابتدائی گفتگو:

اس دنیا میں رہتے ہوئے اگر آپ کو چند ایسی گھڑیاں نصیب ہو جائیں ......یعنی جن گھڑیوں میں آپ کی سانسیں اللہ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کیلئے وقف ہو جائیں......تو ایسی گھڑیوں کو......اور ایسے قابل رشک لمحات کو اپنے لئے ایک انمول سعادت تصور کیا کریں......آج جس دور میں کہیں کوئی پروگرام ہو رہا ہے اور کسی جگہ کوئی دنیاوی پروگرام سجایا گیا ہے اور بس دنیا کا سرور حاصل کرنے کے بہانے بنائے جاتے ہیں......ایسے میں اگر کسی کو اللہ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے ذکر کی چند ساعتیں نصیب ہو جائیں......تو وہ سانسیں جو مذہبی محافل میں گزاری جاتی ہیں......دنیا کی کوئی قیمتی سے قیمتی شے بھی ان سانسوں کی قدر و فضیلت سے نہ ہی تو افضل ہو سکتی ہے......اور نہ ہی

دوسرے پروگراموں میں گزارئی سانسیں ان مہکی ہوئی سانسوں کا مقابلہ کرسکتی ہیں...... آج جب کہ لوگ کبھی کسی نہ کسی کے نام ایک شام اور کبھی کسی کے نام شام کا اہتمام کرتے ہیں تو یاد رکھیئے ایسے پروگراموں کی ابتدا بھی شام کو ہوتی ہے اور اختتام پر بھی شام کے اندھیرے ہی نصیب ہوتے ہیں...... لیکن قربان جائیں ! ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے سجائی جانے والی محافل کی روحانی برکات پر ...... کہ ذکر کی محفل جب بھی سجائے جائے ہر وقت مقدر کو کامیابی اور کامرانی کی صبح سے ہی واسطہ پڑتا ہے...... آج اگر کوئی کسی قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی کے امیدوار کے نعرے لگائے...... اور اپنے گھر کی چھت پر اس پارٹی کا جھنڈا لہرائے تو...... اس پارٹی کے سربراہ تک سب ایسے جیالے کو قدر کی نگاہ سے نوازتے ہیں...... اور اگر کوئی کام پڑے تو دوسرے لوگوں کی نسبت اپنی پارٹی کے اس جیالے کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں...... کہ یہ ہمارا اپنا بندہ ہے...... ہمارے امیدوار کے ساتھ مخلص ہے...... تو میری عزیزو! یہ تو دنیا کی مثال ہے...... اگر اسی طرح دیکھو کہ کوئی اللہ تعالیٰ کے بھیجے گئے نائب رب العلیٰ، خلیفۃ اللہ، محبوب خدا، آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے...... اور ناموس رسالت کی تحریک کا جیالا بن جائے تو پھر خود تصور کیجئے ...... کہ احکم الحاکمین اس خوش نصیب کو کس قدر نوازے گا؟ اور پھر دوسروں سے زیادہ اس بندے کی دعا کو کتنی اہمیت دی جائے گی کہ جو اکثر والہانہ خدا کی وحدانیت اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے نعرے لگاتا ہے؟

تمہیدی گزارشات:

اگر انسان کائنات میں ان اشیاء کی طرف ہی دیکھ لے کہ جن کا وہ شب و

روز مشاہدہ کرتا ہے...... ان چیزوں میں سے تمام کی تمام اپنے مالک حقیقی کی خبر دیتی ہیں...... یعنی بنجر زمین ہمارے سامنے سبز اور ہرا بھرا ہو کر خالق کائنات کی قدرت کا پتہ دیتی ہے...... اسی طرح شب تاریک صبح روشن میں تبدیل ہو کر قادر مطلق کی قدرت لازوال کی نشاندہی کرتی ہے...... قرآن میں اللہ تعالیٰ ان کا مشاہدہ کرنے کی دعوت دیکر فرماتا ہے...... اٰیَۃٌ لَّھُمْ (ان کیلئے نشانی ہے) دیکھئے...... اگر زمین، زمین تو ہوتی مگر خوبصورت نہ ہوتی...... تو پھر بھی اس کو زمین ہی مانا جاتا ہے...... پھول میں خوشبو تو ہوتی مگر خوبصورتی نہ ہوتی...... تو پھر بھی اس کو پھول ہی کہا جاتا ہے...... ستارے تو ہوتے مگر ان میں روشنی کی کرنیں موجود نہ ہوتی...... تو پھر بھی ان کو ستارے ہی کہا جاتا...... سورج تو ہوتا لیکن سونے سے زیادہ روشن حسن رکھنے والا نہ ہوتا تو پھر بھی اس کو سورج ہی کہا جاتا ...... چاند تو ہوتا لیکن اگر اس میں آنگن کو سجانے کی خوبصورتی اور دلکش روشنیاں نہ ہوتی تو پھر بھی اس کو چاند ہی کہا جاتا ...... انسان تو ہوتا لیکن اس میں اگر **لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ** کی سند نہ ہوتی تو پھر بھی اس کو انسان ہی کہا جاتا:

عزیز دوستو!

آیئے یہاں لمحہ فکر یہ ہے کہ ہر چیز کو بنا کر بنانے والے نے صرف اس کو اس کا نام دیکر ہی نہیں چھوڑ دیا...... بلکہ اس کو حسن کی چمک اور کشش بھی عطا فرمائی ہے...... آپ تمام مخلوقات کو دیکھیں اپنی اپنی جگہ پر اس میں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور موجود

ہوگی...... کہیں نہ کہیں خوبصورتی کا پہلو ضرور جھلک رہا ہوگا...... آخر ایسا کیوں ہے؟

ایسا اس لئے ہے کہ قادر مطلق نے ہر چیز کو اس کے لائق حسن اور خوبصورتی کی چادر ڈال کر...... دیکھنے والے سے فیصلہ کروایا کہ اب وہ اس کی قدرت کے بارے میں کیا کہتا ہے...... تو صدیاں گزر گئیں ہیں اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے...... کہ جب ان سب مخلوقات کے حسن و جمال کی طرف نظر جاتی ہے...... تو ایک دیکھنے والے کی زبان سے بغیر کسی رکاوٹ کے یہی صدائے دل نواز بلند ہوتی ہے...... کہ

فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

آیئے یہاں ایک شاعر کا مصرعہ خالق کائنات کے حسن کی کاریگری کی حکمتوں کے حوالے سے عرض کرتی ہوں...... کہ:

میری ہستی ہے خود شاہد و جود ذات باری کی
دلیل ایسی ہے یہ جو عمر بھر رد ہو نہیں سکتی

تلاوتِ کلام لاریب:

آپ سامعات نے آج سے پہلے بھی بے شمار مرتبہ انقلاب کا لفظ سنا ہوگا؟ لیکن میں جس انقلاب پر بات کرنے والی ہوں...... اس کا تعلق نہ تو سیاست کے ساتھ ہے اور نہ ہی کسی فرقہ پرست گفتگو کے ساتھ...... یعنی ایک انقلاب کی بات کر رہی ہیں؟ تو آیئے میں بتا دیتی ہوں کہ آج سے تقریباً چودہ صدیاں پہلے ایک انقلاب آیا...... اور اس انقلاب کی ابتدا ''ام القریٰ'' یعنی مکہ مکرمہ سے ہوئی...... اور اس بے مثال انقلاب کے بانی تاجدار کائنات ''محسن کائنات، معلم

کائنات، ہادی کائنات، آقا ﷺ کی ذات مبارکہ تھی......اور جس کے منشور پر انقلاب آیا وہ ہے "قرآن مجید"......ایک ایسی بابرکت کتاب کہ جس نے ایسا منشور انسانیت سے متعارف کروایا کہ جس کی افادیت اور نورانیت میں قیامت تک فرق نہیں آسکتا...... بے مثل اور بے مثال قائد انقلاب......یعنی آقا ﷺ کی ذات مبارکہ جنہوں نے اپنی زبان اقدس سے یہ قرآن کا پاکیزہ منشور جو یہ قرآن اللہ کی طرف سے اللہ کے بندوں کیلئے لیکر آیا تھا...... پڑھ کر سنایا...... بندوں کے دلوں میں اس کو راسخ فرمایا......اس کے منشور پر عمل کروایا......اور چشم فلک گواہ ہے کہ اس زمین پر ایسا انقلاب آیا

لوگوں کی عادات میں ......ایسا انقلاب آیا ہے کہ قرآن کی برکت سے عادات سنور گی

لوگوں کی عبادات میں ......ایسا انقلاب آیا ہے کہ قرآن کے مطابق ایک خدا کو سجدہ ہونے لگا

لوگوں کی معیشت میں ......ایسا انقلاب آیا ہے کہ قرآن کے احکامات سے سب خوشحال ہو گئے

لوگوں کے لباس میں ......ایسا انقلاب آیا ہے کہ سب اسلامی لباس پہن کر شرافت کے پیکر بن گئے

لوگوں کے عقائد میں ......ایسا انقلاب آیا ہے کہ فضا قرآن کے حکم سے اللہ کی صداؤں سے گونجنے لگی

عزیز سامعات!

آج بھی اگر اپنی عادات اور عبادات میں برکت پیدا کرنا چاہتے ہو تو قرآن کو اپنے سینے سے لگالو...... آج بھی اگر زمانے پر راج کرنا چاہتے ہو...... تو کلام ربی کے احکامات پر عمل کرنا اپنا وطیرہ بنالو...... اور اگر قرآن کو اسی طرح سے چھوڑتے جاؤ گے...... تو پھر وہ وقت دور نہیں...... کہ زمانہ ہمیں کبھی بھی معاف نہیں کرے گا...... ہم زمانے میں موجود برائیوں کی دلدل میں پھنس جائیں گے ......اور پھر پچھتاوا کام نہ آئے گا

بقا کل بھی قرآن میں تھی...... آج بھی قرآن میں ہے...... اور آنے والے زمانے کیلئے بھی منبع رشد و ہدایت قرآن مجید ہی ہے

آیئے محفل میں...... روحانیت کو عروج دینے کیلئے تلاوت قرآن پاک سے محفل کے ماحول کو سنوارتے ہیں...... قرآن کی برکت سے اپنے ظاہر و باطن کو نکھارتے ہیں...... یعنی تلاوت قرآن مجید سنتے ہیں...... تو محفل میں اس وقت مایہ ناز قاریہ قرآن، حافظہ قرآن موجود ہیں...... میری مراد، باعمل حافظہ قرآن، خوش الحان قاریہ قرآن محترمہ و مکرمہ باجی شمشاد صاحبہ ہیں...... میں چاہتی ہوں کہ اس سے پہلے کہ میں محترمہ قاریہ صاحبہ کو تلاوت قرآن کیلئے بلاؤں پہلے آپ ہر دور میں انقلاب پیدا کرنے والے پاک قرآن کی عظمت و عزت کے نام ایک محبت بھرا نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی ہیں...... محترمہ و مکرمہ قاریہ، حافظہ شمشاد صاحبہ

مدحت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم:

پہلے بھی اکثر محافل میں آپ نے مجھ ناچیز سے یہ سن رکھا ہوگا...... کہ نعت کہنا یا نعت لکھنا...... میرے خیال میں فن سے زیادہ اس کے اندر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عمل دخل حاصل ہے...... اور یہ کسی مدح سرا کی آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کا بہت بڑا ثبوت ہے...... کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مقدسہ پر مکمل ایمان کے بعد نسبت اور قرب اور لگن کا عالم یہ ہو کہ انسان اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف میں مصروف رہے...... آج اس ثنا خوان کو بہت زیادہ پذیرائی دی جاتی ہے جو نعت کے حوالے سے نامور ہو...... اور اسٹیج پر ایسے نعت پڑھنے والے بھی ہوتے ہیں...... جن کا اور کوئی تعارف نہیں ہوتا...... سوائے اس کے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ثناء خوان ہیں...... میری عزیز دوستو! یہ حوالہ کیا کم ہے کہ ایک انسان آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا مدح سرا ہے، نعت خواں ہے، یا ثناء خوان ہے؟ ایک نامور نعت پڑھنے والا جس بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتا ہے...... ایک بے نام شخص بھی تو اسی بارگاہ میں عقیدت کے پھول پیش کرنے والا ہے...... اس بات کو کبھی نہ دیکھو کہ یہ ایک غیر معروف نعت خواں ہے...... بلکہ یہ سوچو کہ ثنا خوان تو اسی بارگاہ کا ہے...... کہ جس کے مدح خوانوں میں موسیٰ و کلیم بھی ہیں...... اس لئے ضروری ہے دیکھا کرو کہ تم اپنی ان محافل میں ایک کو اعزازات کے ساتھ پروٹوکول سے نوازو اور دوسرے غیر معروف ثنا خواں کو نظر انداز کرو تو یاد رکھو یہ بہت بڑی زیادتی ہے...... کیونکہ ان کی

طرف نہ دیکھو تو اس کریم ذات، محسن کائنات، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو......اور سوچو کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کرنے والا ہر کوئی ہمارے لئے قابل قدر ہے......بشرطیکہ ہو ایمان والا۔

عزیز سامعات!

آیئے آج کی محفل میں سلسلۂ نعت کی ابتدا کرتے ہیں......اور محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے نعت رسول مقبول پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گی......ایک ایسی بارعب آواز کی مالک ثنا خوان کہ جن کے انداز بیاں میں اثر ہے اور جن کی آواز انتہائی معتبر ہے......میری مراد حافظہ قرآن، خوش الحان ثنا خوان باجی انیقہ افضل صاحبہ ہیں

ایک محبت بھرا نعرہ لگایئے......اور محفل کے ماحول کو ایک نئی تازگی دیجئے

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ہردلعزیز، نفیس ثنا خوان، محترمہ انیقہ افضل صاحبہ تشریف لاتی ہیں......نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سنانے کیلئے

قابل عزت سامعات!

ابھی آپ باجی انیقہ صاحبہ سے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سن رہی تھیں......یہ فیصلہ تو آج سے کئی سال پہلے ہو چکا ہے کہ نعت تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سراسر انعام خداوندی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے......مدح خواں پر لطف و کرم کی ہر آن رحمت کا اولیں سبب ہے......یہ نعت تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے کہ جو بارانِ رحمت

کو اپنے قلوب پر برسانے کا معتبر سبب ہے...... نعت خوشنودیٔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام بھی ہے...... آقا، داتا، مولا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ غریب نواز کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا حسیں بہانہ ہے...... سلجھے ہوئے، نکھرے ہوئے، حلاوت بھرے حقیقت سے مزین الفاظ آپ کو صرف اور صرف توصیف وثنائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی سب سے زیادہ ملیں گے...... آیئے سماعت فرمایئے...... میں کلام پیش کرتی ہوں...... جہاں بات دل کو اچھی لگے تو پھر ایک گزارش ہے کہ سبحان اللہ...... ماشاءاللہ کا ورد...... ورد زباں رکھئے گا...... میں کہہ رہی ہوں...... کہ:

بھیجتی ہے دنیا ساری آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں درود
ہر گھڑی ہے ورد جاری آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں درود
آپ سے ناطہ ہے جوڑا جس نے دنیا چھوڑ کر
اپنی قسمت ہے سنواری آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں درود

یاسیدی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در کی غلامی میں مزہ ملتا ہے جو
چاہتا ہوں وہ خماری آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں درود
آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو گئیں نچھاور اے میرے شاہ اُمم
رحمتیں اللہ عزوجل کی ساری آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں درود
آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آل کا صدقہ ہمیں دے دیجئے
ہو گی خوش بختی ہماری آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں درود

اب تو غازی کو بلا لو اپنے در پہ یا نبی ﷺ

میرا دل اور جان واری آپ ﷺ پر لاکھوں درود

ابھی آپ نے مجھ ناچیز سے کلام سماعت فرمایا......اس کلام میں آقا ﷺ پر "لاکھوں درود" کا تحفہ بھیجنے کا ذکر شاعر نے بار بار کیا ہے......اور ہمارا یہ عقیدہ ہے ......کہ محسن کائنات، سید کائنات......آدمیت کے محسن، صاحب خلق احسن...... داعی اسلام، نبیوں کے امام...... دعائے خلیل اللہ، محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ پر درود پاک پڑھنا بہت بڑی عبادت ہے......میں کہہ رہی ہوں......کہ:

درود مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ...... دلوں پر بہار ہے

درود مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ...... چہروں پر بہار ہے

درود مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ...... روحوں پر بہار ہے

درود مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ...... فکر و شعور پر بہار ہے

درود مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ...... دو جہاں میں بہار ہے

درود مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ...... زمین و آسمان میں بہار ہے

درود مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ...... شریعت میں بہار ہے

درود مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ...... طریقت میں بہار ہے

آیئے ایک اور نعت خواں کو سنتے ہیں...... میری محفل کو چلاتے ہوئے کوشش ہوتی ہے کہ کسی بھی پڑھنے والے کی دل آزاری نہ ہونے پائے ......اور سب کی حاضری یقینی ہو جائے......کیونکہ آقا ﷺ کی صفت و توصیف کرنے والا

ہر خوش قسمت ہمارے سر کا تاج ہے...... ہاں ہاں...... ہمارے سر کا تاج نہ ہوگا تو پھر اور کیا ہوگا؟ دیکھئے میری بہنو! اللہ تعالیٰ نے جس کو محبوب ﷺ کی صفت وثناء کیلئے چن لیا ہو اس کی عزت پر بات کرنا اور اس کی تعظیم کا حق ادا کرنا...... آداب میں سے ہے:

آیئے بلاتاخیر...... محفل میں ایک روحانی حلاوت پیدا کرنے کیلئے گزارش کرتے ہیں...... قابل عزت...... اور قابل فخر ہماری محترمہ عزیزہ...... میری مراد باجی عندلیب صاحبہ ہیں

•نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر رسول ﷺ

تشریف لاتی ہیں ہماری محافل کی شان محافل کی آن، واصفہ رسول، ثنا خوان رسول محترمہ عزیزہ عندلیب صاحبہ

عزیز از جاں سامعات!

یہ دربار رسالت ﷺ کی شان ہے کہ یہاں آنے والے کو اتنا دیا جاتا ہے کہ وہ پھر خود غریب وفقیر نہیں رہتا بلکہ سخاوت میں بادشاہ کہلاتا ہے...... جس نے در سرکار ﷺ کے ٹکڑے کھائے...... وہ زمانے کے شہنشاہ کہلایا کرتے ہیں...... جب بھی کوئی مانگنے والا در سرکار ﷺ سے خیرات طلب کرتا ہے...... تو اس کو اس قدر نوازا جاتا ہے کہ پھر اس کو کسی اور دربار میں ہاتھ پھیلنے کی کمی نہیں رہتی...... کیونکہ میرے آقا ﷺ کو ان کے نوازنے والے رب نے اس قدر نواز دیا...... کہ پھر اس کے محبوب کی بارگاہ سے طلب کرنے والا...... ''لا'' سن کر نہیں گیا...... یعنی کبھی آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سے خیرات طلب کرنے والا...... جب حاجت لیکر آیا...... اس وقت نوازا گیا...... کبھی "نہیں" میں جواب نہیں ملا...... میں یہاں دو مصرعے پیش کرتی ہوں...... سماعت فرمایئے...... میں کہہ رہی ہوں...... کہ

سرکار کا در ہے در شاہاں تو نہیں ہے
جو مانگ لیا مانگ لیا اور بھی کچھ مانگ ہے
اس در پہ یہ انجام ہوا حسن طلب کا
جھولی میری بھر بھر کے کہا اور بھی کچھ مانگ

اللہ تعالیٰ نے اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فرما کر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر کمال، ہر جمال، ہر خوبی، ہر دولت، ہر نعمت کی شاہی عطا فرما دی ہے...... اور ساتھ ہی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم فرمایا وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے جو نعمتیں آپ کو عطا فرمائی ہیں...... جو سائل آپ کے در اقدس پر حاضر ہو رہے ہیں...... ان میں سے جو چاہیں ان کو عطا فرما دیں...... یعنی:

اگر کوئی ...... ایمان مانگے ...... تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اسے ایمان دیتے ہیں
اگر کوئی ...... جنت مانگے تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اسے جنت دیتے ہیں
اگر کوئی ...... دنیا مانگے ...... تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اسے دنیا دیتے ہیں
اگر کوئی ...... آخرت کی بھلائی مانگے ...... تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اسے بھلائی دیتے ہیں
اگر کوئی ...... پناہ مانگے ...... تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اسے پناہ دیتے ہیں

بلکہ شاعر نے تو اس قدر حسین الفاظ لکھے ہیں......کہ:

اس در پہ یہ انجام ہوا حسن طلب کا

جھولی میری بھر بھر کے کہا اور بھی کچھ مانگ

آیئے اسی باذوق ماحول کو مزید نکھارنے کیلئے......ایک نعت رسول مقبول ﷺ سنتے ہیں......تو نعت رسول مقبول ﷺ پیش فرمانے کیلئے......تشریف لاتی ہیں......ہماری ہردلعزیز ثناء خوان...... بلکہ جو آقا ﷺ کی نعت کے حوالے سے ان کو عزت اور وقار حاصل ہوا ہے اس کے صلے میں......میں ان کو ثناء خوانوں میں سے ایک نفیس ثنا خوان کہوں گی......میری مراد محترمہ ومکرمہ طاہرہ صاحبہ ہیں

آیئے آقا ﷺ کی ثناء گو کا ایک محبت بھرے نعرے سے استقبال کرتے ہیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل تاجدار مدینہ ﷺ

تشریف لاتی ہیں......رموز نعت سے واقف ثنا خوان محترمہ باجی طاہرہ صاحبہ

سامعات ذی وقار!

ابھی ہم نعت سننے سے پہلے آقا ﷺ کی عطاؤں اور عنایات کے حوالے سے بات کررہے تھے......تو آیئے اس گفتگو کو مزید آگے بڑھاتے ہیں......کہ جب بھی کسی کی بندہ پروری کا بیان ہوتا ہے......یا غریب پروری کا ذکر آتا ہے......تو مجھے ایک حدیث پاک یاد آتی ہے......کہ میرے مالک ومختار آقا ﷺ کی بارگاہ میں سوال کرکے......جن خوش نصیبوں نے ''نعمائے ربانی'' کی دولت حاصل کی ہے جب ان سے پوچھا جائے......کہ کون ہے زمانے میں جو سب سے زیادہ سخی

ہو...... یا سب سے زیادہ بندہ پرور ہو تو...... جواب یہی ملتا ہے...... کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخی ہیں

ہر وقت دربار رسالت سے حاجتمندوں کو نوازا جاتا ہے...... کسی کو مایوسی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا...... کیونکہ

منگتا تو ہے منگتا...... کوئی شاہوں میں دکھا دو
جس کو میری سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹکڑا نہ ملا ہو

اس حقیقت پر تاریخ آج تک گواہ ہے...... کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

مانگنے والے...... عربی بھی آتے رہے
لیکن...... زبان سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے "لا" نہیں سنا

مانگنے والے...... عجمی بھی آتے رہے
لیکن...... زبان سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے "لا" نہیں سنا

مانگنے والے...... شرقی بھی آتے رہے
لیکن...... زبان سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے "لا" نہیں سنا

مانگنے والے...... غربی بھی آتے رہے
لیکن...... زبان سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے "لا" نہیں سنا

مانگنے والے...... اقرباء بھی آتے رہے
لیکن...... زبان سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے "لا" نہیں سنا

مانگنے والے...... صحابہ بھی آتے رہے

لیکن ...... زبان سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ''لا'' نہیں سنا

آج یہ چیلنج ہے سب کیلئے کہ پھرو زمانے میں چار جانب اور دیکھو......
کائنات میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے میری سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹکرانہ پایا ہو......
بلکہ تاریخ گواہ ہے...... کہ:

نہ زمانے نے زمانے میں سخی ایسا کہیں دیکھا
کہ جس کے لب پہ سائل نے ''نہیں'' آتے نہیں دیکھا

اور آج بھی اگر کوئی کہے کہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں ملتا...... تو ہم اس کے بارے میں اور کچھ کہہ کر اپنا وقت صرف نہیں کرنا چاہتے...... ہاں صرف دو مصرعے ضرور کہوں گی...... میں کہہ رہی ہوں...... کہ:

وہ جو اس در سے پھر گیا اللہ اس سے پھر گیا
وہ جو اس در کا ہوا اللہ بھی اس کا ہو گیا

سب بہنیں محبت سے کہہ دیں...... سبحان اللہ!

عزیز بزرگو اور دوستو!

آؤ یہ گفتگو کا سلسلہ تو چلتا ہی رہے گا...... لیکن پہلے ایک مہمان ثناء خوان جو کافی دیر سے اپنی حاضری کی منتظر ہیں...... ان کو وقت دیتے ہیں...... تو تشریف لاتی ہیں...... ہماری مہمان ثناء خوان...... رموز نعت سے آشنا ثناء خوان...... میری مراد باجی طلعت صاحبہ ہیں۔

ایک معروف اور قابل قدر ثناء خوان کا نعرے سے استقبال فرمایئے
نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر مصطفی ﷺ
تشریف لا رہی ہیں...... محترمہ ومکرمہ باجی طلعت صاحبہ

عزیز سامعات!

بڑے اچھے اور معتبر انداز بیان میں...... محترمہ ومکرمہ باجی طلعت صاحبہ نے سیدی اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا کلام اپنے آقا ﷺ کی بارگاہ میں بطور ہدیہ عقیدت پیش فرمایا...... آیئے میں ان کے پڑھے ہوئے حسین کلام سے پیدا ہونے والے قابل دید ماحول میں اضافے کیلئے یوں عرض کرنا چاہتی ہوں...... کہ:

اُس پر تیرے کرم کا انعام ہو گیا ہے
میرے آقا ﷺ تیرے در کا جو غلام ہو گیا ہے
جس نے اس کو دیکھا انمول ہو گیا ہے
عشق نبی ﷺ میں جو بھی نیلام ہو گیا ہے
لگتے نہیں ہیں پیارے دنیا کے پھر نظارے
اک بار جو مدینے میں قیام ہو گیا ہے
آقا ﷺ جو ہے دیوانہ تیری پیاری آل کا
مشکل پڑی تو اُس کا ہر کام ہو گیا ہے
تعریف کیا لکھے گا تیری آقا ﷺ ادنیٰ غازی

تیرا نام لیتے لیتے میرا نام ہو گیا ہے

اس حقیقت کا انکار کوئی بھی صاحب عقل نہیں کر سکتا...... کہ یہ جو چودہ طبق کی کائنات ہے یہ سب کی سب چہرہ مصطفیٰ ﷺ کی خیرات ہے...... ستارے اور مہتاب و آفتاب سب اس ضیائے بے مثال کے تلوؤں سے فیض لیکر...... اور ضیاء لیکر چمکتے ہیں...... تاریخ میں لکھا ہوا ایک جملہ...... نہیں بلکہ ایک کلمہ بھی آپ کو ایسا نہیں ملے گا...... جو رونق ریاض گلشن، آرائش نگارستان چمن، زیب ابراہیمی...... گلستاں، نبی آخر الزماں ﷺ کی شان و رفعتوں...... اور عظمتوں کو حقیقت کے اوراق سے ایک رائی برابر بھی سرکا سکے:

بلکہ یوں کہتے ہوئے دکھائی دیں گے...... کہ:

ولیوں کی شان کی انتہا ...... غوثوں پر ہوتی ہے

اور!

غوثوں کی شان کی انتہا ...... قطبوں پر ہوتی ہے

قطبوں کی شان کی انتہا ...... ابدالوں پر ہوتی ہے

اور!

ابدالوں کی شان کی انتہا ...... اوتادوں پر ہوتی ہے

اوتادوں کی شان کی انتہا ...... تبع تابعین پر ہوتی ہے

اور!

تبع تابعین کی شان کی انتہا ...... تابعین پر ہوتی ہے

تابعین کی شان کی انتہا...... صحابہ پر ہوتی ہے

اور!

صحابہ کی شان کی انتہا...... صدیق اکبر پر ہوتی ہے

صدیق اکبر کی شان کی انتہا...... نبیوں پر ہوتی ہے

اور!

نبیوں کی شان کی انتہا...... رسولوں پر ہوتی ہے

تمام رسولوں کی شان کی انتہا...... محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہوتی ہے

آیئے دیکھو! کہ جس جگہ...... جس مقام پر...... عظمت والوں...... شان والوں...... عزت والوں...... رفعت والوں کی شان کی انتہا ہو جاتی ہے...... وہاں سے شان مصطفیٰ ﷺ شروع ہوتی ہے...... اور تاریخ زمانے کے ماتھے پر جاتے جاتے یہ حروف چھوڑ جاتی ہے...... کہ:

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے

تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

بس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو دو رسول ﷺ کی گدائی نصیب ہوئی...... اور مقدر کے سکندر ہیں وہ لوگ جو ان کے در پاک سے نسبت بنائے ہوئے ہیں...... یہاں مجھے حضرت سید ریاض الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک کلام یاد آیا...... وہ میں کوشش کرتی ہوں کہ آپ سامعات کو سنایا جائے...... تو میں کہہ رہی ہوں...... کہ:

دل میں ان کا خیال رکھتا ہوں
رحمت ذوالجلال رکھتا ہوں
عشق احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے میرا سرمایہ
دولت لازوال رکھتا ہوں
ان کو مشکل میں یاد کرتا ہوں
پاس اپنے یہ ڈھال رکھتا ہوں
منہ پہ ملتا ہوں خاک پاء اُن کی
حسن رکھتا جمال رکھتا ہوں
کچھ نہیں میں غلام ہوں۔ اُن کا
شکر ہے یہ کمال رکھتا ہوں
مل گئی دردو سوز کی دولت
بیش قیمت یہ مال رکھتا ہوں
اب نہیں مفلسی کا خوف مجھے
اُن کا دست نوال رکھتا ہوں
آستانِ شہِ امم پہ دراز
اپنا دست سوال رکھتا ہوں
خواجۂ انس و جاں نگاہ کرم
میں بڑا خستہ حال رکھتا ہوں

لطف رب ہے کہ اپنے ماتھے پر
عرق انفعال رکھتا ہوں

دیکھئے! آخری مصرعے میں قبلہ سید ریاض الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ انتہائی عاجزی اور انکساری دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرتے ہوئے یوں عرض کرتے ہیں...... کہ:

قابل ذکر میں کہاں ہوں ریاضؔ
حال رکھتا نہ قال رکھتا ہوں

اس پر ہی بات ختم نہیں ہوتی...... ابھی مجھے چند مصرعے ایک سید کی زبان سے نکلے ہوئے ابھی اور آپ کو سنانے ہیں...... میری مراد سید ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہیں...... بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک اور جگہ پر یوں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں...... کہ:

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیاز رکھتا ہوں
رحمت حق پہ ناز رکھتا ہوں
حبّ احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دل ہوا آباد
کرم بے نیاز رکھتا ہوں
یاد میں ان کے رکھ کے ہر لمحہ
دل کو محو نماز رکھتا ہو
گو تصور میں بند ہیں آنکھیں

پر نظر دل کی بے نیاز رکھتا ہوں
درد ہی درد کا مداوا ہے
درد کو چارہ ساز رکھتا ہوں
کرکے خم سر کو ان کے قدموں پر
یوں اسے سرفراز رکھتا ہوں
دیکھئے بھیک ملے گی ریاضؔ
ہاتھ اپنا دراز رکھتا ہوں

آئیے اب محفل کا رخ بدلتے ہوئے...... چند گھڑیاں قرآن و حدیث کی روشنی میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات سننے کیلئے وقف کرتے ہیں...... یعنی ایک مستند خطیبہ، مبلغہ سے "عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلنواز موضوع پر خطاب سنتے ہیں...... تو اب میں ملتمس ہوں ...... محفل کی آن شخصیت...... محفل کی جان شخصیت...... محترمہ، مبلغہ، خطیبہ، حافظہ، قاریہ، محترمہ باجی مہ جبیں صاحبہ سے ...... کہ وہ تشریف لائیں...... اور اپنے انتہائی مستند انداز بیان میں ہمیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت کے تذکرے سنائیں...... اس سے پہلے آپ ایک نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی ہیں...... محترمہ و مکرمہ باجی مہ جبیں صاحبہ

آج کی محفل کا اصلاحی سبق:

آج وقت ہے کہ دین اسلام کیلئے ہم سب مل کر اپنا کردار ادا کریں......

دیکھئے اس دور میں سب باطل ادیان والے اپنے اپنے عقائد کے پرچار میں لگے ہوئے ہیں......تو میری عزیز بہنو! ہمیں ضرورت ہے ایسے وقت میں ......اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر دین کی تبلیغ کیلئے نکلنا ہوگا......میری عزیزو! آج ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنے گھروں میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہاریں پیدا کی کریں ...... کیونکہ آج دین کی خدمت اور تبلیغ میری بہنو ہم نے ادا کرنی ہے......آج اگر ہمارے سامنے دین کے احکامات کے برعکس ہوتا رہا اور ہم نے بس خاموشی ہی اختیار کی رکھی تو وہ وقت دور نہیں کہ جب ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوں گے اور پوچھا جائے گا...... کہ تم نے اللہ کے دین پھیلانے کیلئے کیا کردار ادا کیا تو بتاؤ کیا جواب دو گے......اگر سوال ہوگیا کہ تمہارے گھر میں تمہاری بیٹیاں تمہارے سامنے ٹی وی کی سکرین پر غیر محرم افراد کو دیکھتی اور پھر خوش ہوتیں تھیں......لیکن تم نے گھر کی سربراہ ہوتے ہوئے......اور ان کی ماں ہوتے ہوئے بھی ان کو کیوں نہ روکا؟ تو پھر بتاؤ کیا جواب دو گی؟...... اس لئے آؤ آج کی عظیم الشان محفل پاک میں ایک عہد کر کے اپنے گھروں کو لوٹیں کہ آج کے بعد ہم نے دین کی جتنی باتیں یاد کر رکھی ہیں......ان پر خود بھی عمل کریں گے اور دوسروں کو بھی ان کی تبلیغ کریں گے......یاد رکھئے کسی دوسرے کو اللہ کے دین کی تبلیغ کرنا کوئی عیب والا کام نہیں بلکہ......انبیاء و رسل کی سنت عظمیٰ ہے......تو اپنے لئے سعادت سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق تک اس کے پاکیزہ پیغامات اور احکامات پہنچانے کیلئے سنجیدہ ہو جایئے اور قیامت کے دن اللہ

اور اس کے حبیب ﷺ کی خوشنودی پائیں:

حسن سرکار ﷺ پر ایک حدیث:

آقا ﷺ کے صحابی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ

حضور ﷺ نے فرمایا بے شک میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے

مشکوٰۃ شریف	جلد نمبر ۲	صفحہ نمبر ۴۵۷

قربان جاؤں! آقا ﷺ کے "گوش مبارک" کی بے مثال سماعت پر کہ آقا ﷺ کے حسن سماعت میں بھی کوئی آپ ﷺ کا ثانی نہیں ہے...... اسی لئے تو سنی یوں ہدیۂ عقیدت پیش کیا کرتے ہیں...... کہ:

دور نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عزیز سامعات!

آیئے آج کی محفل کے اختتام پر ایک مرتبہ پھر ان بہنوں کا شکریہ ادا کر دیں جنہوں نے انتہائی محبت سے محفل کا ماحول سجایا اور ہم سب کو اوصاف نبوی ﷺ سننے اور سنانے کا موقعہ عنایت فرمایا

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے...... (آمین)